ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما

کتاب اللہ و سنۃ رسولہ

جلد دوم

استاد محترم سے چند سوال

کتاب و سنت کی روشن شاہراہ پر متلاشیانِ حق کا سفر

کاوش

صاحبزادہ عبدالحسیب

مجھے کتاب و سنت سے پیار ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

استاد محترم سے چند سوال

جلد دوم

ترتیب و تنظیم صاحبزادہ عبدالحسیب

Presented By: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام: استاد محترم سے چند سوال (2)

مؤلف کا نام: صاحبزادہ حسیب الرحمٰن

تصحیح: قاری ابولوفاء قادری

کمپوزنگ: ارشد معاویہ

ایڈیشن: پہلا مارچ 2012ء

تعداد: 5000

قیمت: 150 روپے

تعاون: دفاع اہل سنّت اکیڈمی ہندوستان

Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست

سخن مؤلف 14
سوال نمبر 1: کیا اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی سے بغض ضروری ہے؟....... 16
سوال نمبر 2: کیا بنوامیہ کے دور میں حضرت علی کا نام لینا جرم تھا؟.................. 16
سوال نمبر 3: کیا حضرت زبیر حضرت عائشہ کیساتھ ایک لحاف میں لیٹتے تھے؟........ 18
سوال نمبر 4: کیا سابقہ علماء ظالم حکمرانوں کو قبول نہیں کرتے تھے؟................. 19
سوال نمبر 5: کیا حضرت عبداللہ بن عمر حضرت علی کی بیعت نہیں کی تھی؟............ 20
سوال نمبر 6: کیا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا حضرت عمر کی سنت ہے؟................... 20
سوال نمبر 7: کیا ابوسفیان کا خلیفہ اول اور دوم کی نگاہ میں بڑا مقام تھا؟............... 21
سوال نمبر 8: کیا سلف صالح مرنے والوں کی موت پر اپنے چہرے اور منہ پر پیٹا کرتے اور اپنے لباس کو پارہ پارہ کر دیتے؟.. 22
سوال نمبر 9: کیا حضرت عائشہ نامحرم سے پردہ نہیں کرتی تھیں؟..................... 23
سوال نمبر 10: کیا امام احمد بن حنبل فقیہ نہیں تھے؟................................ 24
سوال نمبر 11: کیا پیغمبر خداوند عالم کے فرامین کی مخالفت کیا کرتے؟............... 24
سوال نمبر 12: کیا ہمارے بڑے بڑے فقہاء غنا اور موسیقی کو جائز سمجھتے اور رقص وڈانس کی محافل میں شرکت کیا کرتے تھے؟.. 26
سوال نمبر 13: کیا امام اعظم ابوحنیفہ خداوندمتعال کی قربت حاصل کرنے کی نیت سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

گدھے کی پرستش کو بھی جائز قرار دیتے تھے؟ 29

سوال نمبر 14: کیا امام اعظمؒ نے خلیفہ مسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کو شیطان کے ایمان کے برابر قرار دیا ہے؟ 29

سوال نمبر 15: کیا امام اعظم کے فتویٰ کے مطابق اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کو اصلی کعبہ تسلیم نہ کرے پھر بھی اس کے ایمان میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا؟ 30

سوال نمبر 16: کیا حضرت عمر ابوہریرہ کو گدھے چرانے کے لائق سمجھتے تھے؟ 30

سوال نمبر 17: کیا ہمارے علماء نے حدیث ثقلین کو اہل بیت رضی اللہ عنھم کی خلافت وجانشینی کی دلیل قرار دیا ہے؟ 31

سوال نمبر 18: کیا ہمارے تمام علماء حضرت جعفر بن محمد صادق کو امام مانتے ہیں؟ 32

سوال نمبر 19: کیا ہماری احادیث میں سے ۷۵ فیصد احادیث جعلی ہیں؟ 33

سوال نمبر 20: کیا پیغمبرؐ اپنی رانوں کو نامحرم نہ چھپاتے؟ 33

سوال نمبر 21: کیا ہمارے بڑے بڑے علماء ابوطالب کو مومن سمجھتے تھے؟ 35

سوال نمبر 22: کیا آنحضرتؐ سے شادی کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ کا سن مبارک ۲۰ سال سے زیادہ تھا؟ 36

سوال نمبر 23: کیا آنحضرت ﷺ سے شادی کے وقت حضرت خدیجہ کی عمر مبارک بھی پچیس سال تھی؟ 38

سوال نمبر 24: کیا صحاح ستہ کے مؤلفین نے بنوامیہ کی طرفداری میں غیر معتبر راویوں کو بھی معتبر لکھا ہے؟ 40

سوال نمبر 25: کیا امام بخاری نے ایسے افراد سے احادیث نقل کرنے سے پرہیز کیا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھتے تھے؟ 41

سوال نمبر 26: کیا حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنھما انسان جیسی بہترین مخلوق ہونے پر اظہار ندامت کرتے تھے؟ 43

سوال نمبر 27: کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی نہیں تھے؟ 44

سوال نمبر 28: کیا حضرت معاویہ اپنی خلافت میں بھی بت فروخت کیا کرتے تھے؟ 47

سوال نمبر 29: کیا عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام تحریف قرآن کے قائل تھے؟ 48

سوال نمبر 30: کیا قرآن مجید میں شجرہ ملعونہ سے مراد بنوامیہ ہیں؟ 53

سوال نمبر 31: کیا پیغمبر اکرمؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کو اپنی زوجہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو گالیاں دینے کا حکم دیا تھا؟ 54

سوال نمبر 32: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انبیاء سے افضل وبرتر تھے؟ 56

سوال نمبر 33: کیا حضرت ابوبکر نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی اور وہ معصوم تھے؟ 57

سوال نمبر 34: کیا روز قیامت خداوند متعال سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کریں گے؟ 58

سوال نمبر 35: کیا صحابہ کرام نے حضرت عثمان ذوالنورین کو شہید کیا؟ 60

سوال نمبر 36: کیا حضرت عثمان کے قتل میں آٹھ سو صحابہ کرام شریک تھے؟ 60

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 37: کیا خدا ہماری طرح جسم ہے؟ 61

سوال نمبر 38: کیا پیغمبر گرامی اسلام اپنے چچا ابو طالب کو دوست رکھتے تھے؟.... 64

سوال نمبر 39: کیا حضرت عائشہ صرف مسلمان مردوں کی ماں ہیں؟ 65

سوال نمبر 40: کیا شامیوں کی نقل کردہ اکثر احادیث ضعیف ہیں؟ 65

سوال نمبر 41: کیا اپنی جان کی حفاظت کی خاطر تقیہ کرنا جائز ہے؟ 66

سوال نمبر 42: کیا یہ درست ہے کہ صحابہ کرام شراب پیا کرتے تھے؟ 69

سوال نمبر 43: کیا اہل سنت کے بڑے بڑے علماء شدت پسند تھے؟ 69

سوال نمبر 44: کیا خداوند متعال نے اپنے کو گھوڑے کے پسینہ سے خلق کیا ہے؟ 72

سوال نمبر 45: کیا حضرت امیر معاویہ کی قبر لیٹرین کے طور پر استعمال ہوتی رہی؟ 73

سوال نمبر 46: کیا شیخ الاسلام ابن تیمیہ مدینہ منورہ پر امویوں کے حملے اور مدینہ منورہ کی شادی شدہ اور کنواری خواتین سے زنا کا دفاع کیا کرتے تھے؟ 74

سوال نمبر 47: کیا کعب الاحبار کو حضرت عمر کی شہادت کا تین دن پہلے سے علم تھا؟ 75

سوال نمبر 48: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبید اللہ بن عمر نے ان کے قتل کا انتقام لینے کے لیے ان کے قاتل ابولولو کی معصوم بچی کو قتل کر ڈالا؟ 76

سوال نمبر 49: کیا ابولولو حضرت عمر کے قتل کے بعد وہیں پر خود کو قتل کر دیا تھا؟.. 77

سوال نمبر 50: کیا ابولولو کا تعلق بنو امیہ اور حضرت عثمان غنی کے خاندان سے تھا؟ 78

سوال نمبر 51: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے اپنے باپ کے قتل پر مشتعل ہو کر کئی ایک بے گناہ مسلمانوں کو قتل کر ڈالا؟ 79

سوال نمبر 52: کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ عبید اللہ بن عمر کو معاف کرنے کے مخالف تھے اور وہ اس بات پر مصر تھے کہ ان سے قصاص کیا جائے؟ 81

سوال نمبر 53: کیا ابولولو کی بیٹی اور ہرمزان کے قتل میں حضرت حفصہ کا بھی ہاتھ تھا؟ 83

سوال نمبر 54: کیا عبد اللہ اور عبید اللہ بن عمر ہمارے چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل اور دانا تر ہیں؟ 84

سوال نمبر 55: کیا حضرت ابوبکر نے ایک شخص کو آگ میں جلا دیا تھا؟ 87

وال نمبر 56: کیا امام اعظم ماں، بہن، بیٹی سے شادی کرنا جائز سمجھتے تھے اور نکاح کی صورت میں جماع کو حرام بھی نہ سمجھتے اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد کو اس شخص کی اولاد قرار دیا ہے؟ 88

سوال نمبر 57: کیا امام اعظم کے فتوی کے مطابق اگر کوئی شخص کسی عورت کو زنا کے لیے کرائے پر لے لے تو وہ زنا شمار نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر زنا کی حد جاری ہوگی؟ 89

سوال نمبر 58: کیا امام بخاری اور امام مسلم نے شہرت اور پیسے کی خاطر صحیح بخاری اور صحیح مسلم لکھی تھی؟ 91

سوال نمبر 59: کیا مسلم اور بخاری ضعیف اور جعلی احادیث سے بھری پڑی ہیں؟... 91

سوال نمبر 60: کیا ہم اہل سنت، سنت پیغمبر ﷺ کے تابع نہیں ہیں؟ 96

سوال نمبر 61: کیا ہم سنت شیخین کی پیروی کرتے ہیں جس کا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

انکار کرکے خلافت کے منصب کوٹھوکر ماردی تھی؟ 97

سوال نمبر 62: کیا رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے وقت آپ کا سرمبارک حضرت علی
رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا؟ 99

سوال نمبر 63: کیا بعض صحابہ کرام پیغمبر اکرم کو عادل نہیں سمجھتے تھے؟ 102

سوال نمبر 64: کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض صحابہ کرام شراب پیتے تھے؟ 103

سوال نمبر 65: کیا بعض صحابہ، پیغمبر اکرم ﷺ کی زندگی میں بھی لات وعزٰی جیسے بتوں کی
قسم کھاتے تھے؟ 104

سوال نمبر 66: کیا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت حفصہ بے رحم
اور قاتل تھیں؟ 105

سوال نمبر 67: کیا یہ حدیث (اپنا دو تہائی دین حضرت عائشہ سے لو) کسی معتبر کتاب میں
ذکر نہیں ہوئی؟ 107

سوال نمبر 68: کیا ام المؤمنین حضرت عائشہ مَردوں کو غسل کرنے کا طریقہ لباس اتار
کر سکھاتی تھیں؟ 109

سوال نمبر 69: کیا پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام مردوں کو خوبصورت نامحرم عورتوں کو دیکھنے کی
تشویق دلاتے تھے؟ 111

سوال نمبر 70: کیا اہل سنت علماء لونڈا بازی کیا کرتے تھے؟ 112

سوال نمبر 71: کیا جنگ جمل میں حضرت عائشہ ام المؤمنین عبداللہ بن زبیر کے فریب میں
آ گئی تھیں؟ 112

سوال نمبر 72: کیا ہمارا عقیدہ ہے کہ آں حضور علیہ الصلاۃ والسلام اپنی چھ سالہ زوجہ سے ہم
بستری کرتے تھے؟ 113

سوال نمبر 73: کیا نبیؐ حضرت عمر کی ہیبت سے خوف کھاتے تھے؟ 114

سوال نمبر 74: کیا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما حاسد، جھوٹی، اور حیلہ باز تھیں
اور انہوں نے اسی حیلہ ومکر کے ذریعے آں حضرت ﷺ سے ان کی ایک زوجہ کو طلاق
دلوادی؟ 115

سوال نمبر 75: کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جنگ جمل میں شرکت کی وجہ سے اپنے آپ کو
جہنمی سمجھتی تھیں؟ 117

سوال نمبر 76: کیا حضرت عائشہ اپنی شفا کے لئے یہودیوں سے دعا کروایا کرتیں؟ 118

سوال نمبر 77: کیا حضور نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ مقرر نہیں کیا تھا؟ 118

سوال نمبر 78: کیا حضرت عائشہ نے حضرت علی کی شہادت پر خوشی کا اظہار کیا؟.... 120

سوال نمبر 79: کیا حضرت عائشہ، حضرت علی سے بغض وکینہ رکھتی تھیں؟ 121

سوال نمبر 80: کیا حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ایک دوسرے سے لڑ پڑیں اور پھر تا آخر عمر
ایک دوسرے سے بات تک نہ کی؟ 122

سوال نمبر 81: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ حضرت عائشہ عبداللہ بن زبیر سے ناراض تھیں؟ 122

سوال نمبر 82: کیا رسول گرامی اسلام کی ازواج کا ان سے رویہ بہت ہی برا تھا؟ 123

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 83: کیا حضور علیہ الصلاۃ نے حضرت عائشہ کے گھر کو فتنہ اور جنگ کی جگہ قرار دیا ہے؟.......... 124
سوال نمبر 84: کیا حضرت عائشہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کر کے قرآن وسنت کے احکامات کی مخالفت کی؟.......... 124
سوال نمبر 85: کیا یہ درست ہے کہ امام بخاری اور مسلم نے بہت سی صحیح احادیث کو اپنی کتب میں ذکر نہیں کیا؟.......... 125
سوال نمبر 86: کیا ہمارے علماء نے یہ فتوی دیا ہے کہ اگر مسلمانوں کی ایک جماعت کے پاس وضو کے لئے پانی کم ہو تو کچھ لوگ اس میں پیشاب کر لیں تا کہ پانی زیادہ ہو جائے اور پھر اسی پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟.......... 127
سوال نمبر 87: کیا حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص گویے تھے پیغمبر گرامی اسلام ﷺ نے ان دونوں پر لعنت کی اور ان دونوں کے لئے جہنم کی بد دعا دی؟.......... 127
سوال نمبر 88: کیا بہت سارے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین شیعہ تھے؟.......... 128
سوال نمبر 89: کیا صحابہ کرام تورات وزبور سے انس رکھتے تھے؟.......... 131
سوال نمبر 90: کیا احمد بن نصر کے سر نے کٹ جانے کے بعد بھی قرآن کی تلاوت کی؟ 132
سوال نمبر 91: کیا ہمارے جید علماء نے نواسہ رسولؐ، امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کا دفاع کیا ہے اور ان کے اس ظلم کو خلیفہ وقت کی اطاعت سے تعبیر کیا ہے؟.......... 133
سوال نمبر 92: کیا بنوامیہ حضور پرنور ﷺ کی سنت کی مخالفت کیا کرتے؟.......... 134
سوال نمبر 93: کیا شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نے نبوت کا دعوٰی کیا تھا اور کہا تھا کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے؟.......... 136
سوال نمبر 94: کیا امام الحرمین نے وہابیوں کو کافر قرار دیتے ہوئے انہیں حج سے روک دیا تھا؟.......... 136
سوال نمبر 95: کیا وجہ ہے کہ ہم قبروں پر جانے والوں کی مخالفت کرتے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ جتنے بھی بڑے بڑے دربار ہیں ان پر ہم دیوبندیوں کے قبضے میں ہیں؟.. 138
سوال نمبر 96: کیا یہ صحیح ہے کہ پیغمبر ﷺ نے جنگ جمل کے سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ظالم قرار دیا اور انہیں ایسی جنگ سے منع کیا تھا؟.......... 138
سوال نمبر 97: کیا یہ بات درست ہے کہ صحابہ کرام حضور علیہ الصلاۃ والسّلام کی بات نہیں سنتے تھے اور آپ کی اطاعت نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آنحضرتؐ جناب امّ سلمہ کے پاس جا کر اس بات کا شکوہ کیا کرتے؟.......... 139
سوال نمبر 98: کیا صحابہ کرام، پیغمبر ﷺ کی مخالفت کیا کرتے؟.......... 140
سوال نمبر 99: کیا یہ بات صحیح ہے کہ اگر کوئی شخص حسبنا کتاب اللہ کا نعرہ لگاتا ہے تو وہ کافر ہے؟

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخن مؤلف

میں نے کچھ عرصہ پہلے چند ایک سوالات اپنے استاد بزرگوار کی خدمت میں پیش کیے جو حق وحقیقت پر مبنی تھے استاد بزرگوار نے ان سوالات کے عقلی اور منطقی جوابات دینے کے بجائے مجھے انتہائی غیر معقول جوابات دینے کی کوشش کی جس سے کوئی عام آدمی بھی مطمئن نہ ہو چہ جائیکہ جس نے مفتی کا درجہ حاصل کر لیا ہو.

بدقسمتی سے یہ سوالات کسی صاحب کے ہاتھ لگ گئے اور اس نے میری اجازت کے بغیر چھاپ دیئے اور وہ سوالات جب استاد محترم کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے بغیر تحقیق کیے مجھ پر یہ تہمت لگا دی کہ یہ کام تو نے ہی کیا ہے درحالانکہ استاد محترم کا نام گرامی بھی اس میں موجود نہیں تھا لیکن وہ یہ یقین رکھتے تھے کہ اگر یہ سوالات کسی بھی اہل سنّت نے پڑھ لئے تو اپنے مذہب کو چھوڑ دے گا اس لئے کہ یہ وہ سوالات تھے جن کا جواب کسی اہل سنّت عالم کے پاس نہیں تھا اور ادھر سے ہم دیوبندیوں نے پورے پاکستان میں سب کی ناک میں دم کر رکھا ہے چاہے وہ بداخلاقی کا میدان ہو یا دہشت گردی کا.بہر حال استاد محترم کو یہ بات ناگوار گذری اور میرے خلاف طرح طرح کی سازشیں شروع کر دیں.کبھی کہا یہ ایجنسیوں سے مل گیا ہے،کبھی کہا یہ بریلویوں سے مل چکا ہے،کبھی کہا کہ یہ رافضی ہو گیا ہے اور کبھی کہا کہ یہ دین سے خارج ہو چکا ہے اس کو قتل کر دینا چاہیے.میں نے اس معاملہ کو سلجھانے کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

بہت کوشش کی اور بارہا اقرار کیا کہ میں ابھی ایک پکا سچا دیوبندی ہوں.لیکن جب استاد بزرگوار نہ مانے اور پھر مجھے کسی بھی دیوبندی عالم نے اتنے سارے سوالات کے جوابات نہ دیئے تو میں نے بھی جتنے سوالات میرے پاس تھے یکہ بعد دیگرے چھاپنے شروع کر دیئے اور اب میں اپنے استاد واجب الاحترام قبلہ احمد لدھیانوی دامت برکاتہ کی خدمت میں دست بستہ گذارش کر رہا ہوں کہ وہ ان سوالات کے جوابات دے کر ممنون فرمائیں اور ساتھ ہی ساتھ پڑھے لکھے نوجوانوں کی تشفی اور تسلّی کی راہ ہموار کریں.مجھے یقین ہے کہ اگر ان سوالات کے تسلی بخش جوابات نہ دیئے گئے تو دیوبندی مذہب کا کوئی پرسان حال نہیں ہوگا.اور ساتھ ہی یہ بھی التماس کروں گا کہ ان سوالات کا غصّے اور گالی گلوچ سے جواب نہ دیا جائے.اس لئے کہ اب قوم بیدار ہو چکی ہے کب تک علماء کے من گھڑت عقیدوں کی اسیر رہ سکتی ہے.بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے موجودہ عقائد ہماری تمام تر معتبر کتب کے مخالف ہیں اور اب علماء اس ڈر سے ان عقائد کی اصلاح کا نام ہی نہیں لیتے کہ کہیں ہمارا دشمن متوجہ نہ ہو جائے جیسا کہ کئی ایک علماء یہی جواب دے چکے ہیں.

آخر میں دعا گو ہوں کہ خداوند منان ہمارے علماء کو حق بولنے اور حق لکھنے کی توفیق دے تاکہ دین اسلام کا وہ اصلی چہرہ جو علمائے سلف نے دیا تھا اس کی حقیقی تصویر دیکھ سکیں اور مذہب میں موجودہ بدعتوں سے چھٹکارا مل سکے.

سوال نمبر 1: کیا یہ صحیح ہے کہ اہل سنت کے ایک فرقہ حنبلیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی اور بغض ضروری ہے؟

جیسا کہ شیبانی متوفی ۶۹۰ ہجری نے لکھا ہے اور میں یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا. وہ لکھتے ہیں: حنبلیوں کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص حنبلی رہنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دل میں کچھ مقدار میں حضرت علی سے کینہ اور بغض رکھتا ہو.(۱)

اگر یہ بات درست ہے جیسا کہ علماء نے تائید بھی کردی تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے مولا اور چوتھے خلیفہ کے دشمنوں سے اتحاد کر کے پاکستان بچانے کی کوششوں میں مصروف ہیں. کیا پاکستان کا دفاع ہمارے اوپر واجب ہے یا اپنے نبی کے داماد، شیر خدا اور چوتھے خلیفہ مسلمین کا؟

سوال نمبر 2: کیا یہ بھی درست ہے کہ بنو امیہ کے دور میں حضرت علی کا نام لینا جرم تھا؟

۱۔ مالک بن دینار فرماتے ہیں: جب میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ پیغمبر ﷺ کے لشکر کا سپہ سالار کون تھا؟ تو سعید بن جبیر نے میری طرف دیکھ کر کہا: گویا تو فریش موڈ میں ہے اور تجھے کسی کا خوف نہیں ہے؟

مالک بن دینار کہتے ہیں: میں سعید کی برخورد سے بیزار ہوا اور اس کے دوستوں سے اس

۱۔ أن الحنابلة يقولون فيما بينهم: لايكون الحنبلي حنبليا حتى يبغض عليا سويا. ابن مجاور شيباني، تاريخ المستبصر: ج ۱، ص ۱۰۱، ذكر بلاد الخوارج والاباضية.

کی شکایت کی تو انہوں نے بتایا کہ سعید بن جبیر حجاج بن یوسف سے ڈرتا ہے. اسی لئے وہ خانہ نشین ہو کر رہ گیا ہے. لہذا لوگوں میں وہ اس سوال کا جواب نہیں دے گا البتہ خلوت میں بتا دے گا.

میں نے تنہائی میں جا کر اس سے سوال کیا تو کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ پیغمبر ﷺ کے لشکر کے سپہ سالار تھے.(۱)

۲۔ حسن بصری نے یونس بن عبید سے کہا: جب بھی سنو کہ میں نے کہا ہے: قال رسول اللہ! تو سمجھ جاؤ کہ وہ حدیث علی رضی اللہ عنہ سے ہے لیکن چونکہ ہم حجاج کے دور میں زندگی بسر کر رہے ہیں لہذا علی کا نام نہیں لیا جا سکتا. اس لئے میں پیغمبر ﷺ کا نام لیکر بیان کرتا ہوں.(۲)

---

۱. عن مالك بن دينار قال: سألت سعيد بن جبير فقلت: يا أبا عبدالله! من كان حامل راية رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم؟ قال: فنظر الي وقال: كانك رخي البال، فغضبت وشكوته الى اخوانه من القراء، فقلت: ألا تعجبون من سعيد بن جبير اني سالته من كان حامل راية رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فنظر الي و قال: انك لرخي البال. قالوا: انك سالته وهو خائف من الحجاج وقد لاذ بالبيت، فسله الآن، فسألته، فقال: كان حاملها عليؑ)). حاكم نيشا بوري، المستدرك على الصحيحين: ج ۳، ص ۱۴۷، كتاب معرفة الصحابة، ذكر اسلام أمير المؤمنين عليؑ، ح ۴۶۶۵/۲۶۳.

۲. عن يونس بن عبيد قال: سألت الحسن، قلت: يا ابا سعيد! انك تقول: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وانك لم تدركه؟ قال: يابن أخي! لقد سألتني عن شيء ما سألني عنه احد

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 3: کیا یہ بھی درست ہے کہ حضرت زبیر پیغمبر ﷺ کے ہمراہ ان کی زوجہ بظاہر حضرت عائشہ کیساتھ ایک لحاف میں لیٹتے تھے؟

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سردی کے ایک دن پیغمبر ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا جب واپس آیا تو آپ ایک لحاف میں اپنی زوجہ کیساتھ موجود تھے اور مجھے بھی بلا کر اس لحاف میں چھپا لیا۔(۱)

...قبلک ،ولولا منزلتک منی ما اخبرتک،انی فی زمان کما تری.وکان فی عمل الحجاج. کل شیء سمعتنی اقول:قال رسول الله،فهو عن علی بن ابی طالب،غیر انی فی زمان لااستطیع ان اذکر علیا)).مزی،تهذیب الکمال فی أسماء الرجال: ج۴،ص ۳۱۶؛شرح حال حسن بصری،ش ۱۱۹۸.

۱ .عن عبدالله بن الزبیر عن ابیه قال:أرسلنی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فی غداة باردة ،فأتیته وهو مع بعض نسائه فی لحافه،فادخلنی فی اللحاف فصرنا ثلاثة)).هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه،حاکم نیشابوری،المستدرک علی الصحیحین: ج۳، ص ۴۱۰ ؛کتاب معرفة الصحابة،ذکر مناقب حواری رسول الله وابن عمته الزبیر بن العوام، ح۵۵۶۴ .۱۱۶۲.((وعن الزبیر قال: بعثنی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فی لیلة باردة أو فی غداة باردة،فذهبت ثم جئت و رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم معه بعض نسائه فی لحاف،فطرح علی طرف ثوبه أو طرف الثوب)).هیثمی،مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ج۹ ،ص ۱۵۲ ؛کتاب المناقب،باب مناقب الزبیر.

سوال نمبر 4: کیا یہ صحیح ہے کہ ہمارے سابقہ علماء ظالم اور جابر حکمرانوں کی حکمرانی کو قبول نہ کرتے اور ان کی اقتداء میں نماز بھی نہیں پڑھتے تھے؟ جبکہ آج کل کے علماء ان کی مخالفت کرتے ہوئے حکمرانوں کا آلہ کار بنے رہتے ہیں؟

علامہ ابن حجر عسقلانی حسن بن صالح کے حالات میں لکھتے ہیں کہ وہ کبھی بھی ظالم حکمرانوں کے سامنے سکوت نہیں اختیار کرتے تھے بلکہ مسلحانہ جنگ بھی کیا کرتے اور کسی فاسق کے پیچھے نماز بھی نہ پڑھتے اور ان کی نماز جمعہ میں شرکت بھی نہ کرتے؟(۱)

یہ تھا علمائے سلف کا طریقہ کار اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح ظالم عباسیوں کی کبھی بھی پیروی نہ کرتے بلکہ ان کے خلاف ہونے والے قیام میں مدد بھی کرتے جس کی وجہ کئی بار جیل اور کوڑے کھانے پڑے لیکن آج کل تو علماء حکمرانوں کے ایوانوں سے باہر ہی نہیں نکلتے جیسا کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب حکومت کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور ان کے ظلم و ستم کے باوجود ان کی ہاں میں ہاں ملائے جا رہے ہیں۔ اس کے لئے حافظ سعید صاحب اور جنرل حمید گل کی جھنگ جلسہ کی تقریر کو پڑھیے۔ کیا ایسے علماء کی پیروی بھی ہمارے لئے جائز ہے؟(۲)

۱۔ابن حجر عسقلانی،تہذیب التہذیب،ج ۲،ص ۲۵۰،شرح حال حسن بن صالح،ش ۵۱۶۔

۲۔روزنامہ ایکسپریس،تاریخ 14 اپریل 2014ء۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 5: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ چہارم حضرت علی کی بیعت نہیں کی لیکن حجاج بن یوسف کے ہاتھوں عبدالملک بن مروان کی بیعت کر لی؟

ابن ابی الحدید لکھتے ہیں: عبداللہ بن عمر نے حضرت علی کی بیعت نہیں کی تھی لیکن اس حدیث پر عمل کرنے کے لئے کہ جو شخص کسی امام کی بیعت کئے بغیر مرا تو وہ کفر کی موت مرا۔ وہ رات کی تاریکی میں گھر سے نکلے اور حجاج بن یوسف کے پاس پہنچے، حجاج سو رہا تھا اس نے عبداللہ بن عمر کی تحقیر و توہین کی خاطر اپنے پاؤں لحاف سے نکالے اور کہا اگر عبدالملک کی بیعت کرنی ہے تو میرے پاؤں پر ہاتھ رکھو۔(۱)

سوال نمبر 6: کیا یہ حقیقت ہے کہ اگر کوئی راوی کھڑے ہو کر پیشاب کرتا تو اس سے حدیث نہ لی جاتی اور اسے بری نگاہ سے دیکھا جاتا؟

جریر بن عبدالحمید، سماک بن حرب کے بارے میں کہتے ہیں: میں سماک بن حرب کے پاس گیا تو کیا دیکھا کہ وہ کھڑے ہو کر پیشاب کر رہا ہے۔ میں نے دل ہی میں کہا: اس کی عقل کھو چکی ہے۔ اس حالت کو دیکھ کر میں نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا اور خالی واپس لوٹ آیا۔
(۲)

اگر یہ بات سچ ہے تو پھر کس لئے صحاح ستہ کے مؤلفین نے حضرت عمر کے کھڑے ہو کر

۱۔ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ۱۳، ص۲۴۲، شرح خطبہ ۲۳۸، خطبہ قاصعہ، القول فی اسلام اَبی بکر و علی و خصائص کل منھما.

۲۔ قال جریر بن عبدالحمید: اَتیت سماک بن حرب، فراَیتہ یبول قائما فرجعت ولم اَسئلہ، فقلت: خرف.

پیشاب کرنے کے بارے میں روایات نقل کی ہیں؟(۱)

اس میں دو ہی احتمال پائے جاتے ہیں پہلا احتمال یہ کہ امام بخاری اور دیگر مؤلفین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنی دشمنی کا اظہار کیا ہے؟ دوسرا یہ کہ پھر حقیقت کو بیان کیا ہے؟ اگر حقیقت کو بیان کیا ہے تو پھر حضرت عمر کو خلیفہ ماننا عقل سے دوری کی علامت ہے اس لئے کہ اس احتمال کے مطابق تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ عقل سے عاری ہو چکے تھے۔ اور اگر دشمنی کا اظہار کیا ہے تو ایسے مؤلفین کی کتب کو قرآن مجید کے بعد پہلا رتبہ دینا حضرت عمر سے جفا ہے؟ خود انصاف کریں۔

سوال نمبر 7: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ابوسفیان کا خلیفہ اول اور دوم کی نگاہ میں بڑا مقام تھا جبکہ ابوسفیان اور اس کے دونوں بیٹوں پر پیغمبر ﷺ نے لعنت فرمائی تھی (۲) اور انہیں شجرہ ملعونہ کا مصداق قرار دیا تھا؟

امام ذہبی خلیفہ دوم اور سوم کے ہاں ابوسفیان کے مقام کے بارے میں لکھتے ہیں: حضرت عمر ابوسفیان کا احترام کیا کرتے، اس لئے کہ وہ بنوامیہ کے بڑے اور ریاست طلب تھے۔ اسی

۱۔محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، ج۱، ص۵۲۔۵۳، کتاب الوضو، باب البول قائما و قاعدا، و باب البول عند صاحبہ والتستر بالحائط، و باب البول عند سباطۃ قوم.

۲۔ ایک دن پیغمبرؐ نے ابوسفیان کو دیکھا وہ سوار ہے اس کا ایک بیٹا معاویہ اس کے آگے آگے اور دوسرا یزید اس کی سواری کے پیچھے پیچھے ہے تو فرمایا: لعن اللہ القائد والسائق والراکب۔ طبری، تاریخ الاُمم والملوک: ج۵، ص۶۲۲؛ حوادث سال ۲۸۴ ھجری قمری.

Presented By: https://jafrilibrary.com

طرح ابوسفیان اپنے چچازاد بھائی حضرت عثمان کی حکومت میں بھی لائق احترام تھے.(۱)

کیا وجہ ہے کہ ایسا شخص جو مسلمانوں کا بدترین دشمن تھا اور اس پر پیغمبر ﷺ نے لعنت فرمائی، ہمارے خلفاء اس کا اتنا احترام کرر ہے؟

کیا رسالت کی پیروی اسی میں مخفی ہے یا یہ کہ نعوذ باللہ اسلام کو چھوڑ کر جاہلیت کی طرف پلٹ چکے تھے جیسا کہ امام بخاری نے حدیث حوض میں بیان کیا؟

سوال نمبر8: کیا یہ بھی درست ہے کہ سلف صالح اور علماء اپنے مرنے والوں کی موت پر اپنے چہرے اور منہ پر پیٹا کرتے اور اپنے لباس کو پارہ پارہ کر دیتے؟

امام ذہبی نے محمد بن محمد بن علی زینبی (۲) کے حالات میں لکھا ہے:

ابوسعد بغدادی، ابونصر زینبی کی ملاقات کے لئے بغداد پہنچا لیکن ان کی زیارت کا شرف حاصل نہ کر پایا. جیسے ہی ان کی وفات کی خبر سنی تو غم کی شدت سے اپنے سر اور چہرے پر پیٹنا

۱۔و كان (ابو سفيان)أسن من رسول الله ﷺ بعشر سنين،وعاش بعده عشرين سنة و كان عمر يحترمه وذلک لأنه كان كبير بنى أمية و كان يحب الرياسة والذكر،و كان له سورة كبيرة فى خلافة ابن عمه عثمان)).ذهبى،سير أعلام النبلاء: ج ۲،ص ۱۰۷ ؛شرح حال ابو سفيان،ش ۱۳.

۲۔زینبی ۳۸۷ ہجری قمری میں پیدا ہوئے اور ۲۱ جمادی الثانی ۴۷۹ ہجری قمری کو وفات پائی ذہبی اور سمعانی نے انہیں ان القابات سے نوازا ہے: ((الصالح))، ((الزاهد))، ((الشريف))، ((مسندالوقت))، ((دين)) و ((متعبد)). ذہبی، سیر أعلام النبلاء: ج ۱۸، ص ۴۴۳۔۴۴۴، شرح حال زینبی، ش ۲۲۸.

شروع کیا اور اپنے کپڑے بھی پھاڑ دیئے.(۱)

کیا وجہ ہے کہ اگر ایسا عمل بزرگ علماء انجام دیں تو ہم اس پر رد عمل ظاہر نہیں کرتے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص ایسا ہی عمل نواسہ رسول کے غم اور ان کی شہادت کے موقع پر بجالائے تو اسے بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس پر بدعتی ہونے کا فتویٰ بھی لگا دیا جاتا ہے.

سوال نمبر9: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت عائشہ نامحرم غلاموں کے سامنے پردے کی رعایت نہیں کرتی تھیں؟

علامہ ابن حجر عسقلانی اور علامہ عینی یہ دونوں صحیح بخاری کے شارح بھی ہیں اور ان کی شخصیت کسی بھی مسلمان پر مخفی نہیں ہے وہ اس حدیث ((استأذنت ُعلى عائشة ،فعرفت صوتى ،قالت: سليمان اُدخل ،فانّک مملوک مابقى عليک شيء))(۲) کی شرح میں لکھا ہے: یہ روایت اس بات پر دلالت کررہی ہے کہ حضرت عائشہ کی نگاہ میں غلاموں سے پردہ کرنا واجب نہیں تھا لہٰذا انہوں نے پردہ کیے بغیر سلیمان بن یسار کو داخل ہونے کی اجازت دے دی.

۱۔رحل ابو سعد البغدادى الى أبى نصر الزينبى،فد خل بغداد،ولم يلحقه،فحينا أخبر بموته خرق ثوبه،ولطم،وجعل يقول:من اين لى على بن الجعد عن شعبة؟(يعنى سند متصل الى ابن الجعد).ذهبى،سير أعلام النبلاء: ج ۱۸،ص ۴۴۴ شرح حال زينبى،ش ۲۲۸ وتاريخ الاسلام ووفيات ۴۷۹هجرى قمرى،شرح حال محمد بن محمد بن على زينبى،ش ۳۰۴.

۲۔محمد بن اسماعيل بخارى،صحيح البخارى: ج ۲،ص ۱۰۲ ؛كتاب الشهادات ،باب شهادة الاعمى وأمره ونكاحه وانكاحه ومبايعته وقبوله فى التاذين وغيره وما يعرف بالأصوت.

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 10: کیا یہ صحیح ہے کہ امام احمد بن حنبل فقیہ نہیں تھے بلکہ ان کا کام فقط حدیث نقل کرنا تھا جیسا کہ طبری نے لکھا ہے:

ابن اثیر جزری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں: طبری نے ایک کتاب لکھی جس میں تمام فقہاء کے اختلافات کو لکھا لیکن چونکہ وہ احمد بن حنبل کو فقیہ نہیں مانتے تھے لہذا اس کتاب میں ان کا تذکرہ نہیں کیا. اور جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا: میری نظر میں وہ فقیہ نہیں تھے بلکہ راوی حدیث تھے.

بغداد کے اہل سنت طبری کی اس بات سے ناراض ہوئے اور اسے سخت اذیت پہنچائی.(۱)

اسی طرح باقی علماء جیسے طحاوی، دبوسی، نسفی، سمرقندی اور طبری بھی امام احمد بن حنبل کو ایک راوی اور محدّث سمجھتے تھے نہ کہ ایک فقیہ اور صاحب فتوٰی.(۲)

اگر یہ بات درست ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اہل سنّت احمد بن حنبل کو چار اماموں میں سے ایک امام اور پیشوا مانتے ہیں اور فقہی مسائل میں ان کی پیروی کو اپنے لئے باعث نجات قرار دیتے ہیں؟

سوال نمبر 11: کیا یہ بھی درست ہے کہ پیغمبر ﷺ خداوند عالم کے فرامین کی مخالفت کیا کرتے (نعوذ باللہ من ذلک البھتان العظیم) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں اس مخالفت کی طرف متوجہ کیا کرتے؟

۱۔الکامل فی التاریخ، ابن اثیر جزری، ج ۵، ص ۴۷، حوادث سال ۳۱۰ ہجری قمری، ذکر وفات محمد بن جریر طبری.

۲۔کذلک قال الطحاوی والدبوسی والنسفی والسمرقندی. محمد حجوی ثعالبی، الفکر السامی فی تاریخ فقہ الا[illegible]

امام بخاری نے اس سلسلے میں ایک روایت نقل کی ہے وہ لکھتے ہیں:

جب عبداللہ بن اُبی (منافقوں کے سردار) کی وفات ہوئی تو اس کا بیٹا حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ سے پیراہن کی درخواست کی تاکہ کفن کے لئے استعمال کر سکیں اور ساتھ ہی نماز جنازہ پڑھانے کی التماس کر دی. آنحضرت ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھانے جانے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں روک لیا اور کہا: کہ کیا خدوندعالم نے منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے؟(۱)

اگر یہ بات درست ہے تو پھر قرآن مجید کی ان آیات مجیدہ: (ولو تقوّل علینا بعض الأقاویل لأخذنا منه بالیمین)(۲) اور (وماینطق عن الھوٰی)(۳) اور (مطاع ثمّ أمین)(۴) کی کیا تفسیر کریں گے جن میں ایسی غلطی اور خطا کی رسول کونین ﷺ سے نفی کی گئی ہے!!!

کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیغمبر ﷺ سے زیادہ احکام الٰہی سے آگاہ تھے یا آپؐ سے

۱۔انّ عبداللہ بن أبی لمّا توفّی جاء ابنه الی النّبیّ ﷺ، فقال: یارسول اللہ! أعطنی قمیصک أکفّنه فیه وصلّ علیه واستغفرلهٗ، فأعطاه النبیّ ﷺ قمیصهٗ فقال: آذنی أصلّی علیه، فآذنهٗ، فلمّا أراد أن یصلّی علیه جذبه عمر رضی اللہ، فقال: ألیس اللہ نهاک أن تصلّی علی المنافقین.

صحیح بخاری، ج ۱، ص ۲۲۰، باب فی الجنائز، باب الکفن فی القمیص الّذی یکف أو لایکف ومن کفن بغیر قمیص. اور ج ۴، ص ۲۵، باب اللباس، باب لبس القمیص.

۲۔سورہ حاقہ، آیت نمبر ۴۴۔۴۵.

۳۔سورہ نجم، آیت نمبر ۳.

۴۔سورہ تکویر، آیت نمبر ۲۱.

Presented By: https://jafrilibrary.com

زیادہ ان پر عمل کرنے کے پابند تھے؟ کیا پیغمبر ﷺ پر جو احکام نازل ہوئے تھے آپؐ ان سے بھی جاہل تھے نعوذ باللہ من ذلک؟ اور کیا اس سے بڑھ کر توہین رسالت کی کوئی گنجائش رہ جاتی ہے؟

میں لدھیانوی صاحب سمیت اپنے تمام علماء و مفتی حضرات کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ دوسرے مذاہب پر تنقید اور ان کے کفر و شرک یا توہین رسالت کی تہمت لگانے سے پہلے اپنی کتب کا دقت سے مطالعہ کر لیں اور پھر ایسی بڑھکیاں ماریں۔ ورنہ کہیں خدا نخواستہ اگر کسی مذہب سے علمی ٹکراؤ ہو گیا تو وہ تو ہمارے مذہب کی دھجیاں اڑا کے رکھ دیں گے۔ اور اس وقت سوا پچھتاوے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

انتہائی معذرت کے ساتھ اگر اجازت ہو تو یہ نکتہ بھی عرض کرتا چلوں کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ: چور مچائے شور

چونکہ آپ کے پاس اپنے مذہب پر محکم دلائل موجود نہیں ہیں اور آج سے کئی سو سال پہلے خانہ خدا میں ہمارے خلاف جو قرارداد تمام علماء نے متفقہ طور پر منظور کی تھی اور امام الحرمین شریفین نے اس کی تائید فرمائی تھی کہ دیوبندی کافر ہیں۔ اس کی وجہ سے تو شور نہیں کر رہے تا کہ قوم و ملت کے نوجوانوں کو فریب دے سکیں اور ان کو اپنے مذہب کی خامیوں کی طرف متوجہ ہی نہ ہونے دیں؟

سوال نمبر 12: کیا یہ درست ہے کہ ہمارے بڑے بڑے فقہاء اور امام مالک رضی اللہ عنہ کے شاگرد غنا اور موسیقی کو جائز سمجھتے اور رقص و ڈانس کی محافل میں شرکت کیا کرتے تھے؟

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: ابن ماجشون جب ہمارے پاس آئے تو اس کے ساتھ گویے بھی موجود تھے جو اس کے لئے گاتے تھے۔(۱)

امام ذہبی نے ماجشون کو علاّمہ، فقیہ اور مفتی مدینہ کے القابات سے نوازا ہے اور لکھا ہے کہ وہ امام مالک کے شاگرد اور مفتی مدینہ تھے اور غنا و موسیقی سے بہت لگاؤ رکھتے تھے۔ (۲)

اسی طرح حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی اولاد میں سے ابراہیم بن سعد بھی ایک راوی تھے جنہیں امام ذہبی نے الامام، الحافظ الکبیر، ثقہ، صدوق اور صاحب حدیث سے یاد کیا ہے اور لکھا ہے کہ:

ابراہیم بن سعد باقیا اہل مدینہ کی عادت کے مطابق موسیقی سننا جائز قرار دیتے تھے اور پھر لکھا ہے کہ:

۱۔ كان مولعا بسماع الغناء. سير اعلام النبلاء، ج١٠، ص ٣٦٠، شرح حال ابن ماجشون ش ٩٢؛ تاريخ الاسلام ووفيات المشاهير والأعلام، ج١٥، ص ٢٧٣، حوادث ووفيات سال ٢٢١.٢٢٠ هجرى قمرى، شرح حال ابن ماجشون ش ٢٤٦؛ ميزان الاعتدال فى نقد الرّجال، ج ٢، ص ٦٥٨، شرح حال عبدالملك بن عبدالعزيز المعروف ابن ماجشون، ش ٥٢٢٦؛ تهذيب التهذيب، ج٦، ص ٣٦٢، شرح حال ابن ماجشون، ش ٧٢٠؛ وفيات الأعيان وانباء ابناء الزّمان، ج٣، ص ١٦٦، شرح حال ابن ماجشون، ش ٣٧٧.

٢۔ قال احمد بن حنبل قدّم علينا ومعه من يغنيه. تهذيب التهذيب، ج٦، ص ٣٦٢، شرح حال ابن ماجشون، ش ٧٢٠؛ وفيات الأعيان وانباء ابناء الزّمان، ابن خلكان، ج٣، ص ١٦٦، شرح حال ابن ماجشون، ش ٣٧٧.

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب لوگوں نے ابراہیم بن سعد کو موسیقی سننے پر ملامت کی تو اس نے اس بات سے محدثین سے ناراضگی کا اظہار کرنے کے لئے یہ قسم کھائی تھی کہ آئندہ جب بھی حدیث نقل کروں گا تو پہلے دف بجاؤں گا اور پھر حدیث بیان کیا کروں گا.(۱)

کیا ایسے راوی کی احادیث پر عمل کیا جا سکتا ہے اور اسے قابل اعتماد کہا جا سکتا ہے جو اس قدر خواہشات کا تابع ہو؟ اور کیا اس کی اس حدیث کو صحیح حدیث کہہ کر دین و مذہب کی بنیاد قرار دیا جا سکتا ہے جو اس نے نقل کی کہ:

جب رسول گرامی علیہ الصلاۃ والسلام کا وقت آخر آیا تو آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ کو بلایا اور فرمایا: کہ ایک کاغذ لاؤ جس پر میں یہ لکھ دوں کہ میرے بعد میرے جانشین حضرت ابوبکر ہیں تاکہ میرے بعد مسلمان آپس میں نہ جھگڑیں اس لئے کہ خدا اور مومنین ابوبکر کے سوا کسی اور کو نہیں چاہتے.

اس حدیث کو صحیح مسلم میں اسی ابراہیم بن سعد سے نقل کیا گیا ہے.(۲) خدایا! کیا ہو گیا ہے ہمارے علماء کو، ایک طرف تو ایک شخص کو برا بھلا اور ناقابل اعتماد قرار دیتے ہیں، خود اس سے معاملہ کرنے کو تیار نہیں ہوتے اور دوسری طرف اسی کی جھوٹی بیان کردہ احادیث

۱۔ كان ممن يترخص في الغناء على عادة اهل المدينة وكأنه ليم في ذلك، فانزعج على المحدثين وحلف أنه لا يحدث حتى يغني قبله. سير اعلام النبلاء، ج۸، ص ۳۰۲، شرح حال ابراهيم بن سعد، ش ۱۱.

۲۔ صحیح مسلم، ج۲، ص ۱۰۰، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل ابی بکر.

پر دین و مذہب کی بنیاد رکھ بیٹھے ہیں!!! اب تو ہماری مدد فرما کہ ایسے نوجوان متحمس عالم و مفتی پیدا ہوں جو دودھ کو پانی سے جدا کر کے اسلام کا حقیقی چہرہ عوام اور مسلمانوں کے سامنے پیش کریں ورنہ ان نیم حکیم ملاؤں نے مذہب کی بساط لپیٹ دی ہے.

سوال نمبر 13: کیا یہ بھی درست ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ خداوند متعال کی قربت حاصل کرنے کی نیت سے گدھے کی پرستش کو بھی جائز قرار دیتے تھے؟ جیسا کہ ہمارے علماء نے لکھا ہے: حضرت ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص قصد قربت کی نیت سے گدھے کی عبادت کرے تو اس میں کوئی عیب نہیں ہے.(۱)

سوال نمبر 14: کیا یہ بھی درست ہے کہ امام اعظم نے خلیفہ مسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کو شیطان کے ایمان کے برابر قرار دیا ہے؟

ابواسحاق فزاری کہتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: حضرت ابوبکر اور ابلیس کا ایمان برابر ہے. اس لئے کہ دونوں نے ایک ہی طرح سے خدا کو خطاب کیا ہے(۲)

۱۔ سمعنا ابا حنيفه يقول: لو ان رجلا عبد هذا البغل تقربا الى الله لم ار بذلك باسا. المجروحين، ج۳، ص ۷۳، ابن حبان، شرح حال نعمان بن ثابت معروف ابوحنیفہ.

۲۔ عن الفزاری يقول: سمعنا ابا حنيفة يقول: ايمان ابي بكر الصديق و ايمان ابليس واحد. قال ابليس: يارب وقال ابو بكر: يارب. تاريخ بغداد او مدينة السلام، خطيب بغدادی، ج ۱۳، ص ۳۷۶، شرح حال نعمان بن ثابت، ش ۷۲۹۷، باب ما حكي عن ابي حنيفة في الارجاء و

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 15: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ امام اعظم کے فتویٰ کے مطابق اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کو اصلی کعبہ تسلیم نہ کرے پھر بھی اس کے ایمان میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا؟

حارث بن عمیر کہتے ہیں: ایک شخص نے امام ابوحنیفہ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کے وجود کو تو مانتا ہو لیکن مکّہ مکرّمہ میں موجود کعبہ کو تسلیم نہ کرتا ہو اور یہ کہے کہ ممکن ہے خراسان یا کسی دوسرے شہر میں خانہ کعبہ ہے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ایسا شخص سچا مومن ہے۔(۱)

سوال نمبر 16: کیا یہ بھی درست ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ کو صرف گدھے چرانے کے لائق سمجھتے تھے؟

علّامہ ابن عبدربّہ لکھتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب نے ابو ہریرہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: تیری ماں نے تجھے فقط گدھے چرانے کے لئے پیدا کیا تھا۔(۲)

۱۔عن الحارث بن عمیر قال: سمعت ابا حنفیة یقول : لو ان رجلا قال: اعرف لله بیتا ولا ادری اهو الذی بمکة او غیره ،امومن هو ؟ قال نعم))و((قلت لأبی حنفیة :رجل قال :أشهدان الکعبة حق ،غیر أنی لاأدری أهوهذا البیت الذی یحج الناس الیه و یطوفون حوله أو بیت بخراسان ، أمومن هذا ؟ قال نعم)) .خطیب بغدادی ،تاریخ بغداد أومدینة السلام : ج۱۳ ،ص ۳۷۳؛شرح حال نعمان بن ثابت ،ش۷۲۹۷؛باب ماحکی عن أبی حنفیة فی الایمان ،ج۳ص ۳۷۴،ج۵.

۲۔ما رجعت بک أمیمة الاّ لرعیةالحمر .ابن عبد ربّه ،العقد الفرید: ج ۱ ،ص ۴۵، کتاب اللؤلؤفی السلطان،باب مایأخذ به السلطان من الحزم و العزم.

اگر یہ بات درست ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے علماء ابو ہریرہ کو امام مانتے اور سب سے زیادہ تقریبا ۵۳۷۴ احادیث اس سے نقل کی ہیں. کیا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہیں ہے اور رسالت مآب ﷺ کی توہین نہیں ہے کہ جو شخص بقول حضرت عمر کے گدھے چرانے کے قابل ہو وہی احادیث نبوی کا سب سے بڑا راوی ہم مان لیں اور اپنا اکثر دین اس سے لیں؟

سوال نمبر 17: کیا یہ بھی درست ہے کہ ہمارے علماء نے حدیث ثقلین کو اہل بیت رضی اللہ عنھم کی خلافت و جانشینی کی دلیل قرار دیا ہے؟

محمد امین سندھی لکھتے ہیں:

فترک الثقلین فیها والوصیة بهما لیس الاّ لکونهما خلیفتین منه.

ثقلین کو اپنے بعد چھوڑ جانا اور ان دونوں کی وصیت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دونوں (قرآن وعترت) آپؐ کے خلیفہ اور جانشین ہیں.(۱)

نظام معتزلی نے بھی یہی لکھا ہے: کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی شیر خدا کو اپنی جانشینی کے لئے منصوب کر دیا تھا اور لوگوں کو بتا بھی دیا تھا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اس بات کو جانتے تھے لیکن حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی حمایت کر کے ان کو مسند خلافت پر بٹھا

۱۔سندی،دراسات اللبیب فی الأسوةالحسنةبا لحبیب :ص ۲۳۲ ونفحات الأزهار فی خلاصة عبقات الأنوار: ج ۲ ،ص ۵۷ ،تحقیق محمد أمین السندی فی معنی الحدیث.

Presented By: https://jafrilibrary.com

دیا جس کی وجہ سے یہ امر خلافت مخفی رہ گیا.(۱) جبکہ حضرت علی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کے غسل وکفن میں مشغول تھے اور اسی جانشینی وخلافت کو غصب کرنے کی خاطر پہلے اور دوسرے خلیفہ نے رسالت مآب کا جنازہ بھی نہ پڑھا.

سوال نمبر 18: کیا یہ صحیح ہے کہ ہمارے تمام علماء حضرت جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ کو امام مانتے ہیں؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

فانّ جعفر بن محمد من آئمة الدّين باتّفاق أهل السّنة.(۲) اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہماری حدیث وفقہ کی کتب میں ان سے ایک بھی حدیث نقل نہیں کی گئی جبکہ امام اعظم ان کے زمانہ میں تھے اور دو سال ان سے درس دین بھی پڑھے. یہاں تک کہ یہ جملہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر وہ دو سال جو میں نے جعفر صادق سے پڑھا ہے میری زندگی میں نہ ہوتے تو میں ہلاک ہو جاتا!!! کیا یہ اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ پر ظلم نہیں ہے اور پھر بے حیائی کی بات تو یہ ہے کہ اس کے باوجود ہمارے علماء یہ لکھتے ہیں کہ ہم سے بڑھ کر اہل بیت سے محبت کرنے والا کوئی ہے ہی نہیں. شرم تجھ کو آتی نہیں مگر

۱۔ نصّ النبی صلّی الله علیه وسلّم علی أنّ الامام علیّ وعینه و عرفت الصحابة ذلک و لکن کتمه عمر لأجل أبی بکر. صفدی، الوافی بالوفیات: ج۶، ص۱۷، شرح حال نظام معتزلی، ش ۲۴۴۴.

۲۔ ابن تیمیه، منهاج السنة النبویة: ج۱، ص۴۹۷.

سوال نمبر 19: کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہماری احادیث میں سے ۷۵ فیصد احادیث جعلی اور خود ساختہ ہیں؟

امام ذہبی شعبہ بن حجاج سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میری طرح کسی نے بھی احادیث کی تحقیق نہیں کی ہے. اس قدر تحقیقات کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہماری احادیث پچھتر فیصد جعلی اور جھوٹ پر مشتمل ہیں.(۱)

سوال نمبر 20: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے راوی حضرات ران کے نہ چھپانے کو خلاف عدالت سمجھتے اور ایسے شخص سے حدیث نقل نہیں کرتے تھے؟

شعبہ بن حجاج کہتے ہیں:

میں ابوزبیر کے پاس گیا. اس نے پیراہن ہٹایا تو اس کی ران نظر آنے لگی. میں نے کہا: اسے ڈھانپ لو لیکن اس نے اس پر توجہ نہ کی جس کی وجہ سے میں اس سے حدیث نقل نہیں کرتا ہوں.(۲)

اگر لوگوں کے سامنے ران کے نہ ڈھانپنے سے انسان کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے اور

۱۔ ما أعلم أحدا فتّش الحدیث کتفتیشی، وقفت علی أن ثلاثة أرباعه کذب. ذهبی، سیر أعلام النبلاء: ج۷، ص۲۲۶، شرح حال شعبة بن حجاج، ش ۸۰.

۲۔ قال شعبة: أتیت أبا الزبیر و فخذه مکشوفة، فقلت له: غطّ فخذک. قال: ما باس بذلک فلذلک لم أروعنه. ذهبی، سیر أعلام النبلاء: ج۷، ص۲۲۳؛ شرح حال شعبة بن حجاج، ش ۸۰.

Presented By: https://jafrilibrary.com

صحابہ کرام اسے برا عمل سمجھتے تھے کیونکہ پیغمبر اکرم ﷺ نے انہیں اس کا حکم دیا تھا.(۱)

تو پھر کیسے رسالت مآب سرکار دو جہان کے بارے میں ہماری معتبر کتب میں ایسی احادیث نقل کی گئی ہیں جن میں متعدد موارد میں یہ لکھا ہے کہ آنحضرتؐ صحابہ کرام اور اجنبی لوگوں کے سامنے اپنی رانیں نہیں ڈھانپتے تھے جیسا کہ حضرت انس بن مالک نے نقل کیا ہے.کہ پیغمبر ﷺ نے جنگ خیبر میں اپنے کپڑوں کو اتنا بلند کیا ہوا تھا کہ ان کی رانیں دکھائی دے رہی تھیں.

اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پیغمبر ﷺ کی رانیں

۱۔حاکم نیشابوری، المستدرک علی الصحیحین : ج۳،ص۷۳۸، کتاب معرفة الصحابة،ذکر ابنه محمد بن عبدالله بن جحش ،ح۶۶۸۴، ۲۸۲ ۲وطبرانی ،المعجم الکبیر:ج۱۹، ص ۲۴۶،۲۴۵،روایات محمد بن عبدالله بن جحش ،احادیث ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳و۵۵۴.
زرعة بن مسلم بن جرهد الأسلمی عن جده جرهد قال :مر النبی ﷺ بجرهد فی المسجد و قد انکشف فخذه ،فقال:ان الفخذه عورة.ترمذی ،سنن ترمذی : ج۵،ص ۱۱۰، کتاب الأداب ،باب ۴۰ما جاء أن الفخذه عورة،ح۲۷۹۵وطبرانی ،المعجم الکبیر: ج۲، ص ۲۸۱. ۲۸۳، روایات جرهد الأسلمی ،احادیث۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶و۲۱۴۷واحمد بن حنبل ،المسند : ج۳،ص۴۷۸،حدیث جرهد الأسلمی.

۲۔عن أنس أن رسول ﷺ غزا خیبر ،فصلینا عندها صلاة الغداة بغلس ،فرکب نبی الله ﷺ ورکب ابو طلحة و انا ردیف ابی طلحة ،فأجری نبی الله ﷺ فی زقاق خیبر ،وان رکبتی لتمس فخذنبی الله ﷺ ثم حسر الازار عن فخذه حتی أنظر الی بیاض فخذنبی الله ﷺ))محمد بن اسماعیل بخاری ،صحیح البخاری: ج۱ ،ص۷۸؛ کتاب الصلاة،باب ما یذکر فی الفخذ.

کھلی تھیں کہ حضرت ابوبکر نے داخل ہونے کی اجازت مانگی. آپ نے رانیں ڈھانپے بغیر اجازت دے دی.اسی طرح حضرت عمر آئے تو بھی رانیں ڈھانپے بغیر ان کو داخل ہونے کی اجازت دیدی...(۱)

سوال نمبر 21: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ ہمارے بڑے بڑے علماء جن میں امام کعبہ احمد زینی دحلان، احمد فیضی جوروی حنفی رومی اور شیخ سلیمان ازہری نے (اسنیٰ المطالب فی نجاۃ أبی طالب، فیض الواهب فی نجاۃ أبی طالب اور بلوغ المآرب فی ایمان أبی طالب)(۲) جیسی مدلل کتب لکھ کر یہ ثابت کیا ہے کہ پیغمبر ﷺ کے چچا اور محسن ابوطالب مومن تھے؟ کہیں ایسے تو نہیں ہے کہ ابوسفیان کے ایمان کا ڈھنڈورا پیٹ کر اس کے ایمان کو ثابت کرنا اور جو تھے خلیفہ مسلمین کے باپ اور آنحضرت ﷺ کی تربیت اور ان کی نبوت کی حمایت کرنے والے ابوطالب جیسے محسن اسلام و پیامبر، کو کافر کہہ کر بنوامیہ کی سازش کو تو

۱۔عن عائشة أم المومنین أن رسول الله ﷺ کان جالسا کاشفا عن فخذه ،فاستأذن ابو بکر ،فأذن له وهو علی حاله ،ثم استاذن عمر ،فأذن له وهو علی حاله ،ثم استأذن علیک أبوبکر وعمر ،فاذنت لهما و أنت علی حالک ،فلما استأذن عثمان أرخیت علیک ثیابک ؟فقال:یا عائشة! الا أستحیی من رجل والله ان الملائکة تستحیی منه؟.احمد بن حنبل،المسند: ج۶، ص ۶۲ ؛مسند عائشه؛ تاریخ دمشق: ج ۴۱،ص ۵۴۔ ۶۳ ،شرح حال عثمان بن عفان ، ش۴۷۱۵ پر مراجعہ کریں.

۲۔اسماعیل پاشا،هدیة العارفین،اسماعیل پاشا، ج ۱،ص ۱۹۱ وایضاح المکنون: ج ۱،ص ۸۲.

Presented By: https://jafrilibrary.com

کامیاب نہیں بنا رہے؟

اور پھر عاشق رسول ہونے کا دعوٰی مگر رسولؐ کے مہربان چچا کے کافر کافر کے نعرے اور پھر ہر جمعہ کی نماز میں انکے کفر کا تذکرہ جبکہ ان کے علاوہ کتنے سارے صحابہ کرام کے والدین کافر تھے لیکن کسی کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہوتا!!! یاللعجب۔

میں کسی کتاب میں یہ پڑھ رہا تھا کہ حضرت ابو ہریرہ نے رسالت مآب ﷺ سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ میری والدہ کے لئے دعا کریں کہ وہ ایمان لے آئیں. آنحضرتؐ نے ان کی ماں کے لئے دعا کی اور وہ قبول بھی ہوگئی. ہمارے علماء بھی اسے بہت بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور اسے حضرت ابو ہریرہ کی فضیلت شمار کیا جاتا ہے. لیکن افسوس صد افسوس کہ کبھی اس نکتے کی طرف توجہ ہی نہ کی گئی کہ وہ نبی مکرّم جو دوسروں کی ماؤں کے لئے دعا کر سکتے ہیں تو کیا انہوں نے اپنے شفیق و مہربان چچا کے ایمان کی دعا نہ کی ہوگی. اور اگر کی ہے اور یقیناً کی ہے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ قبول نہ ہوئی ہو! آج کے ملّاں کی دعا تو قبول ہو جائے اور محسن اسلام کے حق میں سرکار دو جہاں کی دعا قبول نہ ہو!!! عجب، کیسا پردہ پڑ گیا ہے آج کے علماء کی عقلوں پر.

سوال نمبر 22: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ آنحضرتؐ سے شادی کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ کا سن مبارک ۲۰ سال سے زیادہ تھا؟

نووی معروف مؤرخ ابن اسحاق سے نقل کرتے ہیں:

حضرت عائشہ دعوت کے پہلے ہی سالوں میں اٹھارہ افراد کے بعد اسلام لائیں جبکہ آپ کی

عمر بہت کم تھی.(۱)

دوسری طرف مؤرخین اسلام نے یہ بھی لکھا ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت سے چند ماہ قبل جناب سودہ بنت زمعہ سے شادی کی. اور اس سے چار سال بعد تک دوسری بیوی انتخاب نہیں کی.(۲)

اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام لانے کے وقت کم از کم سن سات یا آٹھ سال تھا تا کہ اسلام قبول ہو اور پھر تیرہ سال تک مکہ میں دعوت جاری رہی. اور پھر ہجرت کے چار سال بعد تک کوئی عقد نہیں کیا. جو ملا کر کم از کم چوبیس سال بنتے ہیں.

اگر یہ بات درست ہے جیسا کہ تاریخ بھی اس کی گواہی دے رہی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت عائشہ کا سن مبارک شادی کے وقت سات آٹھ سال بتا کر دشمنوں کو پیغمبر ﷺ کی شان میں گستاخی کا موقع دیا جاتا ہے مگر کوئی عقل مند اس بات کی تائید کرے گا کہ وہ نبی جس کے پاس پہلے سے بیویاں موجود ہوں وہ ایک سات یا آٹھ سالہ بچی سے شادی کر لے گا.

۱۔ذکر ابو بکر بن أبی خیثمة فی تاریخه عن ابن اسحاق أنّ عائشة أسلمت صغیرة بعد ثمانیة عشر انسانا ممّن أسلم)) نووی، تهذیب الأسماء و اللّغات، ج۳،ص۲۴۷،شرح حال عائشه ،ش۱۱۸۰.

۲۔قد انفردت (سودة) بصحبة رسول الله ﷺ اربع سنین لا تشارکها فیه امراة ولا سریة ،ثم بنی بعائشة بعد. ذهبی ،تاریخ الاسلام و وفیات المشاهیر و الأعلام : ج۳،ص۲۸۸،حوادث سال ۲۲ هجری قمری ،باب ذکر من توفیی فی خلافة عمر ،شرح حال سودة بنت زمعة.

Presented By: https://jafrilibrary.com

استاد محترم خود یہ کام کرنے کو تیار ہیں؟ اگر نہیں تو لِمَ تقولون ما لا تفعلون!!!

سوال نمبر 23: کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ سے شادی کے وقت حضرت خدیجہ کی عمر مبارک بھی پچیس سال تھی؟

صاحب دلائل النبوۃ لکھتے ہیں: جب پیغمبر اکرم ﷺ کا سن مبارک پچیس سال کو پہنچا تو تمام اہل مکہ آپ کو امین کے لقب سے پہچاننے لگے۔ جب پیغمبر ﷺ کمال تک پہنچے اور تمام تر خوبیاں ان میں اکٹھی ہوگئیں تو حضرت ابوطالب نے حضرت خدیجہ سے شادی کی تجویز دی اور عرض کی: اے میرے بھتیجے! خدیجہ اپنی قوم کے کچھ افراد کو تجارت کے لئے بھیج رہی ہیں... اس وقت خدیجہ باکرہ تھیں اور مقام و ثروت سے بہرہ مند تھیں۔(۱)

نیز ابن شہر آشوب نے چند ایک علماء سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

پیغمبر اکرم ﷺ سے ازدواج کے وقت حضرت خدیجہ باکرہ تھیں۔(۲)

---

١. لمّا بلغ رسول الله ﷺ خمسا و عشرين سنة وليس له بمكة اسم الا الأمين، لما تكاملت فيه خصال الخير، قال له ابو طالب: يابن أخي! خديجة تبعث رجالا من قومك في عيرانها، فيتجرون... و كانت خديجة امرأة باكرة، ذات شرف و مال كثير)). دلائل النبوة، اسماعيل بن محمد بن فضل اصفهاني، ج١، ص١٧٨، ح٢٢٧.

٢. وروى احمد البلاذري وابو قاسم الكوفي في كتابها و المرتضى في الشافي و ابو جعفر في التلخيص أن النبي تزوج بها و كانت عذراء)). ابن شهر آشوب، مناقب آل ابي طالب ج١، ص١٥٩، فصل في أقربائه و خدامه، ترتيب أزواجه.

اہل سنت کے بزرگ عالم دین علامہ بیہقی فرماتے ہیں:

پیغمبر ﷺ نے بعثت سے پندرہ سال قبل پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہ سے شادی کی۔(۱)

اسی طرح وہ معتقد ہیں کہ حضرت خدیجہ نے پچاس سال کی عمر میں وفات پائی۔(۲) اس اعتبار سے آنحضرتؐ سے شادی کے وقت حضرت خدیجہ کی عمر مبارک پچیس سال بنتی ہے۔

اسی طرح ابن عماد نے بھی لکھا ہے:

بہت سے علماء اس بات کے قائل ہیں کہ آنحضرتؐ سے شادی کے وقت حضرت خدیجہ کی عمر مبارک اٹھائیس سال تھی۔(۳)

اگر یہ حقیقت ہے جیسا کہ ہمارے علماء نے اس کی تائید بھی فرما دی تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ام المؤمنین حضرت خدیجہ کو بوڑھی اور بیوہ کے القابات سے ہمیشہ یاد کرتے ہیں؟ کیا یہ حضور

١ـ أن النبي ﷺ تزوج بها وهو ابن خمس و عشرين سنة قبل أن يبعثه الله نبيا بخمس عشرة سنة بيهقي، دلائل النبوة: ج١، ص٣٤٢، باب ماجاء في تزوج النبي ﷺ بخديجة.

٢. بلغت خديجة خمسا و ستين و يقال: خمسين سنة وهو أصحّ بيهقي، دلائل النبوة: ج١، ص٣٤٠، ٣٤١، باب ما جاء في تزوج النبي ﷺ بخديجة.

٣. رجح كثيرون أنها ثمان و عشرين)). ابن عماد، شذرات الذهب في أخبار من ذهب: ج١، ص١٤، حوادث سال ١١ هجري قمري.

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی شان میں گستاخی نہیں ہے؟

سوال نمبر 24: کیا وجہ ہے کہ ہمارے علماء نے لیث بن سعد بن عبدالرحمن جیسے غیر معتمد شخص سے اس قدر احادیث کو نقل کیا اور انہیں معتبر بھی قرار دیا ہے جبکہ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ صحاح ستہ کے مؤلفین نے بھی اس پر اعتماد کیا. کیا یہ بنوامیہ کی طرفداری کا نتیجہ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

۱۔امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: وہ حدیث نقل کرنے میں سستی سے کام لیتا.(۱)

۲۔امام یحیٰی بن معین اور ازدی لکھتے ہیں:

لیث بن سعد احادیث اخذ کرنے میں سہل انگاری سے کام لیتا.(۲)

۳۔ابن شیبہ لکھتے ہیں:

۱۔سمعت أحمد بن حنبل يقول: الليث بن سعد ثقه ولكن في أخذه سهولة. ابن عساكر ،تاريخ مدينة دمشق: ج۵۳،ص ۲۷۹،شرح حال ليث بن سعد ،ش ۵۹۸۰؛مزی ،تهذيب الكمال في أسماء الرجال: ج۱۵،ص ۴۴۰،شرح حال ليث بن سعد ،ش ۵۶۰۲؛ذهبی،سير أعلام النبلاء: ج۸،ص ۱۵۶،شرح حال ليث بن سعد ،ش ۱۲ و ابن حجر عسقلانی ،تهذيب التهذيب: ج۸،ص ۴۱۳،شرح حال ليث بن سعد،ش ۸۳۴.

۲۔وقال يحيى بن معين: كان يساهل في السماع و الشيوخ وقال الأزدي: صدوق الا أنه كان يساهل. ابن حجر عسقلانی ،تهذيب التهذيب: ج۸،ص ۴۱۳،شرح حال ليث بن سعد ش ۸۳۴.

لیث بن سعد کی زہری سے نقل کردہ احادیث میں اضطراب پایا جاتا ہے.(۱)

مزے کی بات تو یہ ہے کہ خود لیث نے جو روایات ابوجعفر سے نقل کی ہیں وہ خود بھی اقرار کررہا ہے کہ میں نے یہ روایات ان سے سنی نہیں ہیں بلکہ مناولہ کی صورت میں مجھ تک پہنچی ہیں.(۲) کیا ایک سمجھدار انسان جو دین کی سوجھ بوجھ رکھتا ہے وہ ایسی صحاح ستہ پر اعتماد کر سکتا ہے اور ان سے اپنا دین لے سکتا ہے!!! کلا

سوال نمبر 25: کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ امام بخاری نے ایسے افراد سے احادیث نقل کرنے سے پرہیز کیا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھتے تھے؟

ہمارے دو بڑے عالم دین خطیب بغدادی اور ابن عساکر دمشقی اس سلسلہ میں یوں رقم طراز ہیں:

۱۔الليث بن سعد ثقه و في حديثه عن الزهري بعض الاضطراب. ابن عساكر ،تاريخ مدينة دمشق: ج۵۳،ص ۲۷۹،شرح حال ليث بن سعد،ش ۵۹۸۰؛مزی،تهذيب الكمال في اسماء الرجال: ج۱۵،ص ۴۴۱،شرح حال ليث بن سعد ،ش ۵۶۰۲؛ذهبی،سير اعلام النبلاء: ج۸، ص ۱۵۵؛شرح حال ليث بن سعد،ش ۱۲ وابن حجر عسقلانی،تهذيب التهذيب: ج۸،ص ۴۱۴، شرح حال ليث بن سعد،ش ۸۳۴.

۲۔لم أسمع من عبيد الله بن أبي جعفر،انما هي مناولة)). مزی،تهذيب الكمال في أسماء الرجال: ج۱۵،ص ۴۴۲،شرح حال ليث بن سعد ،ش ۵۶۰۲وابن حجر عسقلانی،تهذيب التهذيب: ج۸،ص ۴۱۴،شرح حال ليث بن سعد،ش ۸۳۴.

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابوعبداللہ محمد بن یعقوب اخرم سے پوچھا گیا: کس لیے امام بخاری ابوطفیل سے روایات نقل نہیں کرتے؟ تو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب اخرم نے جواب دیا: اس لیے کہ ابوطفیل حضرت علی سے دوستی رکھتا ہے۔(۱)

کیا حضرت علی سے محبت جرم ہے؟ کیا وہ ہمارے چوتھے خلیفہ نہیں ہیں؟

کیا وجہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دوستی کی وجہ سے انسان عدالت سے ساقط ہو جائے اور اس سے حدیث لینا بھی جرم سمجھا جائے لیکن آنحضرت سے دشمنی کرنے والوں کو عادل اور ثقہ قرار دیا جائے اور بخاری شریف میں ایسے افراد سے احادیث نقل کی جائیں کیسی محبت ہے اپنے چوتھے خلیفہ سے!!!

کیا ہمارے علمائے رجال یہ سلوک حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں بھی روا رکھتے ہیں یا...؟

البتہ ابوطفیل صحابی پیغمبر ﷺ کا جرم یہ نہیں تھا کہ وہ حضرت علی سے محبت رکھتے تھے بلکہ وہ آنحضرت کو باقی تینوں خلفاء پر مقدم سمجھتے تھے جیسا کہ ہمارے بعض علماء نے اس بات کی

۱۔ محمد بن نعيم الضبى قال: سمعت أبا عبدالله بن الأخرم الحافظ وسئل لم ترک البخارى حديث أبى الطفيل عامر بن واثلة؟ قال: لانه كان يفرط فى التشيع)). خطيب بغدادى، الكفاية فى علم الرواية: ص۲۰۸، الجزء الرابع، باب ذكر بعض المنقول عن أئمة أصحاب الحديث فى جواز الرواية عن أهل الاهواء و البدع و ابن عساكر، تاريخ مدينة دمشق: ج۲۸، ص۸۹، شرح حال ابو الطفيل عامر بن واثلة، ش۳۱۴۶.

طرف اشارہ بھی کیا ہے۔(۱)

سوال نمبر 26: کیا اس حقیقت سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما انسان جیسی بہترین مخلوق ہونے پر اظہار ندامت کرتے تھے اور یہ تمنا کرتے تھے کہ اے کاش! گھاس اور بیٹھ ہوتے؟

بیہقی، ابن شیبہ، ابن عساکر، سیوطی، متقی ہندی اور دیگر چند ایک علماء نے ضحاک سے نقل کیا ہے: ایک دن حضرت ابوبکر نے ایک پرندے کو درخت پر بیٹھے دیکھا تو کہا: خوش نصیب ہے تو۔ خدا کی قسم! اے کاش میں بھی تمہاری طرح پرندہ ہوتا تو درختوں پر بیٹھتا اور آزادی سے اڑتا پھرتا تو میوے و پھل کھاتا ہے اور روز قیامت حساب و کتاب سے بھی بری الذمہ ہے میری خواہش تھی کہ میں راستے پر اُگا ہوا گھاس ہوتا تا کہ اونٹ اور جانور مجھے کھا کر اُگل دیتے یا پاخانے کی صورت میں نکال باہر کرتے۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے کاش! میں گوسفند ہوتا، میرے گھر والے مجھے پال کر موٹا کرتے اور پھر جب مہمان آتے تو مجھے میرے گھر والے ذبح کر کے انہیں کھلا دیتے۔ اور وہ اسے پاخانے کی صورت میں نکال دیتے۔

نعوذ باللہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما سے کونسے ایسے گناہ سرزد ہو گئے تھے جن کی وجہ

۱۔ يعترف بفضل الشيخين الا أنه كان يقدّم عليّا. الاستيعاب فى أسماء الأصحاب، ابن عبد البر، [illegible] شرح حال عامر بن واثله، ش۱۳۵۲.

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے وہ قیامت کے حساب و کتاب سے اس قدر خوف زدہ تھے کہ پاخانہ بننے کو انسان جیسی اشرفِ مخلوق ہونے پر ترجیح دے رہے؟ (۱)

سوال نمبر 27: کیا اس حقیقت سے بھی انکار کیا جا سکتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کاتبِ وحی نہیں تھے بلکہ وہ کبھی کبھار پیغمبر ﷺ کا کوئی نامہ لکھ دیتے تھے؟

اس سلسلے میں ہمارے چند ایک علماء کے اظہارات قابلِ غور ہیں:

۱۔ ابوالحسن کوفی کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ عرب قبائل کے لئے معمولی نامے لکھتے تھے۔ (۲)

---

۱ .رای ابوبکر طیرا واقعا علی شجرة،فقال:طوبی لک یاطیر!والله لوددت أنی کنت مثلک ،تقع علی الشجرة الی جانب الطریق ،مر علی بعیر فاخذنی ،فأدخلنی فاه ،فلاکنی ،ثم ازدردنی ،ثم اخرجنی بعرا ولم اکن بشرا.قال: فقال عمر:یالیتنی کنت کبش أهلی سمنونی ما بدالهم حتی اذاکنت کاسمن ما یکون زارهم (بعض)من یحبون ،فذبحونی لهم ،فجعلوا بعضی شواء و بعضی (بعضه) قد یدا،ثم أکلونی (ثم ألقونی عذرة فی الحش)) و ا(أنی) کم أکن (خلقت)بشرا. ابن ابی شیبه ،المصنف فی الأحادیث و الاثار: ج۸،ص ۱۴۴ ،کتاب الزهد، باب۷کلام أبی بکر،ح۲ ؛بیهقی،شعب الایمان:ج ۱ ،ص ۴۸۵ ،باب فی الخوف من الله، ح۷۸۷ ؛سیوطی ،تاریخ الخلفاء :ص ۱۱۲ ،الخلفاء الراشدون،عمربن الخطاب نبذمن أخباره وقضایاه ومتقی هندی،کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: ج۱۲ ،ص ۵۲۹، ح ۳۵۷۰۳.

۲ .عن أبی الحسن الکوفی قال :کان زید بن ثابت کاتب الوحی،وکان معاویة کاتبا فیما بین النبی ﷺ و بین العرب.ذهبی ،سیر اعلام النبلاء: ج۳،ص ۱۲۳ ؛شرح حال معاویة،ش ۲۵.

۲۔ عبداللہ بن عمر حضرت معاویہ کے کاتبِ وحی ہونے کی طرف اشارہ کئے بغیر فرماتے ہیں: معاویہ پیغمبرِ اکرم ﷺ کے معمولی نامے لکھا کرتے تھے۔ (۱)

۳۔ ابن عبدالبر نے بھی حضرت معاویہ کے کاتبِ وحی ہونے کی طرف اشارہ تک نہیں کیا بلکہ فقط اتنا لکھا ہے کہ: وهو أحد الذين كتبوا لرسول الله. (۲)

وہ بھی ان افراد میں سے ایک تھے جو آنحضرت کے لئے کچھ نہ کچھ لکھا کرتے۔

۴۔ ابن عبدربہ بھی معتقد ہیں کہ حضرت معاویہ بھی خالد بن سعید بن عاص کی طرح کاتبِ وحی نہیں تھے بلکہ وہ تو عام نامے لکھتے تھے۔ (۳)

۵۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی گود کے پالے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی حضرت معاویہ کو کاتبِ وحی نہیں مانتے تھے وہ فرماتے ہیں:

ایک دن پیغمبرِ اسلام ﷺ نے ایک شخص کو معاویہ کے پاس بھیجا تاکہ آکر نامہ لکھ دیں

۱۔ کان معاویة یکتب لرسول الله ﷺ)). ذهبی ،سیر اعلام النبلاء: ج۳،ص ۱۲۳ ؛شرح حال معاویة،ش ۲۵.

۲۔ ابن عبدالبر،الاستیعاب فی معرفة الاصحاب ،ابن عبدالبر، ج۳،ص ۴۸۰. ۴۸۱.شرح حال معاویة ،ش ۲۴۶۴.

۳. کان خالد بن سعید بن العاص و معاویة بن أبی سفیان یکتبان بین یدیه فی حوائه)).ابن عبد ربه ،العقد الفرید: ج۴،ص ۱۴۱ ،کتاب التوقیعات والفصول و الصدور ،شرف الکتاب و فصلهم ،کتاب النبی ﷺ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب وہ شخص پہنچا اور پیغام دیا تو معاویہ نے کہا: میں ابھی کھانے میں مشغول ہوں. اسی طرح تین مرتبہ آنحضور ﷺ نے قاصد بھیجا معاویہ نے تینوں بار یہی جواب دیا. جس پر رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: خدا کبھی بھی معاویہ کا شکم سیر نہ کرے.(۱)

۵۔ ابن حدید معتزلی نے بھی حضرت معاویہ کے کاتب وحی ہونے کے بارے میں علماء کے اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے. اور خود اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اہل تحقیق کا نظریہ یہ ہے کہ حضرت علی، زید بن ثابت اور زید بن ارقم کاتب وحی تھے اور معاویہ اور حنظلہ بن ربیع کا کام نامے لکھنا تھا.(۲)

کیا حضرت معاویہ ہجرت کے آٹھویں سال اسلام نہیں لائے؟ تو اس سے پہلے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جو آیات نازل ہوئیں انہیں کون لکھتا تھا، کیا وہ بغیر لکھے رہ گئیں. اگر لکھی

۱۔ هل تعلمون أن معاوية كان يكتب لرسول الله ﷺ الرسائل، فأرسل اليه يوما، فقالوا: هو يأكل. فرد الرسول اليه ثلاث مرات كل ذلك يقول (الرسول): هو يأكل. فقال رسول الله ﷺ لاأشبع الله بطنه. ابن الدمشقي، جواهر المطالب في مناقب الامام علي: ج ۲، ص ۲۱۸، باب ۷۱، فيما وقع بين الحسن و المعاوية و أصحابه و ما أفحمهم من الجواب.

۲۔ وكان أحد كتّاب رسول الله ﷺ و اختلف في كتابته له كيف كانت، فالّذي عليه المحقّقون من اهل السيرة أن الوحي كان يكتبه عليٌّ، وزيد يكتبان له ألى الملوك و ألى رؤسا القبائل و يكتبان حوائجه بين يديه و يكتبان ما يجبى من أموال الصداقات ما يقسم في أربها. ابن ابى الحديد، شرح حال نهج البلاغة: ج ۱، ص ۳۳۸، باب نسب معاوية بن أبي سفيان و ذكر بعض اخباره.

جاتی تھیں تو اُس لکھنے والے صحابی کو کیوں کاتب وحی کا نام نہیں دیا جاتا جس نے پورے بیس سال وحی کو تحریر کیا اور جس نے فقط تین سال کچھ نامے پیغمبر ﷺ کے لئے لکھ دیئے وہ کاتب وحی بن گیا!!! واہ کیسا انصاف ہے دین کے دعوٰی داروں کے ہاں؟

سوال نمبر 28: کیا اس میں بھی کوئی شک ہے کہ حضرت معاویہ اپنی خلافت کے دور میں بھی بت فروخت کیا کرتے تھے؟

ابووائل کہتے ہیں: مسروق کے ہمراہ سلسلہ کے علاقے میں تھے کہ ایسے اونٹوں کے پاس سے گذر ہوا جن پر نقرے کے مجسمے لدے ہوئے تھے. ان اونٹوں اور اس سامان کے مالک کے بارے میں سوال کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بت حضرت معاویہ کے دستور سے ہندوستان اور سندھ سے منگوائے گئے ہیں.

مسروق کہنے لگا: اگر مجھے اس بات کا یقین ہوتا کہ وہ (معاویہ) مجھے شکنجے کئے بغیر قتل کر دیں گے تو ان اونٹوں کو مار دیتا اور بتوں کو نیست و نابود کر دیتا. خدا کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ معاویہ کیسا انسان ہے؟ کیا وہ قیامت سے مایوس ہو گیا ہے اور نہیں چاہتا کہ دنیا اس کے

---

۱. عن أبي وائل قال: كنت مع مسروق بالسلسلة، فمرت به سفائن فيها أصنام من صفر تماثيل الرجال، فسالهم عنها، فقالوا: بعث بها معاوية ألى أرض السند و الهند تباع له. فقال مسروق: لو أعلم أنهم يقتلوني لغرقتها، ولكني اخاف أن يعذبوني ثم يفتنوني، والله ما أدري أي الرجلين معاوية؟ أرجل قد يئس من الاخرة، فهو يتمتع من الدنيا أم رجل زين له سوء عمله؟)). بلاذری، أنساب الأشراف: ج۵، ص ۱۳۸، شرح حال معاوية.

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہاتھ سے نکل جائے یا یہ کہ اس کے برے اعمال کو اچھا بنا کر پیش کیا گیا ہے اور وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ جو کچھ کر رہا ہے وہ سب بہتر ہے؟!

سوال نمبر 29: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور دیگر صحابہ کرام سورہ فاتحہ، سورہ فلق اور سورہ ناس کو قرآن مجید کا جزو نہیں سمجھتے تھے اور اسی وجہ سے نماز میں کبھی بھی ان سورتوں کی تلاوت نہیں کی؟

اس سلسلے کی بعض احادیث کی طرف اشارہ کر رہے ہیں:

ا۔عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں: عبداللہ بن مسعود سورہ فلق اور سورہ ناس کو قرآن مجید سے مٹا دیا کرتے اور فرمایا کرتے: ایسے مطالب کو قرآن میں کیوں لایا جاتا ہے جو اس کا حصہ نہیں ہیں۔(۱)

۲۔ابوعبدالرحمن سلمی کہتے ہیں عبداللہ بن مسعود سورہ فلق اور سورہ ناس کو قرآن مجید سے مٹا دیا کرتے اور فرماتے تھے قرآن میں غیر قرآنی کلمات کو مت مخلوط کرو۔ یہ دونوں سورتیں قرآن مجید کا حصہ نہیں ہیں بلکہ پیغمبر اکرم ﷺ نے تو صرف شیطان کے شر سے محفوظ رہنے

ا۔قال: رایت عبداللہ یحک المعوذتین و یقول: لم تزیدون مالیس فیہ)). ((انہ کان یحک المعوذتین من المصحف ،یقول لیستا من کتاب اللہ)). طبرانی، المعجم الکبیر : ج ۹ ،ص ۲۳۴ ،ح۹۱۴۸، ۹۱۴۹ و ۹۱۵۰؛ احمد بن حنبل ،المسند: ج۵، ص ۱۲۹. ۱۳۰ ،حدیث زربن حبیش عن أبی بن کعب و ابن حجر عسقلانی ،فتح الباری بشرح صحیح البخاری : ج۸، ص ۲۱۵؛ کتاب التفسیر ،تفسیر سورہ ناس، شرح حدیث ۴۹۷۷.

کے لئے یہ دو سورتیں تعلیم دی تھیں۔(۱)

امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس نظریہ کو چھپانے اور اس پر ہونے والے اعتراضات سے بچنے کی خاطر سورہ فلق اور سورہ ناس کے قرآنی سورہ نہ ہونے والے مسئلہ کو مبہم صورت میں بیان کیا ہے اور لکھ دیا ہے:

عن زر قال: سالت أبی بن کعب قلت: یاأبی المنذر !انّ أخاک ابن مسعود یقول کذا و کذا .... (۲)

جبکہ ہمارے علماء نے عبداللہ بن مسعود کے اس انکار اور قرآن میں تحریف کے عقیدہ والی روایات کو صحیح روایات قرار دیا ہے اور اس حقیقت کو برملا کیا ہے:

ا۔معروف مفسر قرآن علامہ آلوسی سورہ فلق کے بارے میں لکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود سورہ فلق اور سورہ ناس کے قرآنی سورہ ہونے کا انکار کیا کرتے۔ احمد بن حنبل، بزاز، طبرانی اور ابن مردویہ نے صحیح سند کے ذریعہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ان دو سورتوں کے قرآن مجید ہونے کا انکار کیا کرتے اور فرمایا کرتے: ایسی

ا۔عن ابن مسعود أنہ کان یقول :لا تخلطوا بالقرآن مالیس فیہ ،فانما ھمامعوذتان تعوذبھما النبی و کان عبداللہ یمحوھما من المصحف)). طبرانی ،المعجم الکبیر: ج۹، ص۲۳۵، ح۹۱۵۱.

۲۔محمد بن اسماعیل بخاری ،صحیح البخاری: ج۳، ص ۲۲۴، کتاب التفسیر ،تفسیر سورہ ناس.

Presented By: https://jafrilibrary.com

چیز جو قرآن نہیں ہے اسے قرآن میں مت ملاؤ فلق اور ناس قرآن کی سورتیں نہیں ہیں پیغمبر اکرم ﷺ نے ان دو سورتوں کو صرف شیطان سے پناہ مانگنے کی خاطر بیان کیا تھا اور ابن مسعود نماز میں ان دو سورتوں کو نہیں پڑھتے تھے۔(۱)

۲۔ صحیح بخاری شریف کے دو شارح علامہ عینی اور قسطلانی نے لکھا ہے:

سورہ فلق اور ناس کے وحی اور قرآن ہونے میں اختلاف پایا جاتا تھا لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ یہ اختلاف ختم ہو گیا اور سب نے ان دو سورتوں کے قرآن ہونے پر اتفاق کر لیا لہٰذا اب اگر کوئی شخص ان دو سورتوں کے قرآن ہونے کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔(۲)

---

۱ .وعن ابن مسعود أنه أنكر قرآنيتهما.أخرج الامام أحمد و البزار و الطبراني و ابن مردويه من طرق صحيحة عن أنه كان يحك المعوذتين من المصحف و يقول:لا تخلطوا القرآن بما ليس منه ،انهما ليستا من كتاب الله تعالى ،انما أمر النبى ﷺ أن يتعوذبهما ،وكان ابن مسعود لا يقرابهما)).آلوسى ،روح المعانى فى تفسير القرآن العظيم و السبع المثانى:ج ۳۰،ص ۲۷۱ ،تفسيرسوره فلق.

۲ .وهذامما اختلف فيه الصحابة،ثم ارتفع الخلاف و وقع الاجماع عليه ،فلو أنكر اليوم أحد قرآنيهما كفر)).عينى ،عمدةالقارى شرح صحيح البخارى:ج ۲۰،ص ۱۱ ؛كتاب التفسير ، تفسيرسوره ناس،شرح حديث ۴۷۳.((وهذا مما اختلف فيه،ثم ارتفع الخلاف و وقع الاجماع عليه ،فلو انكر أحد اليوم قرآنيه كفر)).قسطلانى،ارشادالسارى لشرح صحيح البخارى: ج ۱۱،ص ۲۸۹ ،كتاب تفسير القرآن،تفسير سوره ناس،شرح حديث ۴۹۷۷.

۳۔ علامہ ابن حجر عسقلانی جنہوں نے صحیح بخاری شریف کی شرح لکھی ہے وہ بھی حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس نظریہ کو بیان کرنے والی روایات کو صحیح سمجھتے ہیں جن میں یہ ذکر ہوا ہے کہ وہ ان دو سورتوں کو قرآن مجید کا حصّہ نہیں سمجھتے تھے۔ اور ان روایات کو ضعیف قرار دینے والوں کے جواب میں لکھتے ہیں:

میں نہیں مانتا کہ یہ باتیں عبداللہ بن مسعود کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں۔(۱)

۴۔ امام فخر الدین رازی نے عبداللہ بن مسعود سے متعلق ان روایات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سورہ فلق، ناس اور سورہ فاتحہ کا انکار کرنا بہت سی مشکلات کا باعث بنتا ہے اس لئے کہ اگر سورہ فاتحہ، ناس اور فلق کا زمانہ صحابہ کرام سے تواتر سے نقل ہونے کا علم ہو جائے تو اس سے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ یہ سورتیں قرآن مجید کا حصّہ ہیں اور عبداللہ بن مسعود کو اس بات کا علم تھا لہٰذا وہ ان سورتوں کا قرآن کا جز ہونے کا انکار کر کے کافر ہو جاتے ہیں۔

۱۔ واَمّا قول النووى فى شرح المهذب :أجمع المسلمون على أن المعوذتين و الفاتحة من القرآن و أن من جحد منهما شيئا كفروما نقل عن ابن مسعود باطل ليس بصحيح ،ففيه نظر و قد سبقه لنحو ذلک أبو محمد بن حزم فقال فى أوائل ((المحلى)):ما نقل عن ابن مسعود من انكار قرآنية المعوذتين فهو كذب باطل ،وكذا قال الفخر الرازى فى اوائل تفسيره:الأغلب على الظن أن هذا النقل عن ابن مسعود كذب باطل،والطعن فى الروايات الصحيحة بغير مستند لا يقبل ،بل الرواية صحيحة)).ابن حجر عسقلانى ،فتح البارى بشرى صحيح البخارى: ج۸،ص۶۱۵ ،كتاب التفسير ،تفسيرسوره ناس ،شرح حديث۴۹۷۷.

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور اگر یہ کہیں کہ قرآن مجید کا حجت قطعی اور متواتر ہونا صحابہ کرام کے زمانہ میں ثابت نہیں ہے تو پورا قرآن مجید زیر سوال آتا ہے۔(۱)

اب آپ کی مرضی ہے کہ عبداللہ بن مسعود کو کافر مان لیں یا اللہ کے قرآن کو تحریف سے پاک ومنزہ سمجھ لیں۔

۵۔صحیح مسلم شریف کے شارح علاّمہ نووی، حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس نظریہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سورہ ناس، فلق اور سورہ فاتحہ قرآن مجید کا جز ہیں اور جو شخص اس بات کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔(۲)

حنظلہ سدوسی کا عکرمہ سے سوال بھی اسی حقیقت کو بیان کر رہا ہے کہ سورہ فلق، ناس اور

۱۔نقل فی بعض الکتب القدیمۃ أن ابن مسعود ، کان ینکر کون سورۃ الفاتحۃ من القرآن،و کان ینکر کون المعوذتین من القرآن،واعلم أن ھذا فی غایۃ الصعوبۃ ،لانا ان قلنا ان النقل المتواتر کان حاصلا فی عصر الصحابۃ بکون سورۃ الفاتحۃ من القرآن ،فحینئذ کان ابن مسعود عالما بذلک فانکارہ یوجب الکفر أو نقصان العقل ،وان قلنا ان النقل المتواتر فی ھذا المعنی ماکان حاصلا فی ذلک الزمان،فھذا یقتضی أن یقال ان نقل القرآن لیس بمتواتر فی الأصل و ذلک یخرج القرآن عن کونہ حجۃ یقینیۃ)).فخر رازی ،التفسیر الکبیر: ج ۱،ص ۲۱۸،المسألۃ الخامسۃ عشرۃ.

۲۔أجمع المسلمون علی أن المعوذتین و الفاتحۃ و سائر السور المکتوبۃ فی المصحف قرآن و أن من جحد شیئا منہ کفر)).نووی ،المجموع: ج۳،ص ۳۹۶،کتاب الصلاۃ،فصل فی مسائل مھمۃ تتعلق بقراءۃ الفاتحہ و غیرھا فی الصلاۃ.

سورہ فاتحہ کے قرآن کا جز ہونے کے بارے میں مسلمانوں میں اختلاف پایا جاتا تھا اور اس نظریہ میں عبداللہ بن مسعود تنہا نہیں تھے بلکہ ان کے ساتھ اور صحابہ کرام بھی اس طرح کا نظریہ رکھتے تھے۔

حنظلہ سدوسی کہتے ہیں:

میں نے عکرمہ سے کہا: میں نماز مغرب میں سورہ فلق اور سورہ ناس کی تلاوت کرتا ہوں جبکہ کچھ لوگ (جو ان سورتوں کو قرآن کا جز نہیں سمجھتے) مجھے اس بات پر سرزنش کرتے ہیں۔(۱)

مذکورہ بالا مطالب کو مدنظر رکھتے ہوئے اب آپ ہی فیصلہ کردیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی بات مان کر قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہوجائیں یا پھر مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق کو مانتے ہوئے اس جلیل القدر صحابی کو کافر مان لیں؟

سوال نمبر 30: کیا یہ صحیح ہے کہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شجرہ ملعونہ سے مراد قرآن مجید میں بنوامیہ ہیں؟

اہل سنت کے بہت بڑے مورخ لکھتے ہیں:

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید میں شجرہ ملعونہ سے مراد بنوامیہ ہے۔(۲)

---

۱. حنظلۃ السدوسی قال:قلت لعکرمۃ :انی أقرأفی صلاۃ المغرب بقل أعوذ برب الفلق و قل أعوذ برب الناس و ان ناسا یعیبون ذلک علی.فقال:ومابأس بذلک ،اقرأھما فانھما من القرآن.احمد بن حنبل ،المسند: ج ۱،ص ۲۸۲،مسند عبد اللہ بن عباس.

۲.ولا اختلاف بین أحد أنہ أراد بھا بنی امیہ)).طبری،تاریخ طبری: ج۵،ص ۶۲۱،حوادث

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور اگر یہ کہیں کہ قرآن مجید کا حجت قطعی اور متواتر ہونا صحابہ کرام کے زمانہ میں ثابت نہیں ہے تو پورا قرآن مجید زیر سوال آتا ہے۔(۱)

اب آپ کی مرضی ہے کہ عبداللہ بن مسعود کو کا فرمان لیں یا اللہ کے قرآن کو تحریف سے پاک ومنزہ سمجھ لیں۔

۵۔صحیح مسلم شریف کے شارح علامہ نووی، حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس نظریہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سورہ ناس، فلق اور سورہ فاتحہ قرآن مجید کا جز ہیں اور جو شخص اس بات کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔(۲)

خظلہ سدوسی کا عکرمہ سے سوال بھی اسی حقیقت کو بیان کر رہا ہے کہ سورہ فلق، ناس اور

۱۔نقل فی بعض الکتب القدیمة أن ابن مسعود ،کان ینکر کون سورة الفاتحة من القرآن،وکان ینکر کون المعوذتین من القرآن،واعلم أن ھذا فی غایة الصعوبة ،لانا ان قلنا ان النقل المتواتر کان حاصلا فی عصر الصحابة بکون سورة الفاتحة من القرآن ،فحینئذ کان ابن مسعود عالما بذلک فانکاره یوجب الکفر أو نقصان العقل ،وان قلنا ان النقل المتواتر فی ھذا المعنی ماکان حاصلا فی ذلک الزمان،فھذا یقتضی أن یقال ان نقل القرآن لیس بمتواتر فی الأصل و ذلک یخرج القرآن عن کونه حجة یقینیة)).فخر رازی ،التفسیر الکبیر: ج ۱،ص ۲۱۸،المسألة الخامسة عشرة.

۲۔أجمع المسلمون علی أن المعوذتین و الفاتحة و سائر السور المکتوبة فی المصحف قرآن و أن من جحد شیئا منه کفر)).نووی ،المجموع: ج۳،ص ۳۹۶،کتاب الصلاة،فصل فی مسائل مبھمة تتعلق بقراء ة الفاتحه و غیرھا فی الصلاة.

سورہ فاتحہ کے قرآن کا جز ہونے کے بارے میں مسلمانوں میں اختلاف پایا جاتا تھا اور اس نظریہ میں عبداللہ بن مسعود تنہا نہیں تھے بلکہ ان کے ساتھ اور صحابہ کرام بھی اس طرح کا نظریہ رکھتے تھے۔

خظلہ سدوسی کہتے ہیں:

میں نے عکرمہ سے کہا: میں نماز مغرب میں سورہ فلق اور سورہ ناس کی تلاوت کرتا ہوں جبکہ کچھ لوگ (جو ان سورتوں کو قرآن کا جز نہیں سمجھتے) مجھے اس بات پر سرزنش کرتے ہیں۔(۱)

مذکورہ بالا مطالب کو مدنظر رکھتے ہوئے اب آپ ہی فیصلہ کر دیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی بات مان کر قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہو جائیں یا پھر مسلمانوں کے اجماع اور اتفاق کو مانتے ہوئے اس جلیل القدر صحابی کو کا فرمان لیں؟

سوال نمبر 30: کیا یہ صحیح ہے کہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شجرہ ملعونہ سے مراد قرآن مجید میں بنو امیہ ہیں؟

اہل سنت کے بہت بڑے مورخ لکھتے ہیں:

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید میں شجرہ ملعونہ سے مراد بنو امیہ ہے۔(۲)

---

۱ .حنظلة السدوسی قال:قلت لعکرمة :انی أقرأفی صلاة المغرب بقل أعوذ برب الفلق و قل أعوذ برب الناس و ان ناسا یعیبون ذلک علی.فقال:وماباس بذلک ،اقرأھما فانھما من القرآن.احمد بن حنبل ،المسند: ج ۱،ص ۲۸۲،مسند عبد الله بن عباس.

۲ .ولا [illegible] بین أحد أنه أراد بھا بنی امیه)).طبری،تاریخ طبری: ج۵،ص ۶۲۱،حوادث

Presented By: https://jafrilibrary.com

اگر یہ حقیقت ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے علماء ہمیں اس سے آگاہ نہیں کرتے اور اس بات کو ہمیشہ مخفی رکھتے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ ایسا خاندان جس پر خداوند عالم نے لعنت فرمائی ہے اس کے دم بھرتے ہیں اور اسی کا دفاع بھی کرتے ہیں؟

سوال نمبر **31**: کیا یہ بھی درست ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے کہ وہ ان کی زوجہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو گالیاں دیں؟

علامہ ابن حجر عسقلانی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں اور مجھے گالیاں دیں تو پیغمبر اکرم ﷺ نے انہیں گالیاں دینے سے منع فرمایا لیکن وہ نہ مانیں۔ اس وقت پیغمبر ﷺ نے مجھے فرمایا: کہ تم بھی اسے گالیاں دو۔ میں نے بھی اسے گالیاں دیں یہاں تک کہ اس کے منہ کا پانی خشک ہو گیا (یعنی وہ مبہوت رہ گئیں)۔ نیز میرے دندان شکن جواب کو سن کر پیغمبر ﷺ خوش ہوئے اور ان کے چہرہ مبارک پر رونق آ گئی۔(۱)

...سال ۲۸۴ ھجری قمری و ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغۃ: ج ۱۵، ص ۱۷۵، من عہد لہٗ الی محمد بن ابی بکر حین قلدہ مصر.

۱۔روی النسائی و ابن ماجۃ باسناد حسن من طریق التیمی عن عروۃ عن عائشۃ قالت: دخلت علی زینب بنت جحش، فسبتنی، فردعھا النبی ﷺ فأبت، فقال لی: سبیھا، فسببتھا حتی جفریقھا فی فمھا، فرأیت وجھہ یتھلل. ابن حجر عسقلانی، فتح الباری بشرح صحیح البخاری: ج۵، ص ۱۲۰، کتاب المظالم، باب۷ عفر المظلوم و عینی، عمدۃ القاری شرح

صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے امام ابوداؤد اس اصل داستان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں: پیغمبر ﷺ میرے حجرے میں داخل ہوئے لیکن آپ زینب رضی اللہ عنہا کے وہاں موجود ہونے کا علم نہیں رکھتے تھے لہٰذا اپنے ہاتھ سے ایک کام کرنا شروع کیا (وہی کام جو شوہر بیوی سے کرتا ہے یعنی لمس کرنا وغیرہ)(۱)

میں نے آپ ﷺ کو زینب کے موجود ہونے کی طرف متوجہ کیا تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ زینب نے میری طرف مڑ کر دیکھا اور مجھ سے بداخلاقی شروع کر دی۔ پیغمبر ﷺ نے زینب کو روکا لیکن وہ نہ رکیں تو اس پر آپؐ نے مجھے دستور دیا کہ میں بھی اسے گالیاں دوں اور برا بھلا کہوں۔ جب میں نے زینب کو گالیاں دیں اور اسے برا بھلا کہا تو وہ حضرت علی کے

...صحیح البخاری: ج ۱۲، ص ۲۹۱، کتاب المظالم و الغصب، باب الانتصار من الظالم، شرح حدیث ۱۹. اصل روایت سنن ابن ماجہ میں ان الفاظ میں نقل ہوئی ہے: ((عن عروۃ بن الزبیر قال: قالت عائشۃ: ماعلمت حتی دخلت علی زینب بغیرہ اذن و ھی غضبی، ثم قالت: یارسول اللہ! أحسبک اذا قلت لک بنیۃ أبی بکر ذریعتیھا، ثم أقبلت علی، فاعرضت عنھا، حتی قال النبی ﷺ دونک، فانتصری، فاقبلت علیھا حتی رأیتھا وقد یبس ریقھا فی فیھا، ما ترد علی شیئا، فرأیت النبی ﷺ یتھلل وجھہ. سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۶۳۷؛ کتاب النکاح، ح ۱۹۸۱.

۱۔وأی من المس ونحوہ مما یجری بین الزوج و الزوجۃ)). عظیم آبادی، عون المعبود شرح سنن أبی داود: ج ۱۳، ص ۱۶۴، کتاب الأدب، باب فی الانتصار، شرح حدیث ۴۸۸۸.

Presented By: https://jafrilibrary.com

پاس پہنچیں اور شکوہ کیا اس لئے کہ زینب کی ماں بنو ہاشم قبیلہ سے اور علی کی رشتہ دار تھیں۔(۱)

کیا ایسی باتیں پیغمبر ﷺ کے اخلاق کے مطابق اور ان کے شایانِ شان ہیں؟ کیا ایسی باتوں کی پیغمبر ﷺ کی طرف نسبت دینا آپ کی شخصیت کی توہین اور اسلام کی نابودی کا باعث نہیں بنتی ہیں؟

سوال نمبر 32: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ ہم اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انبیائے الٰہی سے افضل و برتر تھے؟

محمد بن عقیل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں: پیغمبر اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو مخاطب قرار دیتے ہوئے فرمایا: کہ کیا مومن آل فرعون برتر ہے یا ابوبکر؟

جب پیغمبر ﷺ نے سکوت دیکھا اور کوئی جواب نہ دیا گیا تو فرمایا: خدا کی قسم ابوبکر کی زندگی کا ایک لحہ، مومن آل فرعون کی پوری زندگی سے افضل ہے اس لئے کہ مومن آل فرعون

---

۱ ۔قالت أمّ المو منين: دخل عليَّ رسول الله ﷺ و عندنا زينب بنت جحش ،فجعل يصنع شيئا بيده،فقلت بيده حتى فطنته لها ،فامسک و اقبلت زينب تقحم لعائشة ،فنهاها،فابت ان تنتهى ، فقال(قال) لعائشة: سبيها ،فسبتها،فغلبتها،فانطلقت زينب الى عليّ ،فقالت :انّ عائشة وقعت بكم ،وفعلت....)). ابو داود سجستانى ،سنن ابى داود: ج۴،ص ۲۷۵،كتاب الأدب ،باب فى الانتصار،ح۴۸۹۸وعظيم آبادى،عون المعبود شرح سنن أبى داود: ج۱۳ ،ص ۱۶۴ ،؛كتاب الأدب، باب فى الانتصار ،شرح حديث ۴۸۸۸.

نے اپنے ایمان کو چھپائے رکھا جبکہ ابوبکر نے اظہار کر دیا۔(۱)

کیا ایسی بات حضرت ابوبکر کی شان میں غلو شمار نہیں ہوگا؟ جبکہ صحیح روایات کے مطابق مومن آل فرعون بعض انبیاء سے بھی افضل تھے جیسا کہ علامہ سبط بن جوزی نے پیغمبر ﷺ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

((الصديقون ثلاثة ،حزقيل مومن آل فرعون وحبيب النجار وهو مومن آل ياسين وعلى بن أبى طالب وهو أفضلهم)) اور پھر فرمایا: ((حزقيل كان نبيا من انبياء بنى اسرائيل)).(۲)

اگر یہ بات درست ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم غلو کی نسبت شیعوں کی طرف دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اپنے اماموں کو انبیاء سے افضل مانتے ہیں جبکہ ہم خود حضرت ابوبکر صدیق کو انبیاء علیہم السلام سے افضل قرار دیتے ہیں؟

سوال نمبر 33: کیا یہ درست ہے کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کبھی

۱۔انشدكم الله أمومن آل فرعون خير أم أبو بكر ؟فسكت القوم ،فقال:ألا تجيبونى؟فوالله لساعة من أبى بكر خير من مثل مؤمن آل فرعون ،ذاک رجل كتم ايمانه و هذا رجل أعلن ايمانه.هيثمى ،مجمع الزوائد و منبع الفوائد : ج۹ ،ص۴۷؛كتاب المناقب ،باب جامع فى فضله (أبى بكر)، متقى هندى،كنز العمال فى سنن الاقوال والأفعال: ج۱۲ ،ص ۵۲۵،ح۳۵۶۹۰.

۲۔سبط بن جوزى،تذكرة الخواص من الأمة بذكر خصائص الأئمة: ج۱ ،ص ۳۴۰. ۳۴۱، الباب الثانى،فضائل أمير المؤمنين ،حديث فى ردّ الشّمس له.

Presented By: https://jafrilibrary.com

کوئی غلطی نہیں کی اور وہ معصوم ہیں؟ جبکہ ہم انبیائے الٰہی کو معصوم نہیں مانتے؟ حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں: پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل آسمان وملائکہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ انسان اور اہل زمین ابوبکر کو خطا کار کہیں اور ان کی طرف غلطی کی نسبت دیں.(۱)

کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو معصوم کہنا اور ایسی بات کی نسبت پیغمبر ﷺ کی طرف دینا یہ حضرت ابوبکر کے اس فرمان سے تضاد نہیں رکھتا جس میں آپ نے فرمایا: کہ میرے اندر ایک شیطان ہے جو ہمیشہ مجھے وسوسہ ڈالتا رہتا ہے؟(۲)

اگر یہ بات درست ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم شیعوں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ وہ اپنے اماموں کو معصوم سمجھتے ہیں.

سوال نمبر 34: کیا یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے کہ روز قیامت خداوند متعال سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مصافحہ اور ان کی احوال پرسی کریں گے اور پھر ان کا ہاتھ تھام کر

۱۔انّ اللہ یکرہ فی السّماء أن یخطأ أبو بکر الصدّیق فی الأرض . متقی ھندی ،کنز العمال فی سنن الأقول و الأفعال ،ج ۱۱ ،ص ۵۵۸، کتاب الفضائل من قسم الأفعال ،الباب الثالث فی ذکر الصحابة و فضلھم ،الفضل الثانی فی فضائل الخلفاء الأربعة.

۲۔انّ لی شیطانا یحصرنی.ھیثمی،مجمع الزوائد و منبع الفوائد: ج۵،ص ۱۸۳ ،کتاب الخلافة ،باب الخلفاء ،باب الخلفاء الأربعة ؛متقی ھندی ،کنز العمال فی سنن الأقوال و الافعال : ج۵،ص ۶۳۱ ؛کتاب الخلافة مع الاماۃ من قسم الافعال،الباب الأوّل فی خلافة الخلفاء ، خلافة أبی بکر،ح ۱۴۱۱۲ .

نہیں بہشت میں داخل کر دیں گے؟ امام ابن ماجہ اور دیگر علماء نے ابی بن کعب سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: پیغمبر ﷺ نے فرمایا:

عمر بن خطاب وہ پہلے شخص ہوں گے جنہیں خداوند متعال سلام کرے گا اور ان سے مصافحہ کرے گا اور ان کا ہاتھ تھام کر جنّت میں داخل کر دے گا.(۱)

کیا حضرت عمر پیغمبر اکرم علیہ الصّلاۃ والسّلام سے بھی برتر ہیں کہ ان سے بھی پہلے جنّت میں داخل ہوں گے؟

کیا ایسے مطالب کی رسالت مآب ﷺ کی طرف نسبت دینا جو خدا کے جسم کو ثابت کر رہے ہیں خدا کی توہین وتنقیص کا باعث نہیں بنتا. اس لئے کہ خدا کے تو ہاتھ نہیں ہیں کہ وہ مصافحہ کرے. وہ تو ان چیزوں سے پاک ومنزہ ہے؟

۱۔قال رسول اللہ ﷺ:اول من یصافحه الحق عمر،و أول من یسلم علیه ،و اول من یأخذ بیده فید خله الجنة)).ابن ماجه ،سنن ابن ماجه: ج ۱ ،ص ۳۹،باب ۱۱ فی فضائل أصحاب رسول اللہ ﷺ ،باب فضل عمر، ح ۱۰۴ ؛متقی ھندی ،کنز العمال فی سنن الاقول و الافعال : ج ۱۱، ص ۵۷۸،کتاب الفضائل من قسم الأفعال ،الباب الثالث فی ذکر الصحابة و فضلھم ، الفضل الثانی فی فضائل الخلفاء الأربعة ،باب فضل عمر ،ح ۳۲۷۴۱.حاکم نیشا پوری:((عن ابی بن کعب قال:سمعت النبی ﷺ یقول:أول من یعانقه الحق یوم القیامة عمر ،وأول من یصافحه الحق یوم القیامة عمر ،وأول من یؤخذ بیده فینطلق به الی الجنة عمر بن الخطاب)) . المستدرک علی الصحیحین : ج۳،ص ۹۰ ؛کتاب معرفة الصحابة ، مناقب عمر بن الخطاب،ح ۴۴۸۹.۷۸.

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور کیا یہ بات حضرت عمر کے بارے میں غلو نہیں ہے؟ جبکہ خدا غلو سے بار بار منع فرما رہا۔

سوال نمبر 35: کیا یہ حقیقت ہے کہ صحابہ کرام اور اہل حل وعقد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت عثمان ذوالنورین کو شہید کیا؟

صحابی رسول ﷺ ہاشم بن عتبہ جنگ صفین میں ایک شامی جوان کے جواب میں کہتے ہیں: اے جوان! تجھے عثمان اور ان کے قاتلوں سے کیا سروکار؟! محمد ﷺ کے اصحاب اور قرآن کے قاریوں نے اسے اسلام میں بدعات ایجاد کرنے اور احکام خداوندی کی مخالفت کرنے کی وجہ سے قتل کر ڈالا۔ اصحابہ کرام تجھ سے بہتر دین کو سمجھتے ہیں اور دین کی باگ ڈور سنبھالنے میں دوسروں پر برتری بھی رکھتے ہیں. میں یہ خیال بھی نہیں کر سکتا کہ مسلمانوں کے امور کو ایک لمحہ کے لئے بھی تمہارے سپرد کیا گیا ہو۔ [جبکہ صحابہ دین کی سرپرستی کرنیوالے ہیں بس تو اپنے کام سے کام رکھ اور مفت میں صحابہ کے کاموں میں مداخلت نہ کر۔](۱)

سوال نمبر 36: کیا اس میں بھی کوئی شک ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کرنے میں آٹھ سو صحابہ کرام شریک تھے؟

۱۔وما أنت و ابن عفان؟انما قتله أصحاب محمد و قراء النا س حين أحدث أحداثا و خالف حكم الكتاب ،وأصحاب محمد هم أصحاب الدين و أولى بالنظر فى أمور المسلمين ،و ما أظن ان امر هذه الامة و لاأمر هذا الدين عناک طرفة عين قط)).ابن مزاحم منقرى،وقعه صفين:ص ۳۵۴،هاشم و الفتى الغسانى و طبرى،تاريخ الأمام و الملوک : ج۳،ص ۹۴ ،حوداث سال ۳۷ هجرى قمرى خبر هاشم بن عتبة المرقال.

غیاث بکری کہتے ہیں: میں نے حضرت سعید خُدری سے حضرت عثمان کے قتل کی کیفیت اور اس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شرکت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ہاں! آٹھ سو اصحاب رسول ﷺ نے عثمان بن عفان کے قتل میں شرکت کی تھی.(۱)

اگر خلافت ایک صاحب نظر اور اہل حل وعقد کی بیعت سے منعقد ہو جاتی ہے تو پھر آٹھ سو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم کی مخالفت سے کیسے باطل نہ ہوئی اور ان کی مخالفت اور پھر انہیں واجب القتل قرار دے کر قتل کر دینے کے باوجود بھی حضرت عثمان خلیفہ مسلمین باقی رہ گئے؟ یہ کیسا اسلام ہے کہ جس کا قرآن وسنت نبوی سے دور کا بھی تعلق ثابت نہیں ہوتا؟ جبکہ ہمارے علماء آئے دن دوسرے مذاہب پر کیچڑ اچھالنے پر تلے ہوتے ہیں خدارا ذرا اپنے مذہب اور اپنے عقیدے کی بھی اصلاح کر لو اس لئے کہ اگر ان باتوں کا علم دوسرے مذاہب کو ہو گیا تو وہ کسی دیوبندی کو جینے نہیں دیں گے اور جگہ جگہ ہمیں رسوا بھی کریں گے!!!

سوال نمبر 37: کیا یہ صحیح ہے کہ خدا کے مجسم ہونے کا عقیدہ جس کے ہم معتقد ہیں یہ متوکل

۱۔عن غياث البكرى قال: سالت أبا سعيد الخدرىؓ عن قتل عثمان ،هل شهده أحد من اصحاب رسول اللهﷺ ؟قال:نعم ،لقد شهده ثمانمائة)).ابن شبه نميرى ،تاريخ المدينة المنورة : ج۴،ص ۱۱۷۸ .ماروى من الاختلاف فيمن أعان عثمان أو اعان عليه من اصحاب النبى ﷺ و ازواجه و غيرهم ،و ابن ابى الحديد ،شرح نهج البلاغة : ج۳،ص ۲۸ ،ذكر مطاعن التى طعن بها على عثمان، الطعن الأول.

Presented By: https://jafrilibrary.com

عباسی کے ذریعے اسلام میں داخل کیا گیا جبکہ اس سے پہلے ایسا عقیدہ رکھنے والے شخص کو اہل سنت علماء کافر قرار دیتے تھے؟ اور یہ بھی واضح ہے کہ متوکل صحابہ کرام اور اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور ناصبی تھا؟ (۱)

اہل سنت کے بہت بڑے عالم، علامہ خطیب بغدادی لکھتے ہیں: متوکل عباسی نے ۲۳۴ ہجری میں پوری اسلامی مملکت کے علماء کو بلوایا. ان علماء میں مصعب زبیری، اسحاق بن

۱۔امام ذہبی متوکل کے بارے میں لکھتے ہیں: وکان فیه نصب و انحراف . سیر اعلام النبلاء : ج ۱۲، ص ۳۵، شرح حال متوکل، ش ۷. ابن اثیر جزری نے بھی اس کی حضرت علیؑ اور اھل بیت سے دشمنی کے بارے اشارہ کیا ہے: وکان المتوکل شدید البغض لعلی بن أبی طالبؑ ولاهل بیته، وکان یقصد من یبلغه عنه انه یتولی علیا و اهله با خذا لمال و الدم، وکان من جملة ند مائه عبادة المخنث وکان یشد علی بطنه تحت ثیابه مخدة و یکشف رأسه وهو اصلح و یرقص بین یدی المتوکل و امغنون یغنون : قد اقبل الاصلع البطین، خلیفة المسلمین .یحکی بذلک علیاً و المتوکل یشرب و یضحک ففعل ذلک یوما و المنتصر حاضر ، فأوما الی عبادة یتهدده، فسکت خوفا منه، فقال المتوکل :ما حالک ؟فقام و أخیره. فقال المنتصره: یا أمیر المومنین! ان الذی یحکیه هذا الکاتب (الکلب) و یضحک منه الناس هو ابن عمک و شیخ أهل بیتک و به فخرک ، فکل أنت لحمه اذا شئت ،و لاتطعم هذا الکلب و امثاله منه. فقال المتوکل للمغنین : غنوا جمیعا.

غار الفتی لا بن عمه رأس الفتی فی حرامه.

ابن اثیر جزری، الکامل فی التاریخ : ج۴، ص ۳۱۸. ۳۱۹؛ حوادث سال ۲۳۶ هجری قمری، ذکر ما فعله المتوکل بمشهد الحسین بن علی بن ابی طالب.

ابی اسرائیل، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، عبداللہ اور عثمان، محمد بن ابی شیبہ کوفی کے بیٹے جن کا تعلق بنوعبس سے تھا اور وہ احادیث کے حافظ شمار ہوتے تھے وہ بھی ان علماء میں موجود تھے (۱).

اس نے انہیں انعام واکرام کے بعد ان کی تنخواہیں معین کیں اور کہا کہ ایسی احادیث کی تدریس کی جائے جو جہمیہ اور معتزلہ کے عقائد کے مخالف ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی دستور دیا کہ خدا کے قیامت میں دکھائی دیئے جانے کی روایات کی بھی تعلیم دی جائے. عثمان بن ابی شیبہ کے لئے بغداد میں کلاس کا اہتمام کیا گیا جس میں تقریبا تیس ہزار افراد شرکت کیا کرتے تھے اس کے بھائی کے لئے بھی ایک اور مقام پر کلاس کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں نیز تیس ہزار کے قریب لوگ شرکت کیا کرتے. (۲)

۱۔عبداللہ اور عثمان دونوں امام بخاری کے استاد تھے.

۲۔سَنة أربع و ثلاثین و مابین فیها اشخص المتو کل الفقهاء و المحدثین ،فکان فیهم مصعب بن عبد الله الزبیری ،واسحاق بن ابی اسرائیل و ابراهیم بن عبد الله الهروی ،و (ابوبکر) عبد الله و عثمان ابنا محمد بن ابی شیبة الکوفیان ،وهما من بنی عبس و کانا من حفاظ الناس، فقسمت بینهم الجوائز و اجریت علیهم الارزاق،و امرهم المتوکل ان یجلسو اللناس ،وان یحد ثوا بالا حادیث التی فیها الرد عل المعتزلة و الجهمیة و ان یحدثو ا بالا حادیث فی الرؤیة ،فجلس عثمان بن ابی شیبة فی مدینة ابی جعفر المنصور و وضع له منبر و اجتمع علیه نحو من ثلاثین الفا من الناس. . .وجلس ابو بکر بن ابی شیبة فی مسجد الرصافة و کان اشد تقدما من

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 38: کیا یہ بھی درست ہے کہ پیغمبر گرامی اسلام اپنے چچا اور محسن ابو طالب کو دوست رکھتے تھے؟ اسی طرح ہمارے علماء ایسے شخص کو کافر سمجھتے تھے جو انہیں دوست نہ رکھتا؟ اہل سنت کے عالم بزرگوار سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: جو شخص حضرت ابو طالب سے دوستی نہ کرے اور ان کو دشمن سمجھے تو وہ کافر ہے۔ جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمانے لگے: اس لئے کہ پیغمبر اکرم ﷺ ان سے محبت کرتے تھے اور جو شخص محبوب پیغمبر سے دشمنی رکھے اور اس کو پسند نہ کرے تو ایسا شخص کافر ہے۔(۱)

اگر یہ بات حقیقت پر مبنی ہے تو پھر کیا دلیل ہے کہ انہیں کافر کافر کہا جائے اور اس سے اپنے نبی کا دل دُکھایا جائے؟ کیا پیغمبر ﷺ نعوذ باللہ من ذلک کافر شخص سے محبت کرتے تھے جب کہ قرآن نے تو کفار و مشرکین سے برائت کا حکم دیا ہے؟ اور پھر اس حدیث شریف کے مطابق تو ہمارے اکثر خطیب جمعہ کافر بن جاتے ہیں اس لئے کہ تقریبا کوئی ایسا خطیب نہیں ہے جو جمعہ کے خطبے میں ابو طالب کے کفر کی بات نہ کرے اور پھر اس سے بڑھ کر امام بخاری کافر بنتے ہیں جنہوں نے ابو طالب کے کفر کی جھوٹی حدیث بیان کر کے تمام مسلمانوں

...ج۱۰،ص۶۷،شرح حال ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن شیبة ،ش۵۱۸۵،وذھبی ،سیر اعلام النبلاء : ج۱۱،ص۱۲۵،شرح حال عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ.

۱.قال سفیان بن عیینة : من ابغض ابا طالب فھو کافر. فقیل: لم؟ قال:لان النبی کان یحبہ ولذلک قال تعالی ﴿انک لا تھدی من أجببت﴾ وان من ابغض من یحبہ الرسول فھو کافر)).راغب اصفھانی ،محاضرات الادباء: ج۲،ص۴۱۰؛مناقب جماعة من الصحابة.

کا ذہن خراب کیا! اب مجھے نہیں سمجھ آ سکی کہ حدیث کی پیروی کروں یا اپنے مولویوں کی!!!

سوال نمبر 39: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صرف مسلمان مردوں کی ماں ہیں اور مسلمان عورتوں کی ماں نہیں ہیں؟

مسروق کہتے ہیں:

ایک عورت حضرت عائشہ کی خدمت میں آئی اور انہیں ام المؤمنین کے لقب سے پکار ا حضرت عائشہ اس عورت سے فرمانے لگیں: میں تم مسلمان عورتوں کی ماں نہیں ہوں بلکہ میں تو صرف مسلمان مردوں کی ماں ہوں.(۱)

سوال نمبر 40: کیا اس میں بھی کوئی شک و تردید پائی جاتی ہے کہ شامیوں کی نقل کردہ اکثر احادیث ضعیف ہیں؟

امام ذہبی عرباض سے یحیی بن ابی المطاع کی روایات کے بارے میں فرماتے ہیں: دحیم کا نظریہ یہ تھا کہ یحیی کا عرباض سے ملاقات کرنا بعید ہے اور پھر کہا کہ عرباض سے یحیی کی نقل کردہ روایات مرسل (ضعیف) ہیں.

اس لیے ذہبی نے شامیوں کی عادت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

مرسل روایات کو مسند (صحیح السند) بنا کر پیش کرنا شامیوں میں رائج رہا ہے. شامی ایسے افراد

۱۔عن مسروق عن عائشة : انّ امراۃ قالت لھا: یا اُمّہ! فقالت :وانا اُمّ رجالکم،لست بامّک. ابن سعد ،الطبقات الکبری: ج۸،ص۲۱۶؛ کتاب النکاح ،جماع ابواب ماخص بہ رسول اللہ ﷺ دون غیرہ ،باب ما خص بہ من ان ازواجہ امھات المومنین، ح۱۳۷۰۸.

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے بھی روایت کو نقل کر دیتے جس کو انہوں نے دیکھا بھی نہ ہوتا.(۱)

ایسی صورت میں شامیوں کی نقل کردہ روایات پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر 41: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ اپنی جان کی حفاظت کی خاطر تقیہ کرنا تمام مسلمانوں میں رائج رہا ہے اور بلکہ مسلمان کا مسلمان سے بھی تقیہ کرنا جائز ہے اور اس کا کافر سے تقیہ کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے؟

۱۔علامہ ابن عبد ربہ عامر شعبی اور مطرف بن عبداللہ شخیر کے یوسف ثقفی سے تقیہ کے بارے میں لکھتے ہیں: جب حجاج بن یوسف نے عبدالرحمن بن اشعث کی فوج کو شکست دی اور انہیں قتل کیا اور ان میں سے کچھ کو اسیر بنالیا عبدالملک بن مروان نے ایک نامے میں حجاج کو یہ حکم دیا کہ جن قیدیوں نے مروانیوں کے خلاف قیام کی وجہ سے اپنے کافر ہونے کا اقرار کرلیا ہے انہیں آزاد کر دیا جائے. اور جن قیدیوں نے اپنے کافر ہونے کا اعتراف نہیں کیا ان گردن اڑا دی جائے.

عامر شعبی اور مطرف بن عبداللہ نے تقیہ کرتے ہوئے اپنے کفر کا ظاہری طور پر اقرار کر لیا اور حجاج نے بھی اس اقرار کو قبول کر لیا جبکہ سعید بن جبیر نے اقرار نہ کیا جس کی وجہ سے ان

۱ــوقد استبعد دحيم لقيه للعرباض ،فلعله ارسل عنه،فهذا فى الشاميين كثير الوقوع ،يروون عمن لم يلحقوهم)). ذهبى ،ميزان الاعتدال فى نقد الرجال : ج۴،ص۴۱۰؛شرح حال يحيى بن ابى المطاع ،ش۹۶۳۵ .

کو شہید کر دیا گیا.(۱)

۲۔علامہ فخر رازی اس آیت مجیدہ ﴿الاّ أن تتّقوا منهم تُقٰة﴾(۲) کی تفسیر میں جان بچانے کی خاطر تقیہ کو جائز قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ آیت مجیدہ اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ اگر کفار مسلمانوں پر غلبہ پالیں تو مسلمان اپنی جان بچانے کی خاطر تقیہ کر سکتے ہیں.

انہوں نے مزید امام شافعی سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: امام شافعی کفار سے تقیہ کے جائز ہونے کے علاوہ یہ بھی عقیدہ رکھتے تھے کہ اگر مسلمانوں میں جنگ چھڑ جاتی ہے تو پھر ایک دوسرے سے بھی تقیہ کرنا جائز ہے.(۳)

---

۱ .لمّا هزم الحجاج عبد الرحمن بن الاشعث و قتل أصحابه وأسر بعضم ،كتب اليه عبد الملك بن مروان ان يعرض الاسرى على السيف ،فمن اقر منهم بالكفر خلى سبيله ،ومن ابى يقتله ،فاتى منهم بعامر الشعبى و مطرف بن عبد الله الشخير و بالكفر ،فقبل كامهما و عفا عنهما ،واما سعيد بن جبير فابى ذلك فقتل)). ابن عبد ربه ،العقد الفريد : ج۲،ص۴۶۴؛ كتاب الياقوتة فى العلم و الادب ،الكنايةيورى بها عن الكذب والكفر .((لما أتى الحجاج باسرى الجماجم اتى فيهم بعامر التقية وكان سعيد بن جبير لا يراها..)).ابن عبد ربه ،العقد الفريد : ج۲،ص۱۷۶.۱۷۷ ،كتاب المرجانة فى مخاطبة الملوك ،حسن التخلص من السلطان،اسرى الجماجم بين يدى الحجاج.

۲.سوره آل عمران(۳)،آيت نمبر۲۸ .

۳.ظاهر الآية يدل على ان التقية انما تحل مع الكفار الغالبين ،الا ان مذهب الشافعى ان الحالة

Presented By: https://jafrilibrary.com

۳۔ ذہبی امام یحییٰ بن معین کے عباسیوں کے خوف سے جان بچانے کی خاطر تقیہ کرنے کے سلسلے میں یوں رقم طراز ہیں: جولوگ قرآن کے مخلوق یا قدیم ہونے کے بارے میں عباسی حکومت کے خوف سے تقیہ کرتے ہوئے ان کے ہم عقیدہ رہے ایسے لوگ گنہگار نہیں ہیں. اس لئے کہ جولوگ مجبوراً کفرآمیز کلمات زبان پر جاری کرتے رہے وہ آیت مجیدہ کی رو سے معذور تھے اوران کو پوچھ کچھ نہیں ہوگی. یحییٰ بن معین اہل سنت کے پیشواؤں میں سے تھے اور عباسی حکومت کے خوف سے قرآن کے مخلوق یا قدیم ہونے کے مسئلہ میں ان کی ہمراہی کرتے رہے.(۱)

اگر مسلمانوں کا اپنی جان بچانے کے ایک دوسرے سے تقیہ کرنا جائز ہے اور عامر شعبی اور مطرف بن عبداللہ یا یحییٰ بن معین جیسے علماء وفقہاء کا اپنے ہی مسلمان بھائیوں سے تقیہ کرنا ثابت ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ہی مسلمان بھی شیعوں کو اس عقیدہ کی وجہ سے برا بھلا کہتے ہیں؟!!! خدا ہمیں انصاف کی توفیق دے.

....بين المسلمين اذا شاكلت الحالة بين المسلمين والمشركين حلت التقية محاماة على النفس)).فخر رازى ،التفسير الكبير و مفاتيح الغيب : ج۸،ص۱۴ ؛ذيل آيه ۲۸ سوره آل عمران ،الحكم الرابع.

۱۔هذا أمر ضيق ولا حرج على من اجاب فى المحنة ،بل ولا على من اكره على صريح الكفر عملا بالآية و هذا هوالحق .و كان يحيى من أئمة السنة ،فخاف من سطوة الدولة ،واجاب تقية. ذهبى ،سير اعلام النبلاء : ج۱۱ ،ص ۸۷،شرح حال يحيى بن معين ش۲۸.

سوال نمبر 42: کیا یہ درست ہے کہ صحابہ کرام اس آیت مجیدہ ﴿يسئلونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم ومنافع كبير للنّاس واثمهما أكبر من نفعهما و يسئلونك ماذا ينفقون قل العفو كذٰلك يبيّن الله لكم الآيات لعلّكم تتفكرون﴾(۱) کے نزول اور بار بار خبردار کرنے کے باوجود شراب پیا کرتے تھے؟

علامہ آلوسی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے شراب پینے کے فعل کو دلیل قرار دیتے ہوئے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت مجیدہ حرمت شراب پر دلالت نہیں کر رہی اس لئے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی صحابہ کرام شراب پیتے رہے.(۲)

سوال نمبر 43: کیا یہ حقیقت ہے کہ اہل سنت کے بڑے بڑے علماء شدّت پسند تھے اور اس سلسلے میں وہ زبان زد عام رہے ہیں؟

۱۔حسن بن فرحان مالکی ایک اہلِ سنت عالم ہیں جو اس وقت سعودی عرب کے دارالخلافہ ریاض میں موجود ہیں وہ فرماتے ہیں: حنبلی دوسرے مسلمانوں کو تکفیر کرنے کے علاوہ شدت

۱۔ سوره بقره، آیت نمبر ۲۱۹ .

۲۔والحق ان الاية ليست نصافى التحريم كما قال قتادة،اذللقائل أن يقول:الاثم بمعنى المفسده،وليس رجحان المفسدة مقتضيا لتحريم الفعل بل لرجحانه،ومن هنا شربها كبار الصحابةُ عنهم بعد نزولها ،وقالوا:انما نشرب ما ينفعنا ،ولم يمتنعوا حتى نزلت آية المائدة .آلوسى ،روح المعانى فى تفسير القرآن العظيم و السبع المثانى:ج۲،ص۲۹۵، تفسير آيه ۲۱۹ سوره بقره.

Presented By: https://jafrilibrary.com

پسندی سے بھی کام لیتے .انہوں نے معروف مؤرخ اہل سنت ابن جریر طبری کو گھر میں نظر بند کیے رکھا.اور اس پر شیعہ ہونے کا الزام لگاتے رہے .ابن جریر گھر میں نظر بندی کی حالت میں دار فانی کو لبیک کہہ گئے اور ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے سے روکا گیا.(۱)

۲۔ابن اثیر جزری نے بوری نامی اہل سنت عالم دین کے حنبلیوں کے ہاتھوں قتل کے سلسلے لکھا ہے:

بوری حنبلیوں کا مخالف تھا اور ان کی مذمت کیا کرتا.حنبلیوں نے حلوے میں زہر ملا کر بوری اور ان کے کچھ ساتھیوں کو مسموم کر دیا جس کی وجہ سے وہ سارے کے سارے مر گئے. (۲)

---

۱ .اتخذ الحنابلة العنف الفعلی بعد عنف الأقول وسیلة لفرض العقائد و ارهاب المخالفین لهم من المسلمین ،کما فی محاصرتهم لابن جریر الطبری المؤرخ و المفسر المشهور ،حتی دفن فی بیته و ادعوا علیه الرفض و الالحاد و کان علی بن عیسی یقول :والله لو سئلوا عن الرفض و الالحاد لما عرفوه)).حسن بن فرحان مالکی ،قراء ة فی کتب العقائد :ص۱۴۵ ،نقد المذهب الحنبلی فی العقیدة ،به نقل از این ابن مسکویه در تجارب الأمم.

۲ .وفیها (سنة ۵۶۷)مات البوری الفقیه الشافعی ،تفقه علی محمد بن یحیی ،و قدم بغداد و وعظ ،و کان یذم الحنابلة و کثرت أتباعه ،فاصابه اسهال فمات هو و جماعة من اصحابه ،فقیل :ان الحنابلة أهدوا له حلواء فمات هو و کل من أکل منها)).ابن اثیر جزری،الکامل فی التاریخ :ج۷،ص۲۲۵ ،حوادث سال ۵۶۷هجری قمری،ذکر عدة حوادث.

۳۔ابن فورک کو حنبلیوں کے ایک گروہ کرامیہ نے زہر سے مسموم کر کے مار ڈالا.(۱)

۴۔ابن اثیر مزید ایک مورد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۳۲۳ہجری بر بہاری حنبلی کے زمانہ میں انہوں نے بہت سے مسلمانوں کو فحاشی سے متہم کیا ان کے خلاف جھوٹی شہادتیں قائم کیں اور نابینا افراد سے کہا کہ مسجد میں اپنی اپنی عصا سے انہیں پیٹیں.(۲)

مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ جب حنبلی اہل حدیث ملعون ہمارے علماء کے قاتل اور تمام مسلمانوں کے دشمن ہیں تو پھر کیسے ہمارے موجودہ علماء چاہے وہ مولانا سمیع الحق ہوں یا

---

۱ .کان شدید الرّدّ علی ابن کرام،ثم عاد الی نیسابور ،فسم فی الطریق،فمات بقرب بست)).ذهبی سیر اعلام النبلاء: ج۱۷،ص۲۱۵؛ شرح حال محمد بن حسن معروف به ابن فورک ،ش۱۲۵ .

۲ .وفیها (سنة ۳۲۳)عظم امر الحنابلة ،و قویت شوکتهم ،و صاروا یکبسون من دور القواد و العامة ،و ان وجدوا نبیذا أراقوه ،و ان و جدوا مغنیة ضربوها و کسروا آلة الغناء و اعترضوا فی البیع و الشراء ،ومشی الرجال مع النساء و الصبیان ،فاذا راو ذلک سالوه عن الذی معه من هو؟فاخبرهم والا ضربوه و حملوه الی صاحب الشرطة ،و شهدوا علیه بالفاحشة ،فارهجوا بغداد ،فرکب بدر الخرشنی وهو صاحب الشرطة عاشر جمادی الآخرة ونادی فی جانبی بغداد فی اصحاب ابی محمد البربهاری الحنابلة ،الا یجتمع منهم اثنان ولا یتناظروا فی مذهبهم ،و لایصلی منهم امام الا اذا جهر ببسم الله الرحمن الرحیم فی صلاة الصبح و العشاء ین ،فلم یفد فیهم ،و زاد شرهم و فتنتهم ،واستظهروا بالعمیان الذین کانوا یأوون المساجد موکانوا اذا مربهم شافعی المذهب أغروا به العمیان ،فیضربونه بعصیهم حتی یکاد یموت،...)).ابن اثیر جزری، الکامل فی التاریخ :ک۵،ص۱۷۵؛حوادث سال ۳۲۳هجری قمری.

Presented By: https://jafrilibrary.com

لدھیانوی صاحب انہیں کیسے گلے سے لگا کر دفاعِ پاکستان کے نام پر اکٹھے ہو گئے ہیں جبکہ انہیں علم ہے کہ اہل حدیث وہابی جب نبی کے وفادار نہیں ہو سکتے تو پاکستان اور امت نبی کے وفادار کیسے بنیں گے!!!

سوال نمبر 44: کیا یہ صحیح ہے کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ خداوند متعال نے اپنے کو گھوڑے کے پسینہ سے خلق کیا ہے؟ نعوذ باللہ من ذلک البهتان العظیم.

حسن بن علی اہوازی (۱) اہل سنت کے عظیم القدر عالم دین ہیں (۲) وہ اپنی کتاب (البيان فی شرح عقود أهل الايمان) میں لکھتے ہیں:

---

۱. حسن بن علی اهوازی در سال ۳۶۲ هجری قمری به دنیا آمده و در سال ۴۴۶ هجری قمری از دنیا رفته است. از او با عناوینی همچون: ((کان رأسافی القراء ات)). ((صاحب حديث و رحلة و اكثار))، ((الامام)). ((العلامة))، ((بحرفی القراء ات)) و ((مقری ء الافاق)) یاد می کند و اورا از پیروان فرقه سالمیه و ظاهری مسلک می کند. ذهبی در ادامه انتقادات محدثون از وی را نقل کرده و در پایان به دفاع از اهوازی پرداخته ومی نویسد: ((يريد. أبو بكر الخطيب. تركيب الاسناد و ادعاء اللقاء، أما وضع حروف أومتون فحاشا وكلا، ما أجوز ذلك عليه، وهو بحرفی القراء ات، تلقى المقرئون تواليفه و نقله للفن بالقبول، ولم ينتقدوا عليه انتقاد أصحاب الحديث)). ذهبی، سير أعلام النبلاء: ج۱۸، ص۱۳. ۱۸؛ شرح حال حسن بن علی اهوازی، ش ۱۱، این فرقه از نظر فقهی پیرو مالک بن انس بودند، اما بعدها به حنابله پیوستند. حموی، معجم الأدباء: ج ۹، ص ۳۷ و فرهنگ فرق اسلامی: ص ۲۲۲.

۲. هو من غلاة أهل السنة و غلاة أهل السنة حنابلة)). حسن بن فرحان مالكی، قراء ة فی كتب العقائد نموذ جا: ص ۱۲۹، نقد المذهب الحنبلی فی العقيدة.

جب خداوند متعال نے اپنے آپ کو خلق کرنے کا ارادہ کیا تو پہلے گھوڑوں کو خلق کیا اور انہیں دوڑنے کا حکم دیا جب وہ دوڑے اور ان کا پسینہ بہا تو اس پسینے سے خود کو خلق کیا. (۱)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا خدا جو ابھی تک پیدا نہیں ہوا تھا اس نے گھوڑوں کو کیسے خلق کر لیا؟ اور کیسے ان کو دوڑنے کا حکم دے دیا؟ کیا ایسے عقائد کا کتب اہل سنت کے اندر موجود ہونا اسلام اور مسلمانوں کی توہین کا باعث نہیں ہے اور کفار و سلمان رشدی جیسے ملعون کے لیے اسلام کا مذاق اڑانے کا باعث نہیں بنتا؟ سچ کسی صاحب نے کہا تھا کہ جہاں سنی ہوتا ہے وہاں عقل نہیں اور جہاں عقل ہے وہاں سنی نہیں!!!

سوال نمبر 45: کیا یہ درست ہے کہ حضرت امیر معاویہ کی قبر کتنی مدت تک مسلمانوں کے لیے لیٹرین کے طور پر استعمال ہوتی رہی؟ علی بن محمد شامی کہتے ہیں: میں ایک سال حضرت معاویہ کی قبر کا خادم رہا اور وہ پورا سال ان کی قبر پر پیشاب کرتا رہا اور یہ ظاہر کرتا کہ ان کی قبر سے متبرک ہو رہا ہوں لیکن ایک سال بعد امویوں کے خوف سے وہاں سے بھاگ نکلا. (۲)

---

۱. انّ الله لما أراد أن يخلق نفسه خلق الخيل فأجراها حتى عرقت، ثم خلق نفسه من ذلك العراق)). ابن عساكر، تاريخ دمشق الكبير: ج۵، ص ۱۲۴، شرح حال حسن بن علی اهوازی، ش ۱۶۵۶؛ ابن حجر عسقلانی، لسان الميزان: ج ۲، ص ۲۷۹، شرح حال حسن بن علی اهوازی، ش ۲۵۴۸ (۱۹۱۹)؛ سير اعلام النبلاء: ج ۱۸، ص ۱۷، پاورقی ۱ درشرح حال اهوازی، ش ۱۱.

۲. ذكر ال[illegible] لازم قبر معاوية سنة كاملة، و كان يتغوط على قبره، و يظهر التبرك به

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 46: کیا یہ درست ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ مدینہ منورہ پر امویوں کے حملے اور مدینہ منورہ کی شادی شدہ اور کنواری خواتین سے زنا کا دفاع کیا کرتے تھے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ واقعہ حرہ کے بارے میں توجیہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: مدینہ کے لوگوں نے یزید کی بیعت کو توڑ ڈالا تھا اور اس کی طرف سے منصوب گورنر مدینہ کو وہاں سے باہر نکال دیا. یزید نے اپنا لشکر مدینہ منورہ بھیجا اور حکم دیا کہ مدینہ کے لوگوں کو تین دن تک مہلت دی جائے تا کہ وہ میری بیعت کر لیں اور اگر بیعت نہیں کرتے تو تین دن ان کا قتل وغارت کریں ان کے مال کو غنیمت اور ان کی عورتوں پر تجاوز کریں. مدینہ کے لوگوں نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تو یزید کے لشکر نے ان پر حملہ کر کے ان کا مال غنیمت بنا لیا اور مسلمانوں کی عورتوں اور بیٹیوں سے زنا کیا. اس کے بعد یزید نے لشکر کو مکہ مکرمہ پر لشکر کشی کا حکم دیا لیکن لشکر مکہ پہنچنے سے پہلے یزید مر گیا.

اگر چہ ابن تیمیہ نے یزید کے ظلم وستم کا اعتراف کیا لیکن اس کے بعد قسطنطنیہ فتح کرنے والی حدیث کا سہارا لیتے ہوئے لکھا ہے:

اگر چہ یزید فاسق وفاجر بھی ہو لیکن خداوند متعال اس کے نیک کاموں کی وجہ سے اسے بخش دے گا اور ظلم وستم کی وجہ سے اسے سزا نہیں دے گا. اور بخاری کی اس حدیث سے استدلال

...للناس، ولما خاف يشعروا به هرب))أمل الآمل: ج ۱، ص ۱۲۷؛شرح حال شيخ على بن محمد جزرى عاملى شامى، ش ۱۳۵ .

کیا ہے کہ بخاری نے ابن عمر سے حدیث نقل کی ہے سب سے پہلا لشکر جو قسطنطنیہ کو فتح کرے گا وہ بخشا جائے گا. ابن تیمیہ نے یزید کو اس حدیث کا مصداق قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ یزید اس لشکر کا سالار ہے جس نے قسطنطنیہ کو فتح کیا.(۱)

سوال نمبر 47: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ کعب الاحبار کو حضرت عمر کی شہادت کا تین دن پہلے سے علم تھا اور اس نے انہیں اس کی خبر بھی دی اور وصیت کرنے کا کہا؟

ابن شبہ نمیری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے: جب حضرت عمر آخری حج سے لوٹے تو کعب ان سے ملاقات کرنے آیا اور کہا: اے عمر! وصیت کر لو کہ اس سال مر جاؤ گے.

حضرت عمر نے سوال کیا: تمہیں کیسے علم ہوا؟ کعب نے جواب دیا: میں نے اسے کتاب خدا (تورات) میں لکھا دیکھا ہے.

حضرت عمر نے پوچھا: کیا میرا پورا نام اور تفصیل لکھی تھی؟

۱۔فانّ أهل المدينة النّبوية نقضوا بيعته و أخرجو نوابه و أهله ،فبعث اليهم جيشا و أمراه اذا لم يطيره بعد ثلاث أن يد خلها بالسيف و يبيحها ثلاثا ،فصار عسكر ه فى المدينة النبوية ثلاثا يقتلون و ينهبون و يفتضون الفروج المحرمة ،ثم أرسل جيشا الى مكة المشرفة ،فحاصروا مكة وتوفى يزيد و هم محاصرون مكة ،و هذا من العدوان و الظلم الذى فعل بامره ...ومع هذا فان كان فاسقا أو ظالما فالله يغفر للفاسق و الظالم لا سيما اذا أتى بحسنات عظيمة .وقد روى البخارى فى صحيحه عن ابن عمر أن النبى ﷺ قال:أول جيش يغزو القسطنطنية مغفور له))و اول جيش غزاها كان أمير هم يزيد بن معاوية .ابن تيميه حرانى حنبلى ،مجموع فتاوى ابن تيميه، ج ۲، ص ۲۵۱ ،فصل فى وجوب الاقتصاد والاعتدال فى أمر الصحابة .

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہا: نہیں، فقط صفات بیان ہوئی ہیں۔

آنے والی رات کعب نے حضرت عمر سے کہا: اب تمہاری دو راتیں باقی ہیں اور پھر مر جاؤ گے۔

کعب کی پیشگوئی حقیقت ثابت ہوئی اور تین دن کے بعد حضرت عمر کو قتل کر دیا گیا۔(۱)

کیا کعب الاحبار علم غیب رکھتا تھا؟ اور کیا خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ ان کے علم غیب رکھنے پر یقین رکھتے تھے؟ یا یہ کہ خلیفہ مسلمین کے قتل کی سازش میں خود کعب الاحبار بھی شامل تھا؟

سوال نمبر 48: کیا یہ حقیقت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبید اللہ بن عمر نے ان کے قتل کا انتقام لینے کے لیے ان کے قاتل ابولؤلؤ کی معصوم بچی کو قتل کر ڈالا اور کہا کہ میں کسی قیدی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا. جس کی مہاجرین نے سخت مخالفت کی اور اس سے تلوار چھین لی؟

---

۱. لمّا قدم عمر من مكة في آخر حجة حجها أتاه كعب فقال: يا أمير المؤمنين! اعهد فانك ميت في عامك. قال عمر: وما يدريك يا كعب؟ قال: وجدته في كتاب الله. قال: أنشدك الله يا كعب! هل وجدتني باسمي ونسبي عمر بن الخطاب؟ قال: اللهم لا، ولكني وجدت صفتك و سيرتك و عملك و زمانك. فلما أصبح الغد غدا عليه كعب، فقال عمر: يا كعب! فقال كعب: بقيت ليلتان. فلما أصبح الغدا غدا عليه كعب، قال عبد العزيز: فأخبرني عاصم بن عمر بن عبيدالله بن عمر قال: قال عمر: يواعدني كعب ثلاثا يعدها و لا شك وأن القول ما قاله كعب)) ابن شبه نميرى، تاريخ المدينة المنورة: ج۳، ص ۸۹۱؛ مقتل عمربن الخطاب و أمر الشورى.

کونسا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے؟ (۱)

سوال نمبر 49: کیا یہ بھی درست ہے کہ ابولؤلؤ حضرت عمر کے قتل کے بعد وہیں پر خود کو قتل کر دیا تھا؟

حاکم نیشاپوری حضرت عمر کے قتل کا ماجرا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ابولؤلؤ نے حضرت عمر کو قتل کرنے کے بعد چاقو سے مزید بارہ افراد کو زخمی کر دیا. ان زخمیوں میں سے چھ افراد چل بسے اور چھ زندہ رہ گئے اور ابولؤلؤ نے اس واقعہ کے بعد اسی خنجر سے خود کو قتل کر ڈالا. (۲)

ابن سعد، (۳)

---

۱. ثم انطلق عبيد الله فقتل ابنة لأبي لؤلؤة صغيرة تدعى الاسلام، و أراد عبيد الله أن يترك سبيا بالمدينة الا قتله، فاجتمع المهاجرون الأولون عليه، فنهوه و توعدوه، فقال: والله لأقتلنهم و غيرهم، و عرض ببعض المهاجرين، فلم يزل عمرو بن العاص به حتى دفع اليه السيف، فلما دفع اليه السيف أتاه سعد بن أبي وقاص، فأخذ كل واحد منهما برأس صاحبه يتناصيان حتى حجز بينهما)). ابن سعد، الطبقات الكبرى: ج۳، ص ۳۵۶، طبقات البدريين من المهاجرين، شرح حال عمربن خطاب، ذكر استخلاف عمر. عبد الرزاق صنعانى نيز قريب به همين مضمون را نقل كرده است. المصنف: ج۵، ص ۴۷۹، حديث أبي لؤلؤة قاتل عمرؓ اواخر حديث ۹۷۷۵.

۲. طعن أبولؤلؤة الذى قتل عمر اثنى عشر رجلا بعمر، فمات منهم ستة و افرق منهم ستة، و كان معه سكين له طرفان، فطعن به نفسه، فقتلها)). حاكم نيشابورى، المستدرك على الصحيحين: ج۳، ص ۹۸؛ كتاب معرفة الصحابة، مقتل عمرؓ على الاختصار.

۳. عن نافع قال: انما طعن (أبولؤلؤ) نفسه به حتى قتل نفسه)) و ((عن عمرو بن ميمون......

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابن اعثم کوفی(۱)

اور ابن شبہ نمیری نے بھی اسی سے ملتی جلتی داستان نقل کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ ابولؤلؤ نے وہیں پر خودکشی کر لی تھی.(۲)

اگر یہ بات حقیقت ہے جیسا کہ ہمارے بزرگ علماء و مؤرخین اس بات کی شہادت دے چکے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ کسی ایک نے بھی عبیداللہ بن عمر کو غیر شرعی کام کرنے پر ملامت نہ کی؟ کیا یہ سارے فتوے غیروں اور غریب و مسکین لوگوں کے لیے ہیں اور اگر کسی خلیفہ کا بیٹا خلاف شریعت عمل کرے تو اس پر کوئی بولنے کو تیار نہیں. جبکہ اسلام تو دین مساوات ہے اس میں کسی کو کسی پر کوئی ترجیح نہیں ہے.

سوال نمبر 50: کیا یہ بات درست ہے کہ ابولؤلؤ کا تعلق بنوامیہ اور حضرت عثمان غنی کے خاندان سے تھا؟

ابن حبان، ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان کی شناخت کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

...قال: مال(أبولؤلؤة)علی الناس ،فقتل و جرح بضعة عشر ،فمال الناس علیه ،فاتکا علی خنجره ،فقتل نفسه)).ابن سعد، الطبقات الکبری: ج۳،ص۳۴۸؛طبقات البدریین من المهاجرین،شرح حال عمر بن خطاب ،ذکر استخلاف عمر.

ا۔فلما علم أبولؤلؤة أنه قد اخذ و جا نفسه و جاة ،فقتل نفسه)).ابن اعثم کوفی الفتوح:مجلد ا ،ص۳۲۶،ذکر ابتداء مقتل عمر بن الخطاب.

۲۔ابن شبه نمیری،تاریخ المدینة المنورة: ج۳،ص۹۰۰ ،مقتل عمر بن الخطاب وأمر الشوری.

ابوالزناد مدینہ کا رہنے والا اور اس کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے وہ حضرت عثمان کی زوجہ محترمہ رملہ بنت شیبہ کا غلام تھا ذکوان ابوالزناد کا باپ خلیفہ دوم کے قاتل ابولؤلؤ کا بھائی تھا. ابولؤلؤ اور امویوں کے آپس میں تعلق کی بنیاد پر کیا یہ احتمال دینا درست نہیں ہوگا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل میں حضرت عثمان کا خاندان بنوامیہ شریک تھا اور یہ انہیں کی سازش تھی جو رنگ لائی اور خلیفہ دوم کے قتل کے بعد حضرت عثمان اور بنوامیہ برسراقتدار آ گئے.!!!(۱)

سوال نمبر 51: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے اپنے باپ کے قتل پر مشتعل ہو کر کئی ایک بے گناہ مسلمانوں کو قتل کر ڈالا؟

یعقوبی نے اپنی تاریخ میں عبیداللہ بن عمر کے ہاتھوں ہرمزان کے قتل اور خلیفہ سوم کی کوتاہی کے بارے میں لکھا ہے: لوگ نے عبیداللہ بن عمر کے ہاتھوں ہرمزان کے قتل اور حضرت عثمان کی خاموشی پر سخت اعتراض کیا. جب لوگوں کے اعتراضات بڑھے تو حضرت عثمان منبر پر گئے اور کہا: میں ہرمزان کے خون کا وارث ہوں اور مجھے ہی اس کے قصاص کا حق حاصل ہے لیکن عمر کے قتل ہو جانے کی وجہ سے میں عبیداللہ کو یہ خون معاف کرتا ہوں.

مقداد بن عمرو نے حضرت عثمان پر اعتراض کیا اور کہا: ہرمزان اللہ اور اس کے رسول کا غلام تھا لہٰذا تمہیں اللہ اور اس کے رسول کے غلام کے حق کو معاف کرنے اور حکم خدا کو جاری

ا۔ابو الزناد اسمه عبدالله بن ذکوان،من اهل المدینة ،کنیته ابوعبد الرحمن ،مولی رملة بنت شیبة بن ربیعة زوجة عثمان بن عفان و کان ذکوان اخا ابی لؤلؤة قاتل عمربن الخطاب.ابن حبان،ثقات: ج۴، ص۶ ؛شرح حال ابوالزناد عبدالله بن ذکوان.

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے؟ مقداد بن عمرو کے اعتراض کے بعد عثمان نے یہ وعدہ کیا کہ عبید اللہ بن عمر کے متعلق مناسب فیصلہ کیا جائے گا لیکن بعد میں اسے مدینہ منورہ سے کوفہ جلا وطنی پر اکتفا کیا.(۱)

ابن عساکر نے بھی اسی سے ملتا جلتا واقعہ نقل کیا ہے.

اگر یہ بات درست ہے جیسا کہ اہل سنت مورخین نے اس کی تائید کی ہے تو پھر کس لیے خلیفہ ثانی کے فرزند نے اپنے باپ کے قتل پر مشتعل ہو کر مظلوم مسلمانوں کا بے گناہ خون بہایا جبکہ ان کا اس قتل سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا؟

اور پھر حکومت وقت کی طرف سے بھی کوئی اقدام نہیں اٹھایا گیا. کیا باپ کا قتل ہو جانا اسلامی احکام کے جاری نہ کرنے کا مجوز بن سکتا ہے جبکہ دوسری طرف امام حسن و حسین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جب تک میں زندہ ہوں تب تک ابن ملجم جس نے مجھے ضرب لگائی ہے اسے کچھ نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ اس وقت وہ قاتل نہیں ہے البتہ اگر اسی ضربت سے میری موت واقع ہو جاتی ہے

۱۔واکثر الناس فی دم الهرمزان و امساک عثمان عبید الله بن عمر ،فصعد عثمان المنبر ،فخطب الناس ،ثم قال:الا انی ولی دم الهرمزان ،وقدوهبته الله و لعمر ،وتر کته لدم عمر. فقام المقداد بن عمرو ،فقال:ان الهرمزان مولی لله ولرسوله ،و لیس لک أن تهب ما کان لله ولرسوله. قال:فننظر وتنظرون .ثم اخرج عثمان عبید الله بن عمر من المدینة الی الکوفة .یعقوبی:ج ۲،ص ۱۶۲ . ۱۶۳ ،أیام عثمان بن عفان.

تو پھر تمہاری مرضی ہے کہ اسے قصاص کرو یا اسے معاف کر دو.(۱)

حق بات تو یہ ہے کہ ایک مفتی صاحب کے بقول یہی سچے خلیفہ رسول بھی ہیں اور پیروی کے قابل بھی لیکن ہم سنیوں کی بدبختی یہ ہے کہ ہم نے امام اور خلیفے بھی ایسے بنائے جو سر سے پاؤں تک اعتراضات اور شریعت کی مخالفت میں ڈوبے ہوئے ہیں.

سوال نمبر 52: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ عبید اللہ بن عمر کو معاف کرنے کے مخالف تھے اور وہ اس بات پر مصر تھے کہ اسے قصاص کیا جائے تاکہ حکم شریعت نافذ ہو سکے؟

بلاذری نے اسی ماجرا کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: ہرمزان کو جب عبید اللہ بن عمر نے اپنے باپ کے خون کے انتقام کے لیے ناحق قتل کیا تو حضرت عثمان منبر پر گئے اور کہا: ہرمزان مسلمان تھا اسے ناحق قتل کیا گیا۔ لہذا اس کے قاتل کو قصاص ہونا چاہیے۔ لیکن چونکہ ہرمزان کا کوئی وارث نہیں ہے لہذا اب مسلمان اس کے وارث ہیں اور میں خلیفہ مسلمین ہونے کے ناطے اس کا خون معاف کر رہا ہوں. اور پھر لوگوں سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ کیا تم بھی راضی ہو تو جلسے میں موجود لوگوں نے کہا: ہم بھی راضی ہیں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ عبید اللہ نے ایک بے گناہ مسلمان کو ناحق قتل کیا ہے

۱۔ابن عساکر ،تاریخ دمشق الکبیر: ج ۴۰،ص ۴۸ . ۴۹ ؛شرح حال عبیداللہ بن عمر ،ش ۴۵۶۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

لہٰذا اس سے قصاص لیا جائے اور پھر عبید اللہ کی طرف دیکھ کر کہا: اے فاسق: اگر تو میرے ہاتھ میں آ گیا تو تجھے اس ناحق قصاص کی خاطر قتل کر دوں گا۔(۱)

بلاذری نے حضرت علی علیہ السّلام کے اس اعتراض کو ایک اور مقام پر یوں نقل کیا ہے:

جب حضرت علی خلیفہ بنے تو انہوں نے فرمایا: عبید اللہ بن عمر کو اس بے گناہ کے قتل کے بدلے میں ضرور قتل کروں گا۔ عبید اللہ اس خوف سے کوفہ بھاگ نکلا۔ جب حضرت علی کوفہ پہنچے تو اس نے امان نامہ لینے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکا جس کی بنا پر دوبارہ کوفہ سے فرار ہو کر شام جا پہنچا اور معاویہ کے ساتھ مل گیا۔(۲)

---

۱ .عن غياث بن ابراهيم أن صعد فقال: أيها الناس! انالم نكن خطباء و ان نعش تأكم الخطبة على و جهها ان شاء الله ،وقد كان من قضاء الله أن عبيد الله بن عمر أصاب الهرمزان ،و كان الهرمزان من المسلمين ،ولا وارث له الا المسلمون عامة،وأنا امامكم و قد عفوت ،أفتعفون؟ قالوا: نعم. فقال على: أقد الفاسق ،فانه أتى عظيما،قتل مسلما بلا ذنب ،وقال لعبيد الله :يا فاسق! لان ظفرت بک يوما لأقتلنک بالهرمزان)).بلاذرى ،أنساب الأشراف: ج۲،ص ۱۳۰ ؛ أمر الشورى و بيعة عثمان.

۲ .ثم يويع على فقال: لأقيدن منه من قتل ظلما ،فهرب الى الكوفة ،فلما قدمها على نزل الموضع الذى يعرف بكويفة ابن عمر واليه ينسب ،و دو من طلب لى من على الأمان ،فلم يؤمنه وقال :لئن ظفرت به فلا بدلى من أن اقيد منه و اقتله بمن قتله ،فاتاه الأشتر و كان احد من طلب له الأمان ،فاعلمه بما قال على ،فهرب الى معاوية)).بلاذرى ،انساب الأشرف : ج۳، ص ۷۹، امر صفين.

ابن ابی الحدید نے اس ماجرا کو یوں بیان کیا ہے: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عبید اللہ کے بخشے جانے کی خبر ملی تو آنحضرت تعجب کرتے ہوئے مسکرائے اور فرمایا: سبحان اللہ، عثمان نے اپنی خلافت کا آغاز عبید اللہ کی معافی سے کیا ہے؟ کیا عثمان ایک ایسے شخص کے حق کو معاف کر رہا ہے جس پر اسے کسی قسم کی ولایت و سرپرستی نہیں ہے۔ خدا کی قسم عثمان نے عجیب کام انجام دیا ہے۔(۱)

سوال نمبر 53: کیا یہ بات بھی درست ہے کہ ابولؤلؤ کی معصوم بیٹی اور ہرمزان کے قتل میں حضرت حفصہ کا بھی ہاتھ تھا؟

زہری نے اس سلسلے میں لکھا ہے: عبد اللہ بن عمر نے حضرت حفصہ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے عبید اللہ کو تشویق کی تاکہ وہ ہرمزان اور ابولؤلؤ کی بیٹی کو قتل کرے۔ اور کہا: خدا رحمت کرے حفصہ پر کہ اس نے عبید اللہ کو تشویق کی۔(۲)

۱۔ابن ابی الحدید،شرح نهج البلاغة: ج ۹،ص ۵۵،من كلام لهٗ فى وقت الشورى ،شرح كلام ۱۳۹.

۲ .قال محمد بن شهاب ،قال حمزة بن عبدالله ،قال عبدالله بن عمر :يرحم الله حفصة فانها ممن شجع عبيد الله على قتلهم)).ابن سعد،الطبقات الكبرى: ج ۳،ص ۳۵۶،طبقات البدريين من المهاجرين،شرح حال عمر بن خطاب ،ذكر استخلاف عمر ؛عبدالرزاق صنعانى ،المصنف : ج۵،ص ۴۸۰،حديث ابى لؤلؤة قاتل عمر، ح۹۷۷۵ ؛ شرح حال هرمزان ،ذكر من نزل فى خلافة عمر و ابن حزم اندلسى، المحلى: ج ۱۱،ص ۱۱۵،مساله ۲۱۵۹.

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 54: کیا عبداللہ بن عمرو اور عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل اور داناتر ہیں؟ اہل سنت کے معروف عالم دین اور علم رجال کے ماہر علاّمہ ذہبی نے امام مالک کے حالات زندگی میں پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد مدینہ منورہ کے علماء کے نام ذکر کیے ہیں جبکہ حضرت علی کا نام اس لسٹ میں نہیں ہے. وہ لکھتے ہیں:

رسول گرامی اسلام کے بعد مدینہ منورہ کے عالم حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت زید بن ثابت، حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت سعید بن میسّب، زہری، عبیداللہ بن عمر اور امام مالک تھے.(۱)

کیا عبداللہ بن عمرو اور عبیداللہ بن عمر کا نام مدینہ منورہ کے علماء میں ذکر کرنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ذکر نہ کرنا یہ چوتھے خلیفہ سے دشمنی کی علامت نہیں ہے؟ اگر ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ان احادیث مبارکہ کے بعد: ((أنا مدينة العلم وعلىّ بابها فمن أراد العلم فليأت بابه))(۲)

---

۱. كان عالم المدينة فى زمانه بعد رسول ﷺ ،وصاحبيه ،زيد بن ثابت ،و عائشه ،ثم ابن عمر ثم سعيد بن المسيب ،ثم الزهرى ،ثم عبيد الله بن عمر ،ثم مالک)).ذهبى ،سير ؤاعلام النبلاء: ج۸،ص۵۷،شرح حال مالک بن انس ،ش۱۰.

۲ـطبرانى ،المعجم الكبير : ج۱۱،ص۵۵؛ح۱۱۰۶۱؛حاكم نيشابورى ،المستدرک على الصحيحين : ج۳،ص۱۲۷، كتاب معرفة الصحابة، ح۴۶۳۷. ۲۳۵و۴۶۳۸. ۲۳۷و ۴۶۳۹. ۲۳۷؛ابن عبد البر،الاستيعاب فى معرفة الاصحاب: ج۳مص۲۰۵،شرح حال على

((انه أوّل أصحابى اسلاما و أكثرهم علما))علی اسلام لانے اور علم کے اعتبار سے پہلے صحابی ہیں.(۱)((أقضاهم علىّ بن أبى طالب))(۲)((كنّانتحدث أنّ أقضىٰ أهل المدينة علىّ بن أبى طالب))(۳)((أعلم أهل المدينة بالفرائض علىّ بن أبى طالب))(۴)

...بن ابى طالب،ش۱۸۷۵؛خطيب بغدادى ،تاريخ بغداد او مدينة السلام : ج۲، ص۳۷۷؛ شرح حال محمد بن عبد الصمد،ش۸۸۷ و ج۴ ، ص۳۴۸،شرح حال احمد بن فاذويه ،ش۲۱۸۶ و ج۱۱، ص۴۸؛شرح حال عبد السلام بن صالح ،ش۵۷۲۸؛ابن اثير جزرى،اسد الغابة فى معرفة الصحابة : ج۴،ص۲۲ ،شرح حال على بن أبى طالب ،ش۳۷۶۳؛ كنز العمال فى سنن الأقوالو الأفعال: ج۱۳ ، ص۱۴۸، ح۳۶۴۶۳ و هيثمى ،مجمع الزوائد و منبع الفوائد :ج۹ ، ص۱۱۴ ،باب فى علمهٗ.

۱ـ ابن عبد البر ،الاستيعاب فى معرفةالأصحاب : ج۳،ص۲۰۳؛شرح حال على بن ابى طالب،ش۱۸۷۵ .

۲.ابن عبد البر،الاستيعاب فى معرفة الأصحاب : ج۳،ص۲۰۶ و ۲۰۷؛شرح حال على بن ابى طالب ،ش۱۸۷۵ .

۳..ابن عبد البر،الاستيعاب فى معرفة الأصحاب : ج۳،ص۲۰۶و ۲۰۷،شرح حال على بن ابى طالب ،ش۱۸۷۵ و ابن اثير جزرى،اسد الغابة فى معرفة الصحابة : ج۴،ص۲۲ ،شرح حال على بن أبى طالب.

۴.ابن عبدالبر ،الاستيعاب فى معرفة الأصحاب : ج۳،ص۲۰۶؛شرح حال على بن ابى طالب ،ش۱۸۷۵و ابن اثير جزرى ،اسد الغابة فى معرفة الصحابة: ج۴،ص۲۲ ،شرح حال على بن ابى طالب.

Presented By: https://jafrilibrary.com

((ماكان أحد من النّاس يقول سلوني غير عليّ بن أبي طالب))(١)

((أكان في أصحاب محمّد أعلم من عليّ ؟قال : لا والله لا أعلمه))(٢)

((انّه لأعلم النّاس بالسّنة))(٣)((لقد أعطى عليّ بن أبي طالب تسعة أعشار العلم وأيم الله لقد شاركهم في العشر العاشر))(٤)((أقضانا عليّ وأقرأنا أُبي))(٥)

---

١ .ابن عبد البر،الاستيعاب في معرفة الأصحاب : ج٣،ص ٢٠٦،شرح حال علي بن أبي طالب ،ش١٨٧٥ وابن اثير جزري ،أسد الغاية في معرفة الصحابة: ج٤،ص ٢٢ ،شرح حال علي بن ابي طالب .

٢ .ابن عبد البر ،الاستيعاب في معرفة الأصحاب : ج٣،ص ٢٠٦ ؛ شرح حال علي بن ابي طالب،ش١٨٧٥ و ابن اثير جزري،أسدالغابة في معرفة الصحابة: ج٤،ص ٢٢ ،شرح حال علي بن أبي طالب.

٣.ابن عبد البر،الاستيعاب في معرفة الأصحاب : ج٣،ص٢٠٧ ،شرح حال علي بن ابي طالب ،ش١٨٧٥ .

٤.ابن عبد البر،الاستيعاب في معرفة الأصحاب : ج٣،ص٢٠٧ ،شرح حال علي بن ابي طالب ،ش١٨٧٥ و ابن اثير جزري،أسدالغابة في معرفة الصحابة: ج٤،ص ٢٢ ،شرح حال علي بن أبي طالب.

٥ .ابن عبد البر ،الاستيعاب في معرفة الأصحاب : ج٣،ص ٢٠٥ و٢٠٧، شرح حال علي بن ابي طالب ،ش١٨٧٥ ومزي؛تهذيب الكمال في أسماء الرجال:ک٣، ص ٣٠٣؛شرح حال علي بن ابي طالب،ش ٤٦٧٣.

((وكان عمر يتعوّذ من معضلة ليس لها أبو الحسن))(١)

جو ہمارے معتبر منابع میں ذکر ہوئی ہیں اور اسی طرح کی دسیوں اور احادیث مبارکہ جو حضرت علی کی شان میں وارد ہوئیں ان کا کیا کریں گے؟

کیا خلیفہ دوم کی فضیلت میں ایک بھی حدیث نبوی وارد ہوئی ہے؟ مالکم کیف تحکمون

سوال نمبر 55: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جس کی سزا قتل تھی اسے آگ میں جلا دیا تھا؟

ابن کثیر نے لکھا ہے: فجائۃ نامی ایک شخص حضرت ابوبکر کی خدمت میں پہنچا اور کہنے لگا: میں اسلام لانا چاہتا ہوں اسلام لانے کے بعد اس نے کہا کہ میرے ساتھ کچھ مبلّغ بھیجے جائیں تاکہ وہ وہاں دین کی تبلیغ کریں. جب کچھ مبلّغ بھیجے گئے تو اس نے مدینہ منورہ سے باہر انہیں قتل کر ڈالا. جب یہ خبر حضرت ابوبکر کو ملی تو انہوں نے ایک گروہ کو بھیجا جو اسے گرفتار کر کے لایا تو حضرت ابوبکر نے اسے قبرستان بقیع میں آگ میں جلا دیا.(٢)

---

١ .ابن عبد البر،الاستيعاب في معرفة الأصحاب : ج٣،ص ٢٠٦،شرح حال علي بن ا بي طالب ،ش١٨٧٥ وابن اثيرجزري ،أسد الغاية في معرفة الصحابة : ج٤مص ٢٢ ؛شرح حال علي بن ابي طالب و مزي،تهذيب الكمال في أسماء الرجال: ج١٣ ،ص ٣٠٣؛شرح حال علي بن ابي طالب، ش ٤٦٧٣.

٢ .وقد كان الصديق حرق الفجاءة بالبقيع في المدينة ،وكان سببه انه قدم عليه ،فزعم انه أسلم وسأل منه أن يجهز معه جيشا يقاتل به أهل الردة.فجهز معه جيشا ،فلما سار جعل لا يمر

Presented By: https://jafrilibrary.com

البتہ یہ بات درست ہے کہ اگر کوئی شخص کسی پاک عورت سے اجرت یا دوسرے لفظوں میں حق مہر طے کر کے اس سے ہم بستری کر لے تو یہ جائز ہے جیسا کہ اس وقت سعودیہ میں ہو رہا ہے اور اسے اجرت کا نام دیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ سعودی عرب میں غیر ملکی لوگوں کی تعداد خود وہاں کے رہائشی لوگوں سے زیادہ ہے اور یہ لوگ کئی کئی سال تک بیوی بچوں کے بغیر وہاں رہتے ہیں۔ فطری تقاضوں کے مطابق ان کی خواہشات مٹانے کے لیے کوئی راستہ ہونا چاہئے اور وہ یہی راستہ ہے جسے ہزار سال پہلے امام اعظم نے اپنی بصیرت کی بنیاد پر فرما دیا اور آج وہابی لوگ بھی اسی کا سہارا لے رہے ہیں۔ اگر یہ فتویٰ نہ ہوتا تو اتنے سارے جوان لوگ جو سعودی عرب یا دوسرے ملکوں میں کام کرتے ہیں وہ کہاں جاتے؟ جبکہ بے چارے مزدور لوگ اپنی اولاد کے لیے رزق حلال کمانے کی غرض سے وہاں دور دراز کا سفر کرتے ہیں۔ ان کا کیا قصور ہے کہ اسلام نے انہیں خواہشات پورے کرنے سے روک رکھا ہے؟

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ امام اعظم کا یہ فتویٰ بالکل درست ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم شیعوں کو کیا جواب دیں جو متعہ اور ٹمپریری نکاح کو جائز سمجھتے ہیں اور ہم انہیں کہتے ہیں کہ تم زنا کرتے ہو؟ جبکہ ان کے ہاں تو حق مہر کا معین ہونا ضروری ہے، نکاح کے صیغے پڑھنا بھی ضروری اور اس ہم بستری کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد بھی اسی باپ کی اولاد کہلاتی ہے اور پھر دوسری مشکل ہمارے اپنے اکثر بلکہ امام اعظم اور سفیان ثوری کے علاوہ تمام علماء کا

...فلیس زنا ولا حد فیہ))۔ابن حزم ،المحلی: ج ١١، ص ٢٥٠، مسالہ ٢٢١٣؛ المستاجرة للزنا او للخدمة والمخدمة۔

فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو کرائے پر لے کر اس سے زنا کرے تو اس پر زنا کی حد جاری ہوگی۔(١)

سوال نمبر 58: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم نے شہرت اور پیسے کی خاطر صحیح بخاری اور صحیح مسلم لکھی تھی جیسا کہ خطیب بغدادی، علامہ ذہبی اور مزی نے لکھا ہے؟

وہ لکھتے ہیں: ابوزرعہ رازی کہتے ہیں: بخاری اور مسلم نے یہ کوشش کی کہ دوسروں سے پہلے روایات کو جمع کر لیں تا کہ اس طرح پیسہ بھی کما سکیں اور شہرت بھی مل جائے۔(٢)

سوال نمبر 59: کیا یہ بھی درست ہے کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری ضعیف اور جعلی احادیث سے بھری پڑی ہیں؟ جب میں نے یہ حقیقت امام ابوزرعہ، نووی، ابن حجر، باقلانی اور ابن ہمام کی کتب میں دیکھی تو بوکھلا گیا

١۔فان استاجر امراة لیزنی بھا ،فزنی بھا، وجب ،له الحد، و کذلک اذا تزوج ذات رحم محرم و وطئها وهو یعتقد تحریمها ،وجب له الحد، وقال ابو حنیفة: لا حد علیه فی الموضعین جمیعا))۔ القفال ،حلیة العلماء فی معرفة مذاهب الفقهاء؛ ج٨، ص١٥؛ کتاب الحدود

٢۔شهدت ابازرعة الرازی ذکر کتاب الصحیح تالیف مسلم بن الحجاج ثم الفضل الصائغ علی مثاله صحیح البخاری ،فقال لی ابوزرعة: هؤلاء قوم ارادوا التقدم قبل اوانه ،فعملوا شیئا یتشوفون به الفوا کتابا لم یسبقوا الیه لیقیموا لانفسهم ریاسة قبل وقتها)) خطیب بغدادی ،تاریخ بغداد او مدینة السلام؛ ج ٤، ص ٢٧٣، الفرج حال احمد بن عیسی بن حسان ،المزی ٢٢١٤، تهذیب الکمال فی اسماء الرجال؛ ج ١، ص ٤١١، الفرج حال احمد بن عیسی بن حسان ،الذهبی ٨٤، میزان الاعتدال فی نقد الرجال؛ ج ١، ص ١٢٦، الفرج حال احمد بن عیسی بن حسان ،المزی ١٥

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا اسلام کا حکم یہی ہے یا یہ کہ اسلامی دستورات کے مطابق اس کی گردن اڑا دینا چاہیے تھی جبکہ حضرت ابوبکر نے غصّے میں آکر اسلامی قوانین کی دھجیاں اڑا دیں؟

سوال نمبر 56: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ امام اعظم ماں، بہن، بیٹی سے شادی کرنا جائز سمجھتے تھے اور نکاح کی صورت میں جماع کو حرام بھی نہ سمجھتے اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد کو اس شخص کی اولاد قرار دیا ہے؟

علامہ ابن حزم اندلسی نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ یوں نقل کیا ہے:

اگر کوئی شخص یہ علم رکھتا ہو کہ اسلام میں ماں، بہن، بیٹی بہن، نانی، پھوپھی، خالہ، بھتیجی اور بھانجی سے شادی کرنا جائز نہیں اور اسے یہ بھی پتہ ہو کہ یہ اس کی محرم ہے لیکن اس کے باوجود وہ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ نکاح کر کے اس سے ہم بستری کرتا ہے تو وہ زنا کا مرتکب نہیں ہوا اور نہ ہی اس پر زنا کی حد جاری ہوگی بلکہ اس نکاح سے پیدا ہونے والی اولاد اس کی اپنی اولاد ہے اور اسے حق مہر بھی دینا ہوگا۔ البتہ اسے تنبیہ کی خاطر چالیس سے کم کوڑے لگائے جائیں گے۔

علامہ ابن حزم اندلسی نے سفیان ثوری کو بھی اس نظریہ میں ابوحنیفہ کا ہم عقیدہ ہونا بیان

...بمسلم ولا مرتد الا قتله و أخذ ماله ،فلما سمع الصديق بعث وراء ہ جيشا فرده،فلما امكنه بعث به الى البقيع ،فجمعت يداه الى قفاه و القى فى النار فحرقه وهو مقموط)). ابن كثير ،البداية و النهاية : ج٦،ص ٣٢٤،حوادث سال ١١ هجرى قمرى ،قصه الفجاءة.وطبرى ،تاريخ الأمم و الملوک: ج٢،ص ٢٦٦،حوادث سال ١١ هجرى قمرى.

کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص بغیر نکاح کیے اپنی محرم عورتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہم بستری کرتا ہے تو وہ زنا کا مرتکب ہوا ہے اور اس پر حد جاری ہونی چاہیے۔(۱)

سوال نمبر 57: کیا یہ درست ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کے مطابق اگر کوئی شخص کسی عورت کو زنا کے لیے کرائے پر لے لے تو وہ زنا شمار نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر زنا کی حد جاری ہوگی؟

علامہ ابن حزم اندلسی بیان فرماتے ہیں:

حضرت ابوحنیفہ معتقد تھے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو زنا کے لیے کرائے پر لے لے اور اس سے ہم بستری کرے تو وہ زنا شمار نہیں ہوگا اور اس پر حد بھی جاری نہیں ہوگی۔ امام ابوحنیفہ کے مطابق زنا وہاں لازم آتا ہے جہاں عورت بدکار ہو اور چشم چرائی کرتی ہو۔(۲)

١. قال ابو حنيفة: لا حدّ عليه فى ذلک كلّه و لا حدّ على من تزوّج امّه الّتى ولدته ،وابنته ،واخته ،وجدّته ،وعمته،وخالته،وبنت أخيه ،وبنت أخته ،عالما بقرابتهنّ منه ،عالما بتحريمهنّ عليه ،ووطئهن كلهن ،فالولد لاحق به ،والمهر واجب لهنّ عليه ،وليس عليه الاّ التعزير دون الأربعين فقط ،وهو قول سفيان الثورى ،قالا: فان وطئهن بغير عقد نكاح فهو زنا، عليه ما على الزانى من الحدّ. ابن حزم ،المحلّٰى: ج١١ ،ص ٢٥٣ ؛مساله ٢٢١٥ ؛من وطىء امرأة أبيه أو حريمته بعقد زواج أو بغير عقد.

٢. قد ذهب الى ابو حنيفة و لم ير الزنا الا ما كان مطارفة و اما ما كان فيه عطاء أو استئجار

Presented By: https://jafrilibrary.com

الف: سعید بن عمر کہتے ہیں: ابوزرعہ رازی نے صحیح مسلم کو لیا اور ورق گردانی شروع کی جیسے ہی ان کی نگاہ اسباط بن نصر کی نقل کردہ حدیث پر پڑی تو تعجب سے کہنے لگے: مسلم کی یہ کتاب کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتی اس لیے کہ جو شخص صحیح احادیث کو جمع آوری کرنا چاہتا ہے وہ کبھی بھی اسباط سے حدیث نہیں لیتا۔ کچھ دیر بعد جب قطن بن نصیر کی نقل کردہ حدیث دیکھی تو فرمانے لگے: یہ تو اسباط سے بھی ضعیف شخص ہے جبکہ مسلم نے اس سے حدیث نقل کر ڈالی۔

ابوزرعہ رازی نے جب احمد بن عیسیٰ مصری کی حدیث دیکھی تو فرمایا: مصری لوگ احمد بن عیسیٰ کے دروغ گو اور جھوٹے ہونے میں کوئی شک نہیں رکھتے۔ جبکہ مسلم بن حجاج نے اس کو صحیح قرار دیتے ہوئے اس سے احادیث نقل کردی ہیں۔(۱)

ب: امام نووی جنہوں نے صحیح مسلم کی شرح لکھی انہوں نے مقدمہ میں امام مسلم کا یہ دعوی رد

۱ . وأتاه ذات يوم ـ وأنا شاهد ـ رجل بكتاب الصحيح من رواية مسلم. فجعل ينظر فيه ،فاذا حديث عن اسباط بن نصر ،فقال أبوزرعة: ما أبعد هذا من الصحيح! يدخل في كتابه أسباط بن نصر ! ثم رأى في كتابه قطن بن نسير فقال لي: وهذا أطم من الأول ،قطن بن نسير وصل أحاديث عن ثابت جعلها عن أنس ،ثم نظر فقال: يروى عن أحمد بن عيسى المصرى في كتابه الصحيح ،قال لي أبوزرعة: ما رأيت أهل مصر يشكون في أن احمد بن عيسى ـ وأشار أبوزرعة الى لسانه ـ كانه يقول الكذب، ثم قال لي: يحدث عن أمثال هؤلاء و يترك محمد بن عجلان ونظرائه)).
خطيب بغدادى ،تاريخ بغداد أو مدينة السلام: ج۴ ،ص ۲۷۳ ؛شرح حال احمد بن عيسى بن حسان ،ش ۲۰۲۳ ومزى ؛تهذيب الكمال في أسماى الرجال: ج ۱ ،ص ۴۱۲ ؛شرح حال احمد بن حسان ،ش ۸۴.

کر دیا ہے کہ انہوں نے ایسی احادیث نقل کی ہیں جن پر جمہور اہل سنت کا اتفاق ہے۔ اور کہا ہے کہ: امام مسلم کا یہ دعوی بے بنیاد ہے اس لیے کہ انہوں نے ایسی احادیث بھی جمع آوری کی ہیں جن کے راوی ضعیف اور غیر ثقہ افراد ہیں۔(۱)

ج: علامہ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری لکھتے ہیں:

بخاری نے اپنی کتاب میں ایک سو دس معلل یعنی مشکل دار اور ضعیف و مخدوش احادیث نقل کی ہیں جبکہ ان ضعیف احادیث میں سے بتیس مسلم نے بھی ذکر کی ہیں۔(۲)

علامہ ابن حجر عسقلانی نے ایسے تین سو افراد کے نام شرح صحیح بخاری کے مقدمہ میں درج کیے ہیں جن سے بخاری نے احادیث نقل کی ہیں جبکہ علمائے جرح و تعدیل نے انہیں ضعیف

۱ . وأمّا قول مسلم في صحيحه في باب صفة صلاةرسول الله ﷺ ليس كل شيء صحيح عندى وضعته ههنا ،يعنى في كتابه هذا الصحيح و انما وضعت ههنا ما أجمعوا عليه ،فمشكل ،فقد وضع فيه احاديث كثيرة مختلفا في صحتها ،لكونها من حديث من ذكرناه و من لم نذكره ممن اختلفوا في صحته حديثه)). نووى ،المنهاج في شرح صحيح مسلم بن الحجاج : ج ۱ ، ص ۲۵ .

۲ . وعدّة ما اجتمع لنا من ذالك مما في كتاب البخارى و ان شاركه مسلم في بعضهم مائة و عشرة أحاديث ،منها جا وافقه مسلم على تخريجه وهو اثنان و ثلاثون حديثا ومنها ما انفرد بتخريجه وهو ثمانية و سبعون حديثا)). ابن حجر عسقلانى ،هدى السارى مقدمه فتح البارى ص ۳۶۴ ،الفصل الثامن ،في سياق الأحاديث التي انتقدها عليه حافظ عصره بن ابوالحسن الدارقطنى و غيره من النقاد و ايرادها حديثا حديثا على سياق الكتاب.

Presented By: https://jafrilibrary.com

قرار دیا اور ان پر طعن بھی کیا ہے.(۱)

د: ایک اور حنفی عالم ابن ہمام کمال الدین محمد بن عبدالواحد کا شمار بھی ایسے علماء میں سے ہوتا ہے جنہوں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی تمام احادیث کے صحیح ہونے کا انکار کیا ہے. وہ فرماتے ہیں:

ایسے لوگ جو یہ گمان کرتے ہیں کہ صحیح ترین احادیث وہ ہیں جو بخاری اور مسلم میں نقل ہوئی ہیں، اس کے بعد جو صرف بخاری میں، اس کے بعد صرف مسلم میں، اس کے بعد وہ احادیث جن کی سند بخاری اور مسلم والی سند ہے، اس کے بعد ان احادیث کا مرتبہ آتا ہے جو بخاری اور مسلم کی شرط پر موجود ہیں اور اس کے بعد ایسی احادیث جو ان میں سے کسی ایک کی شرط کی مطابق ہو. ایسی سوچ ہٹ دھرمی اور غلط ہے اور اس کی پیروی کرنا بھی جائز نہیں ہے.(۲)

ھ: امام غزالی، باقلانی، جوینی اور داؤدی نے بھی یہ نظریہ ردّ کر دیا ہے کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری کی تمام تر احادیث صحیح ہیں اور انہوں نے ضعیف روایات کو ان کتب سے نکال کر نمونہ کے

---

۱. ابن حجر عسقلانی، هدی الساری مقدمه فتح الباری: ص ۴۰۳، الفصل التاسع فی سیاق اسماء من طعن فیه من رجال هذا الکتاب.

۲. قول من قال: أصحّ الأحادیث ما فی الصحیحین، ثم ما انفرد به البخاری، ثم ما انفرد به مسلم، ثم ما اشتمل علی شرطهما، ثم ما اشتمل علی شرط احدهما تحکّم لا یجوز التقلید فیه)). محمود ابوریة، أضوء علی السنّة المحمّدیة: ص ۳۱۲، مسلم و کتابه.

طور پر پیش بھی کیا ہے. انہی ضعیف روایات میں سے ایک پیغمبر ﷺ کا عبداللہ بن ابی منافق کی نماز جنازہ پڑھانا ہے جس کے ضعیف ہونے کی طرف ان علماء نے اشارہ کیا ہے.(۱)

اگر ہمارے اتنے بڑے بڑے علماء بخاری اور مسلم کی ساری احادیث کو صحیح نہیں مانتے تو ہم کیوں ان کو صحیح کہنے پر اتنا اصرار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان دو کتابوں کی تمام تر احادیث صحیح ہیں؟ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم نے ان دو کتابوں کو صحیح نہ مانا ہوتا اور اپنے بزرگ علماء کی سیرت کو اپنایا ہوتا تو آج یہ سلمان رشدی والی مصیبت پورے عالم اسلام پر نہ پڑتی اور نہ ہی رسالت دو جہاں کو رنگیلا رسول نعوذ باللہ لکھا جاتا. اس لئے کہ ہم کہہ سکتے تھے کہ ان دو کتابوں کے اندر ایسی احادیث جن میں پیغمبر اکرم ﷺ کی توہین پائی جاتی ہے وہ جعلی اور ضعیف ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں. لیکن ہم نے امام بخاری اور امام مسلم کو معصوم بنا کر

---

۱. أقدم جماعة من الأکابر علی الطعن فی صحّة هذا الحدیث مع کثرة طرقه و اتفاق الشیخین ...انکر القاضی ابوبکر صحة الحدیث و قال: لا یجوز ان یقبل هذا و لا یصح ان الرّسول قاله. ولفظ القاضی ابی بکر الباقلانی فی ((التعریف)): هذا الحدیث من أخبار الآحاد التی لا یعلم ثبوتها. وقال فی البرهان: لا یصححه اهل الحدیث. وقال الغزالی فی ((المستصفی)): الأظهر أن هذا الخبر غیر صحیح. وقال الداودی الشارح: هذا الحدیث غیر محفوظ)). فتح الباری بشرح صحیح البخاری: ج۸مص ۱۸۹، کتاب التفسیر، باب ۱۳ ولا تصل علی أحدمنهم مات أبدا ولا تقم علی قبره، شرح حدیث ۴۶۷۲.

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیش کیا جس کی سزا قیامت تک بھگتنا ہوگی. خدا ہمارے علماء کو حق بولنے اور حق لکھنے کی توفیق عنایت فرمائے. آمین یارب العالمین.

سوال نمبر 60: کیا یہ بھی درست ہے کہ ہم اہل سنت، حقیقت میں سنّت عمر اور دیگر صحابہ کرام کی سنت کے تابع اور پیروکار ہیں نہ کہ سنّت پیغمبر ﷺ کے؟

عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو دستور دیا: احادیث پیغمبر ﷺ اور احادیث عمر میں سے جو کچھ ملے اسے فوراً تحریر کر لو اس لیے کہ مجھے یہ خوف لاحق ہو رہا ہے کہ کہیں اہل علم کے دنیا سے جانے سے علم نابود نہ ہو جائے.(۱)

پیغمبر ﷺ کے علاوہ دوسروں کی سنت کی پیروی کا ماجرا صالح بن کیسان کے قول سے بھی سمجھا جا سکتا ہے جسے ابن سعد نے نقل کیا ہے. صالح بن کیسان، زہری کی شہرت کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: زہری اور میں نے مل کر پیغمبر ﷺ کی احادیث کو جمع کرنا شروع کیا. جب یہ احادیث جمع کر چکے تو زہری نے کہا کہ صحابہ کے اقوال کو بھی حدیث کے طور پر جمع کیا جائے تو میں نے اس کی مخالفت کی لیکن اس نے ویسا ہی کیا جس کی وجہ سے وہ شہرت پا گیا.(۲)

---

١. اُنظر ما کان من حدیث رسول اللہ ﷺ ا و سنة ما ضیة او حدیث عمر فاکتبه، فانی خفت دروس العلم و ذهاب أهله)). ابن عبد البر، التمهید: ج١٧، ص ٢٥١؛((أن عمر بن عبد العزیز کتب الی ابی بکر بن محمد بن حزم أن انظر ما کان من حدیث رسول اللہ ﷺ او سنة او حدیث عمر او نحو هذا، فاکتبه لی)). جلال الدین سیوطی، تنویر الحوالک: ص٥.

٢. اجتمعت انا و الزهری و نحن نطلب العلم، فقلنا: نکتب السنن، قال: و کتبنا ما.....

اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہم کیسے یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم سنت نبوی کی پیروی کرتے ہیں جبکہ ہماری احادیث تو مخلوط ہو چکی ہیں اور شاید احادیث پیغمبر ﷺ سے زیادہ صحابہ کرام کے اقوال ہوں؟

سوال نمبر 61: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جس سنت کی ہم پیروی کرتے ہیں یہ وہی سنت شیخین ہے جس کی پیروی کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تقاضا کیا گیا تھا اور انہوں نے اس سنت کی پیروی کرنے سے انکار کر کے خلافت کے منصب کو ٹھوکر مار دی. لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سنت کی پیروی قبول کر کے خلافت سنبھال لی اور خلیفہ مسلمین بن گئے؟

جب ابووائل نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے حضرت علیؑ کو خلافت سے دور رکھنے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کے بارے میں پوچھا: تو حضرت عبدالرحمن نے جواب میں فرمایا: اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے اس لئے کہ شوریٰ میں پہلے علی سے کہا گیا کہ وہ قرآن، سنت پیغمبرؐ، اور سنت و سیرت ابوبکر و عمر کی پیروی کا وعدہ کر کے خلیفہ بن سکتے ہیں لیکن علی نے میری اس شرط کو نہیں مانا لیکن جب یہی تجویز عثمان کے سامنے رکھی گئی تو اس نے قبول کر لی اور وہی خلیفہ بن گیا.(۱)

...جاء عن النبی ﷺ قال: ثم قال (الزهری): نکتب ما جاء عن فانجح وضیعت)). ابن سعد، الطبقات الکبری: ج٢، ص٣٨٨-٣٨٩؛ شرح حال زهری و ابن کثیر، البدایة و النهایة: ج٩، ص٣٥٨، حوادث سال ١٢٤ هجری قمری، شرح حال زهری.

١. (قال ابو وائل): قلت لعبد الرحمن بن عوف: کیف بایعتم عثمان و ترکتم علیاً قال: ما

Presented By: https://jafrilibrary.com

علامہ ابن حجر عسقلانی بھی عبدالرحمن بن عوف کی بیعت کی شرط کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال عبدالرّحمٰن مخاطبا لعثمان : أبايعك على سنّة الله وسنّة رسول والخليفتين من بعده ،.فقال: نعم .،فبايعه عبدالرّحمٰن .(۱)

امام فخر رازی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے کی کیفیت کو یوں لکھتے ہیں: عبدالرحمن بن عوف نے عثمان سے کہا: اگر کتاب خدا، سنت پیغمبرؐ اور ابوبکر وعمر کی سنت کی پیروی کو تسلیم کرتے ہو تو تمہاری بیعت کر کے تمہیں مسلمانوں کا خلیفہ بنا سکتا ہوں عثمان نے اس شرط کو قبول کیا اور خلیفہ بن گئے۔

وہ مزید لکھتے ہیں: لیکن علی نے اس شرط کی مخالفت کی مگر ان کی یہ مخالفت اجماع کے منعقد ہونے میں مانع نہیں بن سکتی.(۲)

...ذنبي!قد بدات بعلي فقلت: أبا يعك على كتاب الله و سنة رسوله و سيرة أبي بكر وعمر .قال:فقال: فيما استطعت .قال:ثم عرضتها على عثمان ،فقبلها)). احمد بن حنبل ،المسند: ج ۱ ،ص ۷۵؛مسند على بن أبي طالب و ابن اثير جزري،أسد الغابة في معرفة الصحابة: ج ۴ ،ص ۳۲،شرح حال حضرت علیؑ خلافته.

۱ .ابن حجر عسقلاني ،فتح الباري بشرح صحيح البخاري : ج ۱۳ ،ص ۲۱۰ ،كتاب الأحكام ،باب كيف يبايع الامام الناس ،شرح حديث ۷۲۰۷.

۲ .روى أن عبد الرحمن بن عوف قال لعثمان :أبا يعك على كتاب الله و سنة رسوله...

سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن بن عوف کی کونسی شرط کے مخالف تھے؟ کیا وہ نعوذ باللہ قرآن اور سنت پیغمبر ﷺ کے مخالف تھے یا صرف حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی سیرت وسنت کی پیروی کو اسلام نہیں سمجھتے تھے؟ یقیناً حضرت ابوبکر وعمر کی پیروی کو جائز نہیں سمجھتے تھے؟ اس سے بھی بڑھ کر غور وفکر کی بات تو یہ ہے کہ کس لیے حضرت علی شیر خدا نے حضرت ابوبکر وعمر کی سنت وسیرت کی پیروی سے انکار کر کے اپنا حق چھوڑ دیا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی سیرت کو قرآن وسنت کے مخالف سمجھتے تھے؟

سوال نمبر 62: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے وقت آپ کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا؟ اگر یہ بات درست ہے تو پھر کس لیے ہم اس حقیقت کو بیان کرنے والی روایات کو ذکر نہیں کرتے جبکہ ہمیشہ یہ شور مچاتے ہیں کہ آنحضرتؐ کا سر حضرت عائشہ امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا؟

آنحضرت کے جلیل القدر صحابی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ کعب الاحبار نے حضرت عمر سے پوچھا: پیغمبر ﷺ کی آخری وصیت کیا تھی؟ حضرت عمر نے کعب الاحبار کو حضرت علی کے

... وسيرة الشيخين ،فقال:نعم و كان ذلك بمشهد من عظماء الصحابة ولم ينكر عليه أحد ،فكان ذلك اجماعا .فان قلت: ان عليا خالف فيه ،قلت :انه لم ينكر جوازه ،لكنه لم يقبله و نحن لا نقول بوجوبه. فخر رازي،المحصول: ج ۶،ص ۸۶،ذكر أدلة المخالف.

Presented By: https://jafrilibrary.com

پاس بھیجا کہ ان سے جا کر پوچھو. کعب الاحبار نے حضرت علی سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کو آخری وقت سہارا دیا تو آپؐ نے اپنا سر مبارک میرے شانے پر رکھا اور فرمایا: نماز، نماز.

کعب الاحبار نے حضرت علی کی بات کی تائید کی اور کہا: انبیاء کی وصیت بھی یہی تھی. کعب الاحبار نے دوبارہ حضرت عمر سے کوئی سوال پوچھا تو انہوں نے پہلے کی طرح دوبارہ کہا: کہ علی سے پوچھو.

کعب الاحبار نے حضرت علی سے پوچھا: پیغمبر ﷺ کو غسل کس نے دیا؟ حضرت علی نے جواب میں فرمایا: جب آپؐ کی رحلت ہوئی تو آنحضرت ﷺ کے چچا عباس پاس موجود تھے اسامہ اور شقران پانی دیتے رہے اور میں نے آنحضرتؐ کو غسل دیا.(۱)

اسی طرح محمد بن عبداللہ، حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی

---

۱ .عن جابر عبد الله الأنصارى أن كعب الأخبار قام زمن فقال (ونحن جلوس عند عمر): ماكان آخر ما تكلم به رسول الله ﷺ؟فقال عمر:سل عليّا قال :اين هو؟قال: هوهنا ،فساله، فقال على :أسند ته الى صدرى ،فقال كعب: فوضع راسه على منكبى،فقال :الصلاة ،الصلاة. فقال كعب:كذلك آخر عهد الأنبياء وبه أمروا و عليه يبعثون.قال:همن غسله يا أمير المومنين ؟قال:سل عليا قا :فساله ،فقال:كنت أغسله وكان العباس جالسا وكان أسامة و شقران يختلفان الى بالماء)).ابن سعد ،الطبقات الكبرى:ج۲،ص ۲۶۲ ـ ۲۶۳،ذكر من قال توفى رسول الله ﷺ فى حجر على بن ابى طالب و متقى هندى،كنز العمال فى سنن الأقوال و الأفعال: ج۷،ص ۲۵۳،ح ۱۸۷۸۹.

اللہ عنہ اور امام شعبی بھی اس بات کے معتقد ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت آپؐ کا سر مبارک حضرت علی کی گود میں تھا.(۱)

اتنے سارے صحابہ کرام اور علماء کے اقوال اور روایات جو صراحتاً بیان کر رہے ہیں کہ وفات کے وقت آنحضرت ﷺ کا سر مبارک حضرت علی کی گود میں تھا لیکن اس کے باوجود ہم اس بات پر مصر ہیں کہ آنحضرت کا سر حضرت عائشہ کی گود میں تھا.(۲)

---

۱ .عبد الله بن محمد عن جده قال:قال رسول الله ﷺ فى مرضه : ادعو لى أخى .قال:فدعى له على فقال :أدن منى ،فدنوت منه ،فاستند الى ،فلم يزل مستنداالى و انه ليكلمنى حتى ان بعض ريق النبى ﷺ ليصيبنى ،ثم نزل برسول الله و ثقل فى حجرى ،فصحت يا عباس!ادركنى ،فانى هالک ،فجاء العباس ،فكان جهدهما جميعا ان أضجعاه)).((عبدالله بن محمد بن عمر بن على عن أبيه عن على بن الحسين قال:قبض رسول الله ﷺ فى حجر على))،((عن الشعبى قال:توفى رسول الله ﷺ و رأسه فى حجر على و غسله على و الفضل محتضنه وأسامة يناول الفضل الماى))،((عن أبى غطفان قال:سألت ابن عباس أرأيت رسول الله ﷺ توفى و راسه فى حجر أحد؟قال:توفى وهو لمستند الى صدر على .قلت:فان عروة حدثنى عن عايشةأنها قالت:توفى رسول الله ﷺ بين سحرى و نحرى .فقال ابن عباس:أتعقل ؟والله لتوفى رسول الله ﷺ وانه لمستند الى صدر على وهو الذى غسله و اخى الفضل بن عباس،وابى ابى وان يحضر و قال :ان رسول الله ﷺ كان يامر نا أن نستتر ،فكان عند الستر)).ابن سعد،الطبقات الكبرى: ج۲،ص ۲۶۳ ؛ذكر من قال توفى رسول الله ﷺ فى حجر على بن ابى طالب.

۲ .قيل لأم المؤمنين عايشة:أكان رسول الله ﷺ اوصى الى على؟قالت:لقد كان راسه فى حجرى،فدعا بالطشت،فبال فيها،فلقد انخنث فى حجرى وما شعرت به،فمتى اوصى...

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 63: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ بعض صحابہ کرام پیغمبر اکرم ﷺ کو عادل اور مخلص نہیں سمجھتے تھے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: ایک دن جب پیغمبر گرامی ﷺ مال غنیمت بانٹ رہے تھے تو ایک انصاری جو اس تقسیم کی وجہ سے ناراض تھا کہنے لگا: پیغمبرؐ نے اس تقسیم میں خدا کو مدنظر نہیں رکھا یعنی عادلانہ تقسیم نہیں کی. جب پیغمبر اکرم ﷺ کو اس بات کی خبر ملی تو آپ کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا لیکن حضرت موسٰی کے صبر کو یاد کر کے خاموش رہ گئے (۱).

... الی علی)).ابن سعد،الطبقات الکبری: ج۲،ص ۲۶۱،ذکر من قال ان رسول الله ﷺ لم یوص وانه توفی و رأسه فی حجر عائشة.((قالت عائشة:فمات فی الیوم الذی کان یدور علیه فی بیتی،فقبضه الله وان راسه لبین نحری وسحری و خالط ریقه ریقی،ثم قالت: دخل عبدالرحمن بن ابی بکر ومعه سواک یستن به،فنظر الیه رسول الله ﷺ فقلت له: أعطنی هذا السواک یا عبدالرحمن!فاعطانیه،فقضمته،ثم مضغته،فاعطیته رسول الله ﷺ فاستن به وهو مستند الی صدری)).محمد بن اسماعیل بخاری،صحیح بخاری: ج۳،ص ۹۴؛کتاب المغازی،باب مرض النبی ﷺ و وفاته.((فلما نزل به ورأسه علی فخذی غشی علیه،ثم افاق فاشخص بصره الی سقف البیت ثم قال: اللهم الرفیق الأعلی)).محمد بن اسماعیل بخاری،صحیح بخاری: ج۳، ص ۹۴؛کتاب المغازی،باب آخر ما تکلم النبی ﷺ.

۱ .عن شقیق عن عبدالله قال : قسّم النبی ﷺ یوما قسمة،فقال رجل من الأنصار :ان هذه لقسمه ما أرید بها وجه الله.اما والله لآتین النبی ﷺ فاتیته وهو فی ملا فساررته ،فغضب حتی احمر وجهه ،ثم قال:رحمة الله علی موسی اوذی باکثر من هذا فصبر)).محمد بن اسماعیل...

کیا اس حقیقت کے علم کے بعد بھی تمام صحابہ کو عادل سمجھنے کا کوئی جواز باقی رہ جاتا ہے؟ اور کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ آنحضرت کے سارے صحابی اچھے تھے؟

سوال نمبر 64: کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض صحابہ کرام شراب پیتے تھے؟

ابن اثیر جزری نے ابوالأزور کے حالات زندگی میں لکھا ہے: ابوالأزور پیغمبر ﷺ کے سرشناس اور بزرگ صحابہ کرام میں سے ایک تھے اس نے ابوجندل اور ضرار بن خطاب کے ہمراہ شراب پی اور پھر سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۹۳ کے ذریعے اپنے اس عمل کی توجیہ اور تاویل کرنے لگے.(۱)

...بخاری،صحیح البخاری: ج۴،ص ۹۷؛کتاب الاستئذان ،باب اذا کانوا أکثر من ثلاثة فلا بأس بالمسارة و المناجاة.

۱ .ابو الأزور الأحمری من وجوه الصحابة و قصته مشهورة فی شرب الخمر،کان ابو الأزور وأبو جندل و ضرار بن الخطاب د تأولوا فی الخمر)).ابن اثیر جزری،أسد الغابة فی معرفة الصحابة : ج۵،ص ۱۳۵ ، شرح حال ابوالازور .((عن ابن جریج قال:أخبرت أن أبا عبیدة بالشام وجد أبا جندل بن سهیل و ضرار بن الخطاب وأبا الأزور وهم من أصحاب النبی ﷺ قد شربوا الخمر ،فقال أبو جندل :﴿لیس علی الذین ء امنوا و عملوا الصلحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و ء امنوا و عملوا الصلحات﴾.ابن اثیر جزری ،أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ج۳، ص ١١[illegible]، شرح حال ابو جندل.

Presented By: https://jafrilibrary.com

علامہ ابن حجر نے بھی ان تین صحابیوں کے شراب پینے اور پھر اس کی وجہ سے کوڑے کھانے کی طرف اشارہ کیا ہے۔(۱) عقبہ بن حارث کا حضرت عمر کے بیٹے عبدالرحمٰن کے ہمراہ شراب پینا،(۲) ولید بن عقبہ کا شراب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دینا اور پھر اسے کوڑوں کا لگایا جانا اور اسی وجہ سے اسے کوفہ کی گورنری سے معزول کرنا (۳) اور قدامہ بن مظعون کا شراب پینا (۴) یہ سب پیغمبر ﷺ کے صحابہ کے شراب پینے کے نمونے ہیں۔کیا یہ سارے واقعات کچھ صحابہ کے گنہگار اور خواہشات کے تابع ہونے کی دلیل نہیں ہیں؟

سوال نمبر 65: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ بعض صحابہ، پیغمبر اکرم ﷺ کی زندگی میں بھی لات وعزیٰ جیسے بتوں کی قسم کھاتے تھے؟

۱۔ابن حجر عسقلانی ،الاصابة فی تمییز الصحابة : ج۲،ص ۲۰۹ ؛ شرح حال ضرار بن الازور،ش ۴۱۷۲.

۲ .وهو الذی شرب الخمر مع عبدالرحمن بن عمر بن الخطاب بمصر)).ابن اثیر جزری،أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ج۳،ص ۴۱۶؛ شرح حال عقبه بن حارث .

۳۔وخبر صلاته بهم سکران وقوله لهم:أزیدکم بعد أن صلّی الصبح أربعامشهور من روایة الثقات من أهل الحدیث ولما شهدوا علیه بشرب الخمر أمر عثمان به فجلدو عزل عن الکوفة.
ابن اثیر جزری ،أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ج۵،ص ۹۱ ؛شرح حال ولید بن عقبة.

۴۔ابن ثیر جزری،أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ج۴،ص ۱۹۹ ؛شرح حال قدامة بن مظعون و ابن حجر عسقلانی،الاصابة فی تمییز الصحابة: ج۳،ص ۲۲۸ ؛شرح حال قدامة بن مظعون، ش ۷۰۸۸.

۱۔سعد بن ابی وقاص مشہور صحابی ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے لات وعزیٰ کی قسم کھائی تو پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اب تین بار کہو:لاالہ الاّ اللہ وحدہ لاشریک لہٗ.(۱)

۲۔حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں: پیغمبر ﷺ نے فرمایا: لات وعزیٰ کی قسم کھانے کے بعد لاالہ الا اللہ کہو.(۲)

اگر یہ بات درست ہے جیسا کہ ہماری کتب اور اقوال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کی گواہی دے رہے ہیں تو پھر ہمارے علماء، بے چارے مسلمانوں کو غیر خدا کی قسم کھانے کی وجہ سے کیوں کافر قرار دیتے ہیں؟ کیا پیغمبر اکرم ﷺ سے بھی زیادہ آج کے مولوی دین شناس ہوگئے ہیں یا یہ کہ تعلیمات رسول ﷺ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی ٹھان لی ہے؟

سوال نمبر 66: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور امّ المؤمنین حضرت

۱۔حلفت باللّات و العُزی،فقال رسول الله ﷺ :قل :((لا اله الاالله،وحده لاشریک له))،ثلاثا،ثم انفث عن یسارک ثلاثا و تعوذو لا تعد)).احمد بن حنبل ،المسند: ج ۱ ، ص ۱۸۳ :مسند سعد بن ابی وقاص و ابن ماجه ،سنن ابن ماجه: ج ۱ ،ص ۶۷۸ ؛کتاب الکفارات ،باب النهی أن یحلف بغیر الله ، ح۲۰۹۷.

۲۔قال رسول الله ﷺ :من حلف فقال فی حلفه ((واللات و العزی)) فلیقل((لا اله الا الله))،محمد بن اسماعیل بخاری ،صحیح البخاری : ج۳،ص ۱۹۴ ،کتاب التفسیر ،تفسیر سوره نجم، و ج۴، ص ۱۵۱ . کتاب الأیمان و النذور و ابن ماجه ،سنن ابن ماجه : ج ۱ ، ص ۶۷۸، کتاب الکفارات، باب النهی عن یحلف بغیر الله، ح۲۰۹۶ .

Presented By: https://jafrilibrary.com

حفصہ رضی اللہ عنہما بے رحم اور قاتل تھیں جنہوں نے پیغمبر ﷺ کے زمانہ حیات میں کئی ایک لوگوں کو قتل کیا اور کئی ایک کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کا دستور دیا؟

۱۔ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں: حضرت حفصہ کی ایک کنیز نے انہیں جادو کر ڈالا اور پھر اس کا اعتراف بھی کیا۔ حضرت حفصہ نے عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب کو یہ سب کچھ بتایا تو اس نے اس کنیز کو قتل کر ڈالا۔(۱)

۲۔ نافع کہتے ہیں: حضرت حفصہ پر جادو ہو گیا تو انہوں نے اپنے بھائی عبیداللہ کو بتایا تو اس نے دو جادوگر عورتوں کو قتل کر ڈالا۔(۲)

۳۔ علامہ نووی لکھتے ہیں: حضرت عائشہ نے اپنی ایک کنیز کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور حضرت حفصہ نے اس گمان کی وجہ سے ایک کنیز کو قتل کر دیا کہ اس نے ان پر جادو کیا ہے۔(۳)

۱۔ انّ جارية لحفصة سحرتها و اعترفت بذلك ،فأخبرت بها عبدالرحمن بن زيد بن الخطاب ،فقتلها .ابن حزم اندلسی ،المحلی: ج ۱۱ ،ص ۱۶۴ ؛مساله ۲۱۸۵ و ص ۳۹۴ ،مساله ۲۳۰۴ ؛عبدا لرزاق صنعانی ،المصنف: ج ۱۰ ،ص ۱۸۰ ،باب قتل الساحر ، ح ۱۸۷۴۷ ؛ابن ابی شيبه ،المصنف فی الاحاديث و الآثار: ج ۶ ،ص ۴۳۰ ؛كتاب الديات، باب ۱۹۱ ،الدم يقضی فيه الأمراء ، ح ۴ و طبرانی ،المعجم الكبير: ج ۲۳ ، ص ۱۸۷ ، روايات و اخبار حفصه ، ح ۳۰۳.

۲ .عن نافع أن حفصة سحرت ،فامرت عبيدالله اخاها ،فقتل ساحرتين. عبدالرزاق صنعانی، المصنف: ج ۱۰ ،ص ۱۸۴ ؛باب قتل الساحر ، ح ۱۸۷۵۷ .

۳ .اخرج مالک عن عائشة أنها قطعت يد عبد لها و اخرج ايضا أن حفصة قتلت جارية لها...

کیا اسلام اسی بات کی اجازت دیتا ہے کہ جرم ثابت ہوئے بغیر کسی کو قتل کر دیا جائے اور پھر وہ بھی اپنے ہاتھ سے۔ اگر یہ سب درست اور شریعت کے مطابق ہے تو پھر عدالتوں کا کیا کام رہ جاتا ہے؟ البتہ ایک اور بات ذہن میں آئی کہ آج کل ہمارے دیوبندی فرقہ کے دہشت گرد جو مختلف فوجیوں یا دوسرے بے گناہ لوگوں کو پکڑ کر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سڑکوں پر ڈال دیتے ہیں تو کہیں ہمارے علماء نے ان کو سیرت عائشہ اور سیرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر چلنے کا حکم تو نہیں دے دیا؟ خدا پناہ دے ایسے مکر سے۔ اسی لیے تو ہمارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: کہ جب ایک عالم گمراہ ہوتا ہے تو وہ پورے عالم کو گمراہ کر دیتا ہے

سوال نمبر 67: کیا درست ہے کہ یہ حدیث خذوا شطر دینکم عن الحمیراء (یعنی اپنا دو تہائی دین حضرت عائشہ سے لو) کسی معتبر کتاب میں ذکر نہیں ہوئی؟

اہل سنت کے بزرگ عالم دین مبارک پوری اس سلسلے میں چند علماء کے اعترافات کو بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۔ ابن حجر عسقلانی کا عقیدہ یہ ہے کہ: اس حدیث کی کوئی سند نہیں ہے اور کسی معتبر کتاب میں نقل نہیں ہوئی ہے صرف ابن اثیر جزری نے اپنی کتاب النہایۃ میں اس حدیث کو راویوں کا ذکر کئے بغیر نقل کیا ہے۔

۲۔ ابن کثیر دمشقی نے اس حدیث کے بارے میں مزی اور ذہبی سے سوال کیا تو ان دو

...سحرتها)) نووي ،المجموع: ج ۲۰ ،ص ۲۹ ، كتاب الحدود ،باب اقامة الحدود

Presented By: https://jafrilibrary.com

بزرگ عالم دین نے فرمایا: ہمیں اس کی سند کا کوئی علم نہیں ہے۔

۳۔علامہ سخاوی نے اس حدیث کے سلسلے میں یوں مرقوم فرمایا ہے:

اس حدیث کو صرف دیلمی نے اپنی کتاب فردوس الاخبار میں بغیر سند کے ذکر کیا ہے دیلمی کے مطابق اس حدیث کا متن بھی معروف متن سے جدا ہے اس لئے کہ اس نے یوں نقل کیا ہے:

خذوا ثلث دینکم من بیت الحمیراء.

۴۔علامہ جلال الدین سیوطی اس حدیث کے بارے میں یوں اظہار نظر کرتے ہیں: میں نے اس حدیث کو کسی بھی معتبر کتاب میں نہیں دیکھا۔(۱)

۵۔علامہ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں: یہ حدیث خذوا دینکم عن هذه الحمیراء جسے علماء منبروں پر ذکر کرتے ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور نہ ہی کسی معتبر کتاب میں موجود

۱۔وأمّا حدیث ((خذوا شطر دینکم عن الحمیراء))یعنی عائشة .فقال الحافظ ابن حجر العسقلانی :لاأعرف له اسنادا ولا روایة فی شیء من کتب الحدیث الا فی ((النهایة))لا بن الأثیر ولم یذکر من خرجه .و ذکر الحافظ عمادالدین بن کثیر:أنه سال المزی و الذهبی عنه،فلم یعرفاه.وقال السخاوی :ذکره فی ((الفردوس))بغیر اسناد و بغیر هذا للفظ و لفظ ((خذوا ثلث دینکم من بیت الحمیراء))وبیض له صاحب ((مسند الفردوس)) ولم یخرج له اسناد.وقال السیوطی :لم أقف علیه)). مبارکفوری، تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی: ج۱۰ ص۲۵۳؛ کتاب المناقب ،باب فضل عائشة،شرح حدیث ۳۸۹۲و ابن کثیر ،البدایة والنهایة: ج۸،ص۱۰۰.

ہے۔(۱)

۲۔معروف مفسر قرآن علامہ آلوسی بھی اس حدیث کو بغیر سند کے قرار دیتے ہیں۔(۲)

جب یہ بات درست ہے کہ یہ حدیث جعلی اور ضعیف ہے تو پھر کس لئے ہمارے علماء اسے مجلس و منبر کی زینت بناتے ہیں؟ کہیں ان کا مقصد حضرت عائشہ کو خاتون جنت حضرت فاطمہ سے بڑھانا تو نہیں ہے؟

سوال نمبر 68: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں کو غسل کرنے کا طریقہ عملی طور پر سکھایا کرتیں یعنی لباس اتار کر غسل کر کے دکھاتیں؟ جیسا کہ ہمارے علماء نے لکھا ہے نعوذ باللہ من ذلک البهتان العظیم.

ابوسلمہ کہتے ہیں: میں حضرت عائشہ کے بھائی کیساتھ ان کی خدمت میں پہنچا۔ان کے بھائی نے پیغمبر ﷺ کے غسل کرنے کا طریقہ ان سے پوچھا تو حضرت عائشہ نے عملی طور پر ان کا طریقہ بتانے کے لئے پانی کا برتن منگوایا اور پردے کے پیچھے سے ہمیں غسل کر کے

۱۔فأمّا ما یلهج به کثیر من الفقهاء و علماء الاصول من ایراد حدیث ((خذوا شطر دینکم عن هذه الحمیراء))فانه لیس له اصل له ولا هو مثبت فی شیء من أصول الاسلام و سالت عنه شیخنا أبا الحجاج المزی،فقال :لا أصل له)).ابن کثیر ،البدایة و النهایة : ج۸،ص۹۲؛ حوادث سال ۵۸هجری قمری؛ شرح حال عایشه.

۲۔أما قصاری ما فی الحدیث الأول علی تقدیر ثبوته)).آلوسی ،روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم و السبع المثانی: ج۳،ص۲۰۶؛ تفسیر آیه ۴۲سوره آل عمران.

Presented By: https://jafrilibrary.com

دکھایا(۱)

اگر چہ ہمارے علماء نے اس حدیث میں پائی جانے والی اخلاقی مشکلات کی وجہ سے اس کی توجیہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کوئی بھی عقل منداور غیرت مند انسان اپنی ماں کے بارے میں ایسی توجیہ قبول نہیں کرے گا۔

وہ لکھتے ہیں: چونکہ حضرت عائشہ کے بھائی اور ابوسلمہ ان کے محرم تھے لہذا حضرت عائشہ نے ان کے سامنے کپڑے اتار کر غسل کیا۔

اور پھر کہتے ہیں: ابوسلمہ اور حضرت عائشہ کے بھائی نے صرف ان کا سر اور بدن کا اوپر والا حصہ دیکھا تھا اور اس کے علاوہ بدن نہیں دیکھا۔(۲)

اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ وہ دونوں حضرت عائشہ کے محرم تھے تب بھی کونسی بہن یا خالہ ہے

---

۱ .عن أبی سلمة یقول :دخلت أنا و أخو عائشة علی عائشة ،فسألها أخوها عن غسل النبی ﷺ ،فدعت باناء نحوا من صاع ،فاغتسلت و أفاضت علی رأسها و بیننا و بینها حجاب)).
محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری: ج ۱ ،ص ۵۶؛کتاب الغسل ،باب الغسل بالصاع.

۲ .قال القاضی عیاض:ظاهره أنهما رأیا عملها فی رأسها و أعالی جسدها مما یحل نظره للمحرم لأنها خالة أبی سلمة من الرضاع ،أرضعته أختها أمّ کلثوم ،و انما سترت أسافل بدنها ممّا لا یحل للمحرم النظر الیه قال: والّا لم یکن لاغتسالها بحضرتهما معنی.فی فعل عائشة دلالة علی استحباب التعلیم بالفعل ،النه أوقع فی النفس)).ابن حجر عسقلانی ،فتح الباری بشرح صحیح البخاری: ج ۱ ،ص ۴۳۵؛کتاب الغسل ،باب الغسل بالصاع و نحوه ،شرح حدیث ۲۵۱.

جو جوان بھائی اور بھانجے کے سامنے ننگی ہو کر غسل کرے؟ افسوس تم پر جو امی عائشہ کے دفاع کے نعرے تو لگاتے ہو مگر ان کے دشمنوں کو امام فقہ وحدیث بھی مانتے ہو. مجھے نہیں سمجھ آئی کہ مولانا احمد لدھیانوی کی غیرت کہاں گئی ہے جو اپنی کتب کے اندر موجود ان احادیث پر خاموش ہیں اور حب صحابہ رحمۃ اللہ کے نعرے بھی لگائے جا رہے ہیں. میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ پاکستان کے دفاع کی بجائے اپنی ماں کا دفاع کریں اس لئے کہ خدانخواستہ پاکستان نہ رہا تو کوئی دوسرا ملک سہی لیکن اگر ہماری ماں کی عزت نہ رہی تو ہمارا دین وایمان ہی چلا جائے گا اور ہمارے نبی کی نبوت پر حرف آئے گا.

سوال نمبر 69: کیا یہ بھی درست ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام مردوں کو خوبصورت نامحرم عورتوں کو دیکھنے کی تشویق دلاتے تھے؟

امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ حورالعین کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ ام رومان (حضرت عائشہ کی ماں) کو دیکھے.(۱)

یہ حدیث اس قدر قبیح اور بدخلقی پر مشتمل ہے کہ ہمارے معروف مفسر علامہ مناوی نے اس کی

---

۱ .من سرّہ(أحب)أن ینظر الی امرأة من الحور العین فلینظر الی أم رومان)).حاکم نیشابوری، المستدرک علی الصحیحین : ج۳،ص۵۳۸؛ کتاب معرفة الصحابة،باب ذکر مناقب عبد الرحمن بن ابی بکر،ح۶۰۰۰-۱۵۹۸ ؛ابن سعد،الطبقات الکبری: ج۸،ص۲۷۷ ؛شرح حال ام رومان؛ متقی ہندی ،کنز العمال فی سنن الأقوال و الأفعال: ج۱۲،ص۱۴۲،ح۳۴۴۱۸.

Presented By: https://jafrilibrary.com

الف: سعید بن عمر کہتے ہیں: ابوزرعہ رازی نے صحیح مسلم کو لیا اور ورق گردانی شروع کی جیسے ہی ان کی نگاہ اسباط بن نصر کی نقل کردہ حدیث پر پڑی تو تعجب سے کہنے لگے: مسلم کی یہ کتاب کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی اس لیے کہ جو شخص صحیح احادیث کو جمع آوری کرنا چاہتا ہے وہ کبھی بھی اسباط سے حدیث نہیں لیتا. کچھ دیر بعد جب قطن بن نصیر کی نقل کردہ حدیث دیکھی تو فرمانے لگے: یہ تو اسباط سے بھی ضعیف شخص ہے جبکہ مسلم نے اس سے حدیث نقل کر ڈالی.

ابوزرعہ رازی نے جب احمد بن عیسی مصری کی حدیث دیکھی تو فرمایا: مصری لوگ احمد بن عیسی کے دروغ گو اور جھوٹے ہونے میں کوئی شک نہیں رکھتے. جبکہ مسلم بن حجاج نے اس کو صحیح قرار دیتے ہوئے اس سے احادیث نقل کر دی ہیں.(۱)

ب: امام نووی جنھوں نے صحیح مسلم کی شرح لکھی انہوں نے مقدمہ میں امام مسلم کا یہ دعوی ردّ

---

۱ .وأتاه ذات يوم ـ وانا شاهد ـ رجل بكتاب الصحيح من رواية مسلم. فجعل ينظر فيه ،فاذا حديث عن اسباط بن نصر ،فقال أبوزرعة:ما أبعد هذا من الصحيح!يدخل فى كتابه أسباط بن نصر !ثم راى فى كتابه قطن بن نسير فقال لى:وهذا أطم من الأول ،قطن بن نسير وصل أحاديث عن ثابت جعلها عن أنس ،ثم نظر فقال:يروى عن أحمد بن عيسى المصرى فى كتابه الصحيح ،قال لى أبوزرعة:ما رايت أهل مصر يشكون فى أن احمد بن عيسى ـ وأشار أبوزرعة الى لسانه ـ كانه يقول الكذب، ثم قال لى: يحدث عن أمثال هؤلاء و يترک محمد بن عجلان ونظرائه)). خطيب بغدادى ،تاريخ بغداد أو مدينة السلام: ج۴،ص ۲۷۳ ؛شرح حال احمد بن عيسى بن حسان ،ش ۲۰۲۳ ومزى ؛تهذيب الكمال فى أسماى الرجال: ج۱،ص ۲۱۴ ؛شرح حال احمد بن حسان ،ش ۸۴.

کر دیا ہے کہ انہوں نے ایسی احادیث نقل کی ہیں جن پر جمہور اہل سنت کا اتفاق ہے. اور کہا ہے کہ: امام مسلم کا یہ دعوی بے بنیاد ہے اس لیے کہ انہوں نے ایسی احادیث بھی جمع آوری کی ہیں جن کے راوی ضعیف اور غیر ثقہ افراد ہیں.(۱)

ج: علامہ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری لکھتے ہیں:

بخاری نے اپنی کتاب میں ایک سو دس معلل یعنی مشکل دار اور ضعیف و مخدوش احادیث نقل کی ہیں جبکہ ان ضعیف احادیث میں سے بتیس مسلم نے بھی ذکر کی ہیں.(۲)

علامہ ابن حجر عسقلانی نے ایسے تین سو افراد کے نام شرح صحیح بخاری کے مقدمہ میں درج کیے ہیں جن سے بخاری نے احادیث نقل کی ہیں جبکہ علمائے جرح و تعدیل نے انہیں ضعیف

---

۱ .وأمّا قول مسلم فى صحيحه فى باب صفة صلاة رسول الله ﷺ ليس كل شىء صحيح عندى وضعته ههنا ،يعنى فى كتابه هذا الصحيح و انما وضعت ههنا ما أجمعوا عليه ،فمشكل ،فقد وضع فيه احاديث كثيرة مختلفا فى صحتها ،لكونها من حديث من ذكرناه و من لم نذكره ممن اختلفوا فى صحته حديثه)). نووى ،المنهاج فى شرح صحيح مسلم بن الحجاج : ج۱ ، ص۲۵ .

۲ .وعدّة ما اجتمع لنا من ذالک مما فى كتاب البخارى و ان شاركه مسلم فى بعضهم مائة و عشرة أحاديث ،منها جا وافقه مسلم على تخريجه وهو اثنان و ثلاثون حديثا ومنها ما انفرد بتخريجه وهو ثمانية و سبعون حديثا)). ابن حجر عسقلانى ،هدى السارى مقدمه فتح البارى :ص ۳۶۴،الفصل الثامن ،فى سياق الأحاديث التى انتقدها عليه حافظ عصره بن ابوالحسن الدارقطنى و غيره من النقاد و ايرادها حديثا حديثا على سياق الكتاب.

Presented By: https://jafrilibrary.com

قرار دیا اور ان پر طعن بھی کیا ہے.(۱)

د: ایک اور حنفی عالم ابن ہمام کمال الدین محمد بن عبدالواحد کا شمار بھی ایسے علماء میں سے ہوتا ہے جنہوں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی تمام احادیث کے صحیح ہونے کا انکار کیا ہے. وہ فرماتے ہیں:

ایسے لوگ جو یہ گمان کرتے ہیں کہ صحیح ترین احادیث وہ ہیں جو بخاری اور مسلم میں نقل ہوئی ہیں، اس کے بعد جو صرف بخاری میں، اس کے بعد صرف مسلم میں، اس کے بعد وہ احادیث جن کی سند بخاری اور مسلم والی سند ہے، اس کے بعد ان احادیث کا مرتبہ آتا ہے جو بخاری اور مسلم کی شرط پر موجود ہیں اور اس کے بعد ایسی احادیث جو ان میں سے کسی ایک کی شرط کی مطابق ہو. ایسی سوچ ہٹ دھرمی اور غلط ہے اور اس کی پیروی کرنا بھی جائز نہیں ہے.(۲)

ھ: امام غزالی، باقلانی، جوینی اور داؤدی نے بھی یہ نظریہ ردّ کر دیا ہے کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری کی تمام تر احادیث صحیح ہیں اور انہوں نے ضعیف روایات کو ان کتب سے نکال کر نمونہ کے

---

۱. ابن حجر عسقلانی ،ھدی الساری مقدمہ فتح الباری : ص ۴۰۳، الفصل التاسع فی سیاق اسماء من طعن فیہ من رجال ھذا الکتاب.

۲. قول من قال: أصحّ الأحادیث ما فی الصحیحین ،ثم ما انفرد بہ البخاری ،ثم ما انفرد بہ مسلم ،ثم ما اشتمل علی شرطھما ،ثم ما اشتمل علی شرط احدھما تحکّم لا یجوز التقلید فیہ)). محمود ابوریة ،أضوء علی السنّة المحمّدیة: ص ۳۱۲،مسلم و کتابہ

طور پر پیش بھی کیا ہے. انہی ضعیف روایات میں سے ایک پیغمبر ﷺ کا عبداللہ بن ابی منافق کی نماز جنازہ پڑھانا ہے جس کے ضعیف ہونے کی طرف ان علماء نے اشارہ کیا ہے.(۱)

اگر ہمارے اتنے بڑے بڑے علماء بخاری اور مسلم کی ساری احادیث کو صحیح نہیں مانتے تو ہم کیوں ان کو صحیح کہنے پر اتنا اصرار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان دو کتابوں کی تمام تر احادیث صحیح ہیں؟ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم نے ان دو کتابوں کو صحیح نہ مانا ہوتا اور اپنے بزرگ علماء کی سیرت کو اپنایا ہوتا تو آج یہ سلمان رشدی والی مصیبت پورے عالم اسلام پر نہ پڑتی اور نہ ہی رسالت دو جہاں کو رنگیلا رسول نعوذ باللہ لکھا جاتا. اس لئے کہ ہم کہہ سکتے تھے کہ ان دو کتابوں کے اندر ایسی احادیث جن میں پیغمبر اکرم ﷺ کی توہین پائی جاتی ہے وہ جعلی اور ضعیف ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں لیکن ہم نے امام بخاری اور امام مسلم کو معصوم بنا کر

---

۱. أقدم جماعة من الأکابر علی الطعن فی صحّة ھذا الحدیث مع کثرة طرقہ و اتفاق الشیخین ...انکر القاضی ابوبکر صحة الحدیث و قال: لا یجوز ان یقبل ھذا و لا یصح ان الرّسول قالہ. ولفظ القاضی ابی بکر الباقلانی فی ((التعریف)): ھذا الحدیث من أخبار الآحاد التی لا یعلم ثبوتھا .وقال فی البرھان: لا یصححہ اھل الحدیث .وقال الغزالی فی ((المستصفی)): الأظھر أن ھذا الخبر غیر صحیح .وقال الداودی الشارح :ھذا الحدیث غیر محفوظ)).فتح الباری بشرح صحیح البخاری : ج۸مص ۱۸۹ ،کتاب التفسیر ،باب ۱۳ ولا تصل علی احدمنھم مات أبدا ولا تقم علی قبرہ ،شرح حدیث ۴۶۷۲.

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیش کیا جس کی سزا قیامت تک بھگتنا ہوگی. خدا ہمارے علماء کو حق بولنے اور حق لکھنے کی توفیق عنایت فرمائے. آمین یا ربّ العالمین.

سوال نمبر 60: کیا یہ بھی درست ہے کہ ہم اہل سنت، حقیقت میں سنت عمر اور دیگر صحابہ کرام کی سنت کے تابع اور پیروکار ہیں نہ کہ سنت پیغمبر ﷺ کے؟

عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو دستور دیا: احادیث پیغمبر ﷺ اور احادیث عمر میں سے جو کچھ ملے اسے فوراً تحریر کرلو اس لیے کہ مجھے یہ خوف لاحق ہو رہا ہے کہ کہیں اہل علم کے دنیا سے جانے سے علم نابود نہ ہو جائے.(۱)

پیغمبر ﷺ کے علاوہ دوسروں کی سنت کی پیروی کا ماجرا صالح بن کیسان کے قول سے بھی سمجھا جاسکتا ہے جسے ابن سعد نے نقل کیا ہے. صالح بن کیسان، زہری کی شہرت کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: زہری اور میں نے مل کر پیغمبر ﷺ کی احادیث کو جمع کرنا شروع کیا. جب یہ احادیث جمع کر چکے تو زہری نے کہا کہ صحابہ کے اقوال کو بھی حدیث کے طور پر جمع کیا جائے تو میں نے اس کی مخالفت کی لیکن اس نے ویسا ہی کیا جس کی وجہ سے وہ شہرت پا گیا.(۲)

---

۱. اُنظر ما کان من حدیث رسول الله ﷺ ا و سنة ما ضیة او حدیث عمر فاکتبه، فانی خفت دروس العلم و ذهاب اهله)). ابن عبد البر، التمهید: ج۱۷، ص۲۵۱؛((أن عمر بن عبد العزیز کتب الی ابی بکر بن محمد بن حزم أن انظر ماکان من حدیث رسول الله ﷺ او سنةاو حدیث عمر او نحو هذا، فاکتبه لی)). جلال الدین سیوطی، تنویر الحوالک: ص۵.

۲. اجتمعت انا و الزهری و نحن نطلب العلم، فقلنا: نکتب السنن، قال: و کتبنا ما.....

اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہم کیسے یہ دعوٰی کر سکتے ہیں کہ ہم سنت نبوی کی پیروی کرتے ہیں جبکہ ہماری احادیث تو مخلوط ہو چکی ہیں اور شاید احادیث پیغمبر ﷺ سے زیادہ صحابہ کرام کے اقوال ہوں؟

سوال نمبر 61: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جس سنت کی ہم پیروی کرتے ہیں یہ وہی سنت شیخین ہے. جس کی پیروی کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تقاضا کیا گیا تھا اور انہوں نے اس سنت کی پیروی کرنے سے انکار کر کے خلافت کے منصب کو ٹھوکر ماردی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سنت کی پیروی قبول کر کے خلافت سنبھال لی اور خلیفہ مسلمین بن گئے؟

جب ابووائل نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے حضرت علیؑ کو خلافت سے دور رکھنے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کے بارے میں پوچھا: تو حضرت عبدالرحمٰن نے جواب میں فرمایا: اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے اس لئے کہ شوریٰ میں پہلے علیؑ سے کہا گیا کہ وہ قرآن، سنت پیغمبرؐ، اور سنت وسیرت ابوبکر و عمر کی پیروی کا وعدہ کر کے خلیفہ بن سکتے ہیں لیکن علیؑ نے میری اس شرط کو نہیں مانا لیکن جب یہی تجویز عثمان کے سامنے رکھی گئی تو اس نے قبول کر لی اور وہی خلیفہ بن گیا.(۱)

...جاء عن النبی ﷺ قال: ثم قال (الزهری): نکتب ما جاء عن فانجح و ضیعت)). ابن سعد، الطبقات الکبری: ج۲، ص۳۸۸-۳۸۹؛ شرح حال زهری و ابن کثیر، البدایة و النهایة: ج۹، ص۳۵۸، حوادث سال ۱۲۴ هجری قمری، شرح حال زهری.

۱. قال (ابو وا[illegible] لعبد الرحمن بن عوف: کیف بایعتم عثمان و ترکتم علیاً قال: ما

Presented By: https://jafrilibrary.com

علامہ ابن حجر عسقلانی بھی عبدالرحمٰن بن عوف کی بیعت کی شرط کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال عبدالرّحمٰن مخاطبا لعثمان : أبایعک علی سنّة الله و سنّة رسول و الخلیفتین من بعده ، .فقال: نعم .،فبایعه عبدالرّحمٰن .(۱)

امام فخر رازی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے کی کیفیت کو یوں لکھتے ہیں: عبدالرحمٰن بن عوف نے عثمان سے کہا: اگر کتاب خدا، سنت پیغمبرؐ اور ابوبکر وعمر کی سنت کی پیروی کو تسلیم کرتے ہو تو تمہاری بیعت کرکے تمہیں مسلمانوں کا خلیفہ بناسکتا ہوں۔ عثمان نے اس شرط کو قبول کیا اور خلیفہ بن گئے۔

وہ مزید لکھتے ہیں: لیکن علی نے اس شرط کی مخالفت کی مگر ان کی یہ مخالفت اجماع کے منعقد ہونے میں مانع نہیں بن سکتی۔(۲)

...ذنبی،قد بدات بعلی فقلت: أبا یعک علی کتاب الله و سنة رسول ه و سیرة أبی بکر وعمر .قال:فقال: فیما استطعت. قال:ثم عرضتها علی عثمان ،فقبلها)). احمد بن حنبل ،المسند: ج ۱،ص ۷۵؛مسند علی بن أبی طالب و ابن اثیر جزری،أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ج ۴ ،ص ۳۲،شرح حال حضرت علیؑ، خلافته.

۱ .ابن حجر عسقلانی ،فتح الباری بشرح صحیح البخاری : ج ۱۳،ص ۲۱۰،کباب الأحکام ،باب کیف یبایع الامام الناس ،شرح حدیث ۷۲۰۷.

۲ .روی أن عبد الرحمن بن عوف قال لعثمان :أبا یعک علی کتاب الله و سنة رسوله...

سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن بن عوف کی کونسی شرط کے مخالف تھے؟ کیا وہ نعوذ باللہ قرآن اور سنت پیغمبر ﷺ کے مخالف تھے یا صرف حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی سیرت وسنت کی پیروی کو اسلام نہیں سمجھتے تھے؟ یقیناً حضرت ابوبکر وعمر کی پیروی کو جائز نہیں سمجھتے تھے؟ اس سے بھی بڑھ کر غور وفکر کی بات تو یہ ہے کہ کس لیے حضرت علی شیر خدا نے حضرت ابوبکر وعمر کی سنت وسیرت کی پیروی سے انکار کرکے اپنا حق چھوڑ دیا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی سیرت کو قرآن وسنت کے مخالف سمجھتے تھے؟

سوال نمبر 62: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ رسالت مآب ﷺ کی رحلت کے وقت آپ کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا؟ اگر یہ بات درست ہے تو پھر کس لیے ہم اس حقیقت کو بیان کرنے والی روایات کو ذکر نہیں کرتے جبکہ ہمیشہ یہ شور مچاتے ہیں کہ آنحضرتؐ کا سر حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا؟

آنحضرت کے جلیل القدر صحابی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت عمر کے دور خلافت میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ کعب الاحبار نے حضرت عمر سے پوچھا: پیغمبر ﷺ کی آخری وصیت کیا تھی؟ حضرت عمر نے کعب الاحبار کو حضرت علی کے

... وسیرة الشیخین ،فقال:نعم و کان ذلک بمشهد من عظماء الصحابة ولم ینکر علیه أحد ،فکان ذلک اجماعا .فان قلت : ان علیا خالف فیه ،قلت :انه لم ینکر جوازه ،لکنه لم یقبله و نحن لا نقول بوجوبه)).فخر رازی،المحصول: ج ۶،ص ۸۶،ذکر أدلة المخالف.

Presented By: https://jafrilibrary.com

پاس بھیجا کہ ان سے جا کر پوچھو۔کعب الاحبار نے حضرت علی سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کو آخری وقت سہارا دیا تو آپؑ نے اپنا سر مبارک میرے شانے پر رکھا اور فرمایا: نماز، نماز.

کعب الاحبار نے حضرت علی کی بات کی تائید کی اور کہا: انبیاء کی وصیت بھی یہی تھی.کعب الاحبار نے دوبارہ حضرت عمر سے کوئی سوال پوچھا تو انہوں نے پہلے کی طرح دوبارہ کہا: کہ علی سے پوچھو.

کعب الاحبار نے حضرت علی سے پوچھا: پیغمبر ﷺ کو غسل کس نے دیا؟ حضرت علی نے جواب میں فرمایا: جب آپؑ کی رحلت ہوئی تو آنحضرت ﷺ کے چچا عباس پاس موجود تھے اسامہ اور شقران پانی دیتے رہے اور میں نے آنحضرتؐ کو غسل دیا.(۱)

اسی طرح محمد بن عبداللہ، حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی

---

۱ .عن جابر عبد الله الأنصاری أن كعب الأخبار قام زمن فقال (ونحن جلوس عند عمر): ماكان آخر ما تكلم به رسول الله ﷺ؟فقال عمر:سل عليّا قال :أين هو؟قال: هوهنا ،فسأله، فقال علی :أسند ته الی صدری ،فقال كعب: فوضع راسه علی منكبی،فقال :الصلاة ،الصلاة. فقال كعب:كذلک آخر عهد الأنبياء وبه أمروا و عليه يبعثون.قال:همن غسله يا أمير المومنين ؟قال:سل عليا قا :فسأله ،فقال:كنت أغسله و كان العباس جالسا و كان أسامة و شقران يختلفان الی بالماء)).ابن سعد ،الطبقات الكبری:ج ۲،ص ۲۶۲ ـ ۲۶۳،ذكر من قال توفی رسول الله ﷺ فی حجر علی بن ابی طالب و متقی هندی،كنز العمال فی سنن الأقوال و الأفعال: ج۷،ص ۲۵۳،ح۱۸۷۸۹ .

اللہ عنہ اور امام شعبی بھی اس بات کے معتقد ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت آپؑ کا سر مبارک حضرت علی کی گود میں تھا.(۱)

اتنے سارے صحابہ کرام اور علماء کے اقوال اور روایات جو صراحتا بیان کر رہے ہیں کہ وفات کے وقت آنحضرت ﷺ کا سر مبارک حضرت علی کی گود میں تھا لیکن اس کے باوجود ہم اس بات پر مصر ہیں کہ آنحضرت کا سر حضرت عائشہ کی گود میں تھا.(۲)

۱.عبد الله بن محمد عن جده قال:قال رسول الله ﷺ فی مرضه : ادعو لی أخی .قال:فدعی له علی فقال :أدن منی ،فدنوت منه ،فاستند الی ،فلم يزل مستنداالی و انه ليكلمنی حتی ان بعض ريق النبی ﷺ ليصيبنی ،ثم نزل برسول الله و ثقل فی حجری ،فصحت يا عباس!ادركنی ،فانی هالک ،فجاء العباس،فكان جهدهما جميعا ان أضجعاه)).((عبدالله بن محمد بن عمر بن علی عن أبيه عن علی بن الحسين قال:قبض رسول الله ﷺ فی حجر علی))،((عن الشعبی قال:توفی رسول الله ﷺ و رأسه فی حجر علی و غسله علی و الفضل محتضنه وأسامة يناول الفضل الماى))،((عن أبی غطفان قال:سألت ابن عباس أرأيت رسول الله ﷺ توفی و راسه فی حجر أحد؟قال:توفی وهو لمستند الی صدر علی .قلت:فان عروة حدثنی عن عايشةأنها قالت:توفی رسول الله ﷺبين سحری و نحری .فقال ابن عباس:أتعقل ؟والله لتوفی رسول الله ﷺ وانه لمستند الی صدر علی وهو الذی غسله و أخی الفضل بن عباس،وأبی أبی وأن يحضر و قال :ان رسول الله ﷺ كان يأمر نا أن نستتر ،فكان عند الستر)).ابن سعد،الطبقات الكبری: ج ۲،ص ۲۶۳ ؛ذكر من قال توفی رسول الله ﷺفی حجر علی بن أبی طالب.

۲.قيل لأم المؤمنين عايشة:أكان رسول الله ﷺأوصی الی علی؟قالت:لقد كان رأسه فی حجری،فدعا بالطشت ،فبال فيها،فلقد انخنث فی حجری وما شعرت به،فمتی أوصی...

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 63: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ بعض صحابہ کرام پیغمبر اکرم ﷺ کو عادل اور مخلص نہیں سمجھتے تھے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: ایک دن جب پیغمبر گرامی ﷺ مال غنیمت بانٹ رہے تھے تو ایک انصاری جو اس تقسیم کی وجہ سے ناراض تھا کہنے لگا: پیغمبرؐ نے اس تقسیم میں خدا کو مدنظر نہیں رکھا یعنی عادلانہ تقسیم نہیں کی۔ جب پیغمبر اکرم ﷺ کو اس بات کی خبر ملی تو آپ کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا لیکن حضرت موسیٰ کے صبر کو یاد کر کے خاموش رہ گئے (۱).

... الی علی)). ابن سعد، الطبقات الکبری: ج۲، ص ۲۶۱، ذکر من قال ان رسول الله ﷺ لم یوص وانه توفی و رأسه فی حجر عائشة. ((قالت عائشة: فمات فی الیوم الذی کان یدور علیه فی بیتی، فقبضه الله وان رأسه لبین نحری وسحری وخالط ریقه ریقی، ثم قالت: دخل عبدالرحمن بن ابی بکر ومعه سواک یستن به، فنظر الیه رسول الله ﷺ فقلت له: أعطنی هذا السواک یا عبدالرحمن! فأعطانیه، فقضمته، ثم مضغته، فأعطیته رسول الله ﷺ فاستن به وهو مستند الی صدری)). محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری: ج۳، ص ۹۴؛ کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ و وفاته. ((فلما نزل به ورأسه علی فخذی غشی علیه، ثم أفاق فاشخص بصره الی سقف البیت ثم قال: اللهم الرفیق الأعلی)). محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری: ج۳، ص ۹۴؛ کتاب المغازی، باب آخر ما تکلم النبی ﷺ.

۱. عن شقیق عن عبدالله قال: قسّم النبی ﷺ یوما قسمة، فقال رجل من الأنصار: ان هذه لقسمة ما أرید بها وجه الله. أما والله لآتین النبی ﷺ فأتیته وهو فی ملا فساررته، فغضب حتی احمر وجهه، ثم قال: رحمة الله علی موسی أوذی باکثر من هذا فصبر)). محمد بن اسماعیل...

کیا اس حقیقت کے علم کے بعد بھی تمام صحابہ کو عادل سمجھنے کا کوئی جواز باقی رہ جاتا ہے؟ اور کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ آنحضرت کے سارے صحابی اچھے تھے؟

سوال نمبر 64: کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض صحابہ کرام شراب پیتے تھے؟

ابن اثیر جزری نے ابوالأزور کے حالات زندگی میں لکھا ہے: ابوالأزور پیغمبر ﷺ کے سرشناس اور بزرگ صحابہ کرام میں سے ایک تھے اس نے ابوجندل اور ضرار بن خطاب کے ہمراہ شراب پی اور پھر سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۹۳ کے ذریعے اپنے اس عمل کی توجیہ اور تاویل کرنے لگے (۱).

...بخاری، صحیح البخاری: ج۴، ص ۹۷؛ کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا أکثر من ثلاثة فلا باس بالمسارة و المناجاة.

۱. ابو الأزور الأحمری من وجوه الصحابة و قصته مشهورة فی شرب الخمر، کان ابوالأزور وابو جندل و ضرار بن الخطاب د تأولوا فی الخمر)). ابن اثیر جزری، أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ج۵، ص ۱۳۵، شرح حال ابوالازور. ((عن ابن جریج قال: أخبرت أن أبا عبیدة بالشام وجد أبا جندل بن سهیل و ضرار بن الخطاب وأبا الأزور وهم من أصحاب النبی ﷺ قد شربوا الخمر، فقال أبو جندل: ﴿لیس علی الذین ءامنوا و عملوا الصلحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و ءامنوا و عملوا الصلحات﴾. ابن اثیر جزری، أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ج۳، ص [illegible]، شرح حال ابو جندل.

Presented By: https://jafrilibrary.com

علامہ ابن حجر نے بھی ان تین صحابیوں کے شراب پینے اور پھر اس کی وجہ سے کوڑے کھانے کی طرف اشارہ کیا ہے.(۱) عقبہ بن حارث کا حضرت عمر کے بیٹے عبدالرحمٰن کے ہمراہ شراب پینا،(۲) ولید بن عقبہ کا شراب پی کر صبح کی نماز چار رکعت پڑھا دینا اور پھر اسے کوڑوں کا لگایا جانا اور اسی وجہ سے اسے کوفہ کی گورنری سے معزول کرنا (۳) اور قدامہ بن مظعون کا شراب پینا (۴) یہ سب پیغمبر ﷺ کے صحابہ کے شراب پینے کے نمونے ہیں. کیا یہ سارے واقعات کچھ صحابہ کے گنہگار اور خواہشات کے تابع ہونے کی دلیل نہیں ہیں؟

سوال نمبر 65: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ بعض صحابہ، پیغمبر اکرم ﷺ کی زندگی میں بھی لات وعزیٰ جیسے بتوں کی قسم کھاتے تھے؟

۱۔ابن حجر عسقلانی ،الاصابة فی تمییز الصحابة : ج۲،ص ۲۰۹؛ شرح حال ضرار بن الازور،ش ۴۱۷۲.

۲.وهو الذی شرب الخمر مع عبدالرحمن بن عمر بن الخطاب بمصر)).ابن اثیر جزری،أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ج۳،ص ۴۱۶؛ شرح حال عقبه بن حارث.

۳۔وخبر صلاته بهم سکران وقوله لهم:أزیدکم بعد أن صلّی الصبح أربعامشهور من روایة الثقات من أهل الحدیث ولما شهدوا علیه بشرب الخمر أمر عثمان به فجلدو عزل عن الکوفة.
ابن اثیر جزری ،أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ج۵،ص ۹۱؛شرح حال ولید بن عقبة.

۴۔ابن ثیر جزری،أسد الغابة فی معرفة الصحابة: ج۴،ص ۱۹۹؛شرح حال قدامة بن مظعون و ابن حجر عسقلانی،الاصابة فی تمییز الصحابة: ج۳،ص ۲۲۸؛شرح حال قدامة بن مظعون، ش ۷۰۸۸.

۱۔سعد بن ابی وقاص مشہور صحابی ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے لات وعزیٰ کی قسم کھائی تو پیغمبر ﷺ نے فرمایا: اب تین بار کہو: لااله الاّ الله وحده لاشریک له.(۱)

۲۔حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں: پیغمبر ﷺ نے فرمایا: لات وعزیٰ کی قسم کھانے کے بعد لاالٰہ الاّ اللہ کہو.(۲)

اگر یہ بات درست ہے جیسا کہ ہماری کتب اور اقوال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کی گواہی دے رہے ہیں تو پھر ہمارے علماء، بے چارے مسلمانوں کو غیر خدا کی قسم کھانے کی وجہ سے کیوں کافر قرار دیتے ہیں؟ کیا پیغمبر اکرم ﷺ سے بھی زیادہ آج کے مولوی دین شناس ہوگئے ہیں یا یہ کہ تعلیمات رسول ﷺ کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی ٹھان لی ہے؟

سوال نمبر 66: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور امّ المؤمنین حضرت

۱۔حلفت باللّات و العُزی،فقال رسول الله ﷺ :قل: ((لا اله الا الله،وحده لاشریک له)).ثلاثا،ثم انفث عن یسارک ثلاثا و تعوذ و لا تعد)).احمد بن حنبل ،المسند: ج ۱، ص ۱۸۳ :مسند سعد بن ابی وقاص و ابن ماجه ،سنن ابن ماجه: ج ۱ ،ص ۶۷۸ ؛کتاب الکفارات ،باب النهی أن یحلف بغیر الله ، ح۲۰۹۷ .

۲۔قال رسول الله ﷺ :من حلف فقال فی حلفه ((واللات و العزی)) فلیقل((لا اله الا الله)).محمد بن اسماعیل بخاری ،صحیح البخاری : ج۳،ص ۱۹۴ ،کتاب التفسیر ،تفسیر سوره نجم، وج۴، ص ۱۵۱ .کتاب الأیمان و النذور و ابن ماجه ،سنن ابن ماجه : ج ۱ ، ص۶۷۸ ، کتاب الکفارات، باب النهی عن یحلف بغیر الله، ح۲۰۹۶ .

Presented By: https://jafrilibrary.com

حفصہ رضی اللہ عنہما بے رحم اور قاتل تھیں جنہوں نے پیغمبر ﷺ کے زمانہ حیات میں کئی ایک لوگوں کو قتل کیا اور کئی ایک کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کا دستور دیا؟

۱۔عبداللہ بن عمر کہتے ہیں: حضرت حفصہ کی ایک کنیز نے انہیں جادو کر ڈالا اور پھر اس کا اعتراف بھی کیا۔حضرت حفصہ نے عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب کو یہ سب کچھ بتایا تو اس نے اس کنیز کو قتل کر ڈالا۔(۱)

۲۔نافع کہتے ہیں: حضرت حفصہ پر جادو ہو گیا تو انہوں نے اپنے بھائی عبیداللہ کو بتایا تو اس نے دو جادوگر عورتوں کو قتل کر ڈالا۔(۲)

۳۔علامہ نووی لکھتے ہیں: حضرت عائشہ نے اپنی ایک کنیز کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور حضرت حفصہ نے اس گمان کی وجہ سے ایک کنیز کو قتل کر دیا کہ اس نے ان پر جادو کیا ہے۔(۳)

---

۱ .انّ جارية لحفصة سحرتها و اعترفت بذلک ،فاخبرت بها عبدالرحمن بن زيد بن الخطاب ،فقتلها .ابن حزم اندلسی ،المحلی: ج ۱۱ ،ص ۱۲۴ ؛مساله ۲۱۸۵ و ص ۳۹۴،مساله ۲۲۰۴ ؛عبدالرزاق صنعانی،المصنف: ج ۱۰ ،ص ۱۸۰ ،باب قتل الساحر ،ح ۱۸۷۴۷ ؛ابن ابی شيبه ،المصنف فی الاحاديث و الآثار: ج ۶،ص ۴۳۰ ؛کتاب الديات، باب ۱۹۱ ،الدم يقضی فيه الأمراء ،ح ۴وطبرانی،المعجم الکبير: ج ۲۳، ص ۱۸۷ ، روايات و اخبار حفصه، ح ۳۰۲.

۲ .عن نافع أن حفصة سحرت ،فامرت عبيدالله اخاها ،فقتل ساحرتين.عبدالرزاق صنعانی، المصنف: ج ۱۰ ،ص ۱۸۴ ؛باب قتل الساحر، ح ۱۸۷۵۷ .

۳ .اخرج مالک عن عائشة انها قطعت يد عبد لها و اخرج ايضا ان حفصة قتلت جارية لها...

کیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ جرم ثابت ہوئے بغیر کسی کو قتل کر دیا جائے اور پھر وہ بھی اپنے ہاتھ سے۔اگر یہ سب درست اور شریعت کے مطابق ہے تو پھر عدالتوں کا کیا کام رہ جاتا ہے؟البتہ ایک اور بات ذہن میں آئی کہ آج کل ہمارے دیوبندی فرقہ کے دہشت گرد جو مختلف فوجیوں یا دوسرے بے گناہ لوگوں کو پکڑ کر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر سڑکوں پر ڈال دیتے ہیں تو کہیں ہمارے علماء نے ان کو سیرت عائشہ اور سیرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر چلنے کا حکم تو نہیں دے دیا؟ خدا پناہ دے ایسے مکر سے۔اسی لیے تو ہمارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: کہ جب ایک عالم گمراہ ہوتا ہے تو وہ پورے عالم کو گمراہ کر دیتا ہے۔

سوال نمبر 67: کیا درست ہے کہ یہ حدیث خذوا شطر دینکم عن الحمیراء یعنی اپنا دو تہائی دین حضرت عائشہ سے لو) کسی معتبر کتاب میں ذکر نہیں ہوئی؟

اہل سنت کے بزرگ عالم دین مبارک پوری اس سلسلے میں چند علماء کے اعترافات کو بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۔ابن حجر عسقلانی کا عقیدہ یہ ہے کہ:اس حدیث کی کوئی سند نہیں ہے اور کسی معتبر کتاب میں نقل نہیں ہوئی ہے صرف ابن اثیر جزری نے اپنی کتاب النہایہ میں اس حدیث کو راویوں کا ذکر کیے بغیر نقل کیا ہے۔

۲۔ابن کثیر دمشقی نے اس حدیث کے بارے میں مزی اور ذہبی سے سوال کیا تو ان دو

...سحر لها، نووی، المجموع: ج ۲۰ ،ص ۲۰۹ ، کتاب الحدود ،باب اقامة الحدود

Presented By: https://jafrilibrary.com

بزرگ عالم دین نے فرمایا: ہمیں اس کی سند کا کوئی علم نہیں ہے۔

۳۔علامہ سخاوی نے اس حدیث کے سلسلے میں یوں مرقوم فرمایا ہے:

اس حدیث کو صرف دیلمی نے اپنی کتاب فردوس الاخبار میں بغیر سند کے ذکر کیا ہے دیلمی کے مطابق اس حدیث کا متن بھی معروف متن سے جدا ہے اس لئے کہ اس نے یوں نقل کیا ہے:

خذوا ثلث دينكم من بيت الحميراء.

۴۔علامہ جلال الدین سیوطی اس حدیث کے بارے میں یوں اظہار نظر کرتے ہیں: میں نے اس حدیث کو کسی بھی معتبر کتاب میں نہیں دیکھا.(۱)

۵۔علامہ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں: یہ حدیث خذوا دينكم عن هذه الحميراء جسے علماء منبروں پر ذکر کرتے ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے اور نہ ہی کسی معتبر کتاب میں موجود

۱۔وأمّا حديث ((خذوا شطر دينكم عن الحميراء))يعني عائشة .فقال الحافظ ابن حجر العسقلاني :لاأعرف له اسنادا ولا رواية في شيء من كتب الحديث الا في ((النهاية))لا بن الأثير ولم يذكر من خرجه .و ذكر الحافظ عمادالدين بن كثير:أنه سال المزى و الذهبي عنه،فلم يعرفاه.وقال السخاوى :ذكره في ((الفردوس))بغير اسناد و بغير هذا للفظ و لفظ ((خذوا ثلث دينكم من بيت الحميراء))وبيض له صاحب ((مسند الفردوس)) ولم يخرج له اسناد.وقال السيوطي :لم أقف عليه)). مباركفورى، تحفة الأحوذى بشرح جامع الترمذى: ج۱۰ .ص۳۵۳؛ كتاب المناقب ،باب فضل عائشة،شرح حديث ۳۸۹۲ و ابن كثير ،البداية والنهاية: ج۸،ص۱۰۰ .

ہے.(۱)

۲۔معروف مفسر قرآن علامہ آلوسی بھی اس حدیث کو بغیر سند کے قرار دیتے ہیں.(۲)

جب یہ بات درست ہے کہ یہ حدیث جعلی اور ضعیف ہے تو پھر کس لئے ہمارے علماء اسے مجلس ومنبر کی زینت بناتے ہیں؟ کہیں ان کا مقصد حضرت عائشہ کو خاتون جنت حضرت فاطمہ سے بڑھانا تو نہیں ہے؟

سوال نمبر 68: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں کو غسل کرنے کا طریقہ عملی طور پر سکھایا کرتیں یعنی لباس اتار کر غسل کر کے دکھاتیں؟ جیسا کہ ہمارے علماء نے لکھا ہے نعوذ باللہ من ذلک البھتان العظیم.

ابوسلمہ کہتے ہیں: میں حضرت عائشہ کے بھائی کیساتھ ان کی خدمت میں پہنچا.ان کے بھائی نے پیغمبر ﷺ کے غسل کرنے کا طریقہ ان سے پوچھا تو حضرت عائشہ نے عملی طور پر ان کا طریقہ بتانے کے لئے پانی کا برتن منگوایا اور پردے کے پیچھے سے ہمیں غسل کر کے

۱۔فأمّا ما يلهج به كثير من الفقهاء و علماء الاصول من ايراد حديث ((خذوا شطر دينكم عن هذه الحميراء))فانه ليس له أصل له ولا هو مثبت في شيء من أصول الاسلام و سالت عنه شيخنا أبا الحجاج المزى،فقال :لا أصل له)).ابن كثير ،البداية و النهاية : ج۸،ص۹۲؛ حوادث سال ۵۸هجری قمری؛ شرح حال عايشه.

۲۔أما قصارى ما في الحديث الأول على تقدير ثبوته)).آلوسى ،روح المعاني في تفسير القرآن العظيم و السبع المثاني: ج۳،ص۲۰۶؛ تفسير آيه ۴۲سوره آل عمران.

Presented By: https://jafrilibrary.com

دکھایا(۱)

اگر چہ ہمارے علماء نے اس حدیث میں پائی جانے والی اخلاقی مشکلات کی وجہ سے اس کی توجیہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کوئی بھی عقل منداور غیرت مند انسان اپنی ماں کے بارے میں ایسی توجیہ قبول نہیں کرے گا.

وہ لکھتے ہیں: چونکہ حضرت عائشہ کے بھائی اور ابوسلمہ ان کے محرم تھے لہذا حضرت عائشہ نے ان کے سامنے کپڑے اتار کر غسل کیا.

اور پھر کہتے ہیں: ابوسلمہ اور حضرت عائشہ کے بھائی نے صرف ان کا سر اور بدن کا اوپر والا حصہ دیکھا تھا اور اس کے علاوہ بدن نہیں دیکھا.(۲)

اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ وہ دونوں حضرت عائشہ کے محرم تھے تب بھی کونسی .بہن یا خالہ ہے

---

۱ .عن ابی سلمة یقول :دخلت أنا و أخو عائشة علی عائشة ،فسألها أخوها عن غسل النبی ﷺ ،فدعت باناء نحوا من صاع ،فاغتسلت و أفاضت علی رأسها و بیننا و بینها حجاب)). محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری: ج ۱ ،ص ۵۶ ؛کتاب الغسل ،باب الغسل بالصاع.

۲ .قال القاضی عیاض: ظاهره أنهما رأیا عملها فی رأسها و أعالی جسدها مما یحل نظره للمحرم لأنها خالة أبی سلمة من الرضاع ،أرضعته أختها أمّ کلثوم ،و انما سترت أسافل بدنها ممّا لا یحل للمحرم النظر الیه قال: والّا لم یکن لاغتسالها بحضرتهما معنی. فی فعل عائشة دلالة علی استحباب التعلیم بالفعل ،النه أوقع فی النفس)). ابن حجر عسقلانی ،فتح الباری بشرح صحیح البخاری: ج ۱ ،ص ۴۳۵؛ کتاب الغسل ،باب الغسل بالصاع و نحوه ،شرح حدیث ۲۵۱.

جو جوان بھائی اور بھانجے کے سامنے ننگی ہو کر غسل کرے؟ افسوس تم پر جو امی عائشہ کے دفاع کے نعرے تو لگاتے ہو مگر ان کے دشمنوں کو امام فقہ وحدیث بھی مانتے ہو. مجھے نہیں سمجھ آئی کہ مولانا احمد لدھیانوی کی غیرت کہاں گئی ہے جو اپنی کتب کے اندر موجود ان احادیث پر خاموش ہیں اور حب صحابہ رحمۃ اللہ کے نعرے بھی لگائے جا رہے ہیں. میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ پاکستان کے دفاع کی بجائے اپنی ماں کا دفاع کریں اس لئے کہ خدانخواستہ پاکستان نہ رہا تو کوئی دوسرا ملک سہی لیکن اگر ہماری ماں کی عزت نہ رہی تو ہمارا دین وایمان ہی چلا جائے گا اور ہمارے نبی کی نبوت پر حرف آئے گا.

سوال نمبر 69: کیا یہ بھی درست ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام مردوں کو خوبصورت نامحرم عورتوں کو دیکھنے کی تشویق دلاتے تھے؟

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نقل کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ حور العین کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ ام رومان (حضرت عائشہ کی ماں) کو دیکھے.(۱)

یہ حدیث اس قدر قبیح اور بد خلقی پر مشتمل ہے کہ ہمارے معروف مفسر علامہ مناوی نے اس کی

---

۱ .من سرّه(أحب)أن ینظر الی امرأة من الحور العین فلینظر الی أم رومان)). حاکم نیشابوری، المستدرک علی الصحیحین : ج۳،ص۵۳۸؛ کتاب معرفة الصحابة،باب ذکر مناقب عبد الرحمن بن ابی بکر،ح ۶۰۰۰-۱۵۹۸ ؛ابن سعد،الطبقات الکبری: ج۸،ص۲۷۷ ؛شرح حال [illegible] متقی هندی ،کنز العمال فی سنن الأقوال و الأفعال: ج ۱۲،ص ۱۴۲،ح ۳۴۴۱۸.

Presented By: https://jafrilibrary.com

توجیہ یوں پیش کی: پیغمبر ﷺ کی مراد بصیرت کی آنکھ سے دیکھنا ہے نہ کہ ظاہری آنکھ سے۔(۱)

کیا پیغمبر اسلام ﷺ ایسی بات کا حکم دے سکتے ہیں کہ نامحرم عورتوں کو دیکھو یا یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ماں کی فضیلت بیان کرنے کی خاطر اسے نبی مکرم اسلام کی طرف نسبت دے دی؟

سوال نمبر 70: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ بہت سے اہل سنت علماء، قاضی القضات، بادشاہ اور بڑے بڑے تاجر لونڈا بازی کیا کرتے تھے؟

ابن کثیر دمشقی ولید بن عبدالملک کے حالات زندگی میں لکھتے ہیں: ولید بن عبدالملک لونڈے باز نہیں تھا البتہ بہت سے علماء، قضات، بادشاہ، تاجر اور سپہ سالار اس بیماری میں مبتلا ہوئے ہیں۔(۲)

سوال نمبر 71: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ ام المؤمنین عبداللہ بن زبیر کے فریب میں آ گئی تھیں؟

جب حضرت عائشہ نے عبداللہ بن عمر سے سوال کیا کہ تو نے مجھے علی سے جنگ لڑنے

۱۔یتاملها بعین بصیرته لا ببصره ،فانه الی الأجنبیة حرام)).مناوی ،فیض القدیر شرح الجامع الصغیر :ج۶،ص۱۹۷ ،حدیث ۸۷۵۰.

۲۔وهی فاحشة اللواط قد ابتلی بها غالب الملوک و الأمراء،والتجار،و العوام ،والکتاب ،و الفقهای ،ونحوهم)).ابن کثیر،البدایة والنهایة :ج۹،ص۱۲۹ ؛حوادث سال ۹۶ هجری قمری، شرح حال ولید بن عبدالملک .

سے کیوں نہ روکا؟ تو عبداللہ بن عمر نے فرمایا: عبداللہ بن زبیر نے تجھے دھوکہ دے کر تشویق کر رکھا تھا اور میری نصیحت آپ کے لئے سودمند نہیں تھی۔ اس لئے کہ آپ صرف عبداللہ بن زبیر کی بات مان رہی تھیں اور اس کی کسی بات کی مخالفت کو پسند نہیں کرتی تھیں۔(۱)

اگر یہ بات درست ہے کہ آل زبیر نے ہماری ماں کو ورغلا کر ہمارے خلیفہ کے سامنے لا کھڑا کیا اور ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کا خون بہہ گیا تو پھر اس حقیقت سے آگاہی کے باوجود کس لئے ہمارے علماء آل زبیر کی تعریف کرتے ہیں؟ کیا صرف اس لئے کہ وہ چوتھے خلیفہ کے دشمن تھے؟ کیا مسلمانوں پر اپنے خلیفہ کا دفاع واجب ہے یا ان کے دشمنوں کا!!!

سوال نمبر 72: کیا یہ بھی درست ہے کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آں حضور علیہ الصلاۃ والسلام اپنی چھ سالہ زوجہ سے ہم بستری کرتے تھے؟ نعوذ باللہ من فکرۃ الشیطان

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: جب میں بہت ہی چھوٹی تھی اور ابھی ماں باپ کو بھی نہیں پہچانتی تھی تو پیغمبرؐ ہر صبح وشام ہمارے گھر آتے تھے۔(۲)

۱۔فقالت(عائشة):یا أبا عبدالرحمن !مامنعک أن تنهانی عن مسیری؟قال: رایت رجلا قد غلب علیک ،ورایتک لا تخالفینه ،یعنی عبدالله بن الزبیر)).ذهبی ،شیر اعلام النبلاء: ج ۲، ص۱۹۳ ؛شرح حال عائشه،ش۱۹ و ج۳،ص۲۱۱ ؛شرح حال عبدالله بن عمر،ش۴۵ وابن ابی الحدید؛ شرح نحج البلاغة : ج ۲۰ ،ص۱۰۷ ؛عبدالله بن زبیر و طرف من اخباره.

۲. لم أعقل أبوی الا و هما یدینان الدین و لم یمر علینا یوم الا یاتینا فی فیه رسول الله ﷺ)) محمد بن اسماعیل بخاری ،صحیح البخاری: ج ۱ ،ص ۹۴ ؛کتاب الصلاة ؛.......

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس روایت کی قباحت کی وجہ سے ہمارے علماء نے اس کی یوں توجیہ کی ہے: پیغمبر ﷺ کے حضرت عائشہ سے روابط ان کی کم سنی کے باعث جماع کے علاوہ تھے. (۱)

یعنی فقط لذت لیتے تھے.

کیا ایسی بچی سے لذت لینا جو اپنے ماں باپ کو بھی کم سنی کی وجہ سے نہیں پہچان سکتی، شان رسول کے مطابق ہے؟ اور یہی وہ شان رسول ہے جس پر ہم دن رات ناز کرتے ہیں! افسوس تم پر جنہوں نے دین اور ناموس رسالت کے دفاع کے نام پر شان رسالت کی دھجیاں بکھیر کے رکھ دیں. خدا کی لعنت ہو ایسی سوچ رکھنے والوں اور ان کا ساتھ دینے والوں پر بھی.

سوال نمبر 73: کیا یہ بھی درست ہے کہ نبیوں کے نبی اپنی اس عظمت وجلالت کے باوجود حضرت عمر کی ہیبت سے خوف کھاتے تھے ؟

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں: ایک دن میں نے کھانا بنایا اور آنحضرت کی خدمت میں لے کر آئی، آپ کی خدمت میں آپ کی دوسری زوجہ حضرت سودہ بھی موجود تھیں میں نے ان سے کہا: اگر تم نے یہ کھانا نہ کھایا تو میں اسے تمہارے چہرے پر انڈیل دوں گی. حضرت سودہ

ا۔...باب المسجد یکون فی الطریق من غیر ضرر بالناس.

۲. أما من جهة مفاخذة رسول الله ﷺ لخطيبته عائشة، فقد كانت فی سن السادسة من عمرها ولا يستطيع أن يجامعها لصغر سنها، لذلک كان ﷺ يضع اربه بين فخذيها و يدلكه دلكا خفيفا كما أن رسول الله ﷺ يملک اربه على عكس المومنين)). فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية، ش فتوى ۹۱۸، تاريخ ۳-۵-۱۴۲۱.

نے انکار کیا تو میں نے وہ کھانا ان کے چہرے پر انڈیل دیا. آں حضرت ہنسنے لگے اور کچھ کھانا سودہ کو دیا اور کہا کہ تم بھی ان پر انڈیل دو. انہوں نے ویسا ہی کیا، اتنے میں حضرت عمر جو وہاں سے گذر رہے تھے انہوں نے پیغمبر ﷺ کو آواز دی جیسے ہی آپ نے ان کی آواز سنی تو مجھے اور سودہ سے کہا فوراً اپنا چہرہ دھوڈالو.

جس دن سے مجھے یہ پتہ چلا آنحضرت عمر سے اس قدر ڈرتے ہیں تو میں بھی اس دن سے عمر کی ہیبت سے خوف کھانے لگی. (۱)

کیا حضرت عمر کے ایسے فضائل توہین رسالت کا باعث نہیں بنتے ہیں؟

سوال نمبر 74: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما حاسد، جھوٹی، اور حیلہ باز تھیں اور انہوں نے اسی حیلہ ومکر کے ذریعے آں حضرت ﷺ سے ان

ا۔عن عائشة قالت: أتيت رسول الله ﷺ بخزيرة (بحريرة قد) طبختها له، فقلت لسودة: كلي والنبي ﷺ بيني وبينها، فقلت: لتأكلن او لا لطخن وجهك، فأبت، فوضعت يدي في الخزيرة (الحريرة)، فطليت (فطلبت) بها وجهها، فضحك النبي ﷺ و وضع فخذه (بيده) لها وقال لسودة: الطخي وجهها، فلطخت وجهي، فضحک النبی ﷺ ايضا، فمر عمر، فنادى: يا عبدالله! يا عبدالله! فظن النبي ﷺ انه سيدخل، فقال: قوما، فاغسلا وجوهكما. قالت عائشة: فمازلت أهاب عمر لهيبة رسول الله ﷺ اياه)). ابويعلى، مسند ابى يعلى: ج۷، ص۴۴۹، ح ۴۴۷۶؛ متقی هندی، كنز العمال فی سنن الأقوال و الأفعال: ج۱۲، ص۵۹۳، باب فضائل الفاروق، ح۳۵۸۴۳؛ وهيثمی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد: ج۴، ص۳۱۵-۳۱۶، باب عشرة النساء.

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی ایک زوجہ کو طلاق دلوادی؟

ابواسید ساعدی پیغمبر ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ کے خلاف حضرت عائشہ اور حفصہ کی سازش کے بارے میں کہتے ہیں:

پیغمبر ﷺ نے قبیلہ بنو عامر کی ایک خاتون سے شادی کرنا چاہی اور مجھے اس کے لانے کا حکم دیا. میں اسے لے کر آیا حضرت عائشہ اور حفصہ نے اسے تیار کرنا شروع کیا تو دیکھا کہ یہ تو عرب کی حسین ترین عورت ہے. آپس میں سازش کرنے لگیں کہ پیغمبر اس کی وجہ سے ہمارے اوپر توجہ نہیں کریں گے. لہذا اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اسے گمراہ کیا جائے. اس سے کہا: کہ پیغمبر ﷺ اس جملہ (أعوذ باللہ منک) سے بہت خوش ہوتے ہیں. جب پیغمبر آپ کے پاس آئیں تو یہی کہنا. اس عورت کو بھی علم نہیں تھا اس نے ایسا ہی کیا جس کی وجہ سے پیغمبرؐ نے اسے اس کے قبیلے میں واپس بھیج دیا.(۱)

کیا مومنوں کی ماؤں کی یہی صفات ہوتی ہیں؟

---

۱. عن حمزة بن ابی اسید عن ابیه ـ و كان بدريا ـ قال :تزوج رسول الله ﷺ أسماء بنت النعمان الجونية ،فارسلني ،فجئت بها ،فقالت حفصة لعائشة او عائشة لحفصة :اخضبيها انت وانا امشطها ففعلن ،ثم قالت لها احداهما :ان النبی ﷺ يعجبه من المراة اذا دخلت عليه أن تقول :اعوذ بالله منك ،فقال بكمه على وجهه، فاستتر به وقال: عذت معاذا ،ثلاث مرات .قال ابواسيد :فقال بكمه على وجهه ،فاستتر به وقال : عذت معاذا ،ثلاث مرات .قال ابواسيد :ثم خرج علی فقال :يا ابا اسيد!الحقها باهلها و متعها برازقيتين ـ يعنی كرباستين ـ فكانت تقول :دعونی الشقية)). ابن سعد ،الطبقات الكبرى: ج٨،ص ١٤٥ ـ ١٤٦ ؛شرح حال اسماء بنت نعمان ؛حاکم نیشابوری،المستدرک علی الصحیحین : ج۴،ص ۳۹؛ کتاب معرفة الصحابة،ذکر الكلابية او الكندية، ح ٦٨١٢ـ٦٨١٤ وذهبی ،سير اعلام النبلاء: ج ٢،ص ٢٥٩ ؛شرح حال الك[illegible]

سوال نمبر 75: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جنگ جمل میں شرکت کی وجہ سے اپنے آپ کو جہنمی سمجھتی تھیں؟

ہمارے بزرگ عالم دین اور معروف مذہبی شخصیت ابن عبدربہ لکھتے ہیں: جنگ جمل کے بعد ام اوفی حضرت عائشہ کی خدمت میں پہنچیں اور سوال کیا: اے امّ المؤمنین! اگر کوئی ماں اپنے چھوٹے بچے کو قتل کر دے تو اس کی سزا کیا ہوگی؟

حضرت عائشہ چونکہ اس کی نیت سے آگاہ نہیں تھیں تو فرمایا: ایسی ماں اپنے بچے کے قتل کی وجہ سے جہنم کی مستحق ہے.

ام اوفی نے حضرت عائشہ سے اس بات کا اقرار لینے کے بعد دوبارہ سوال کیا: اگر کوئی ماں اپنے بیس ہزار بچوں کو قتل کر ڈالے تو اس کی سزا کیا ہوگی؟

حضرت عائشہ اس کی نیت سے آگاہ ہوگئیں (کہ یہ جنگ جمل میں قتل ہوجانے والے مسلمانوں کی طرف اشارہ کررہی ہے) کہا: یہ عورت دشمن خدا ہے اسے گرفتار کرلو.(۱)

کیا بیس ہزار بچوں کی قاتل ماں کو امّ المؤمنین کہنا اور نبی ﷺ کی باقی بیویوں کا تذکرہ تک

---

۱. دخلت أم اوفی العبدية على عائشة بعد وقعة الجمل ،فقالت لها :یاأم المومنین اما تقولین فی امرأة قتلت ابنالها صغيرا؟ قالت :وجبت لها النار .قالت :فما تقولين في امرأة قتلت من أولادها الأكابر عشرين الفا فی صعيد واحد؟ قالت :خذوا بيد عدوة الله)).ابن عبد ربه ،العقد الفريد: ج۴،ص ۳۳۱؛ كتاب العسجدة الثانية فی الخلفاء وتواريخهم و أخبارهم ،قولهم فی اصحاب الجمل.

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہ کرنا یہ ان سے ظلم نہیں ہے؟

سوال نمبر 76: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت عائشہ اپنی شفا کے لئے یہودیوں سے دعا کروایا کرتیں؟

عمرہ بنت عبدالرحمٰن کہتی ہیں: حضرت عائشہ مریض ہوئیں تو ایک یہودی عورت ان کی شفا کے لئے دعا کر رہی تھیں اتنے میں حضرت ابوبکر داخل ہوئے اور یہ صورت حال دیکھ کر اس یہودی عورت سے کہا: عائشہ کی شفا کے لئے قرآن پڑھو۔(۱)

امام شافعی نے حضرت عائشہ کا دفاع کرتے ہوئے لکھا ہے: یہود و نصاریٰ کا مسلمانوں کے حق میں دعا کرنا کوئی مانع نہیں رکھتا۔اور مسلمان اپنے مریضوں کی شفا کے لئے یہودیوں سے دعا کروا سکتے ہیں (۲)

سوال نمبر 77: کیا حضرت عائشہ کی یہ فرمائش درست ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے وفات کے وقت حضرت ابوبکر کو خلیفہ و جانشین مقرر کیا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ فرمائش

۱ .عن عمرة بنت عبدالرّحمٰن قالت: اشتکت عائشة امّ المؤمنین وانّ ابابکر دخل علیها ویهودیة ترقیها ،فقال: أرقیها بکتاب الله .ابن ابی شیبة ،المُسنَّف فی الأحادیث والآثار ،ج۷،ص ۷۹،کتاب الدّعا،مایدعی به للمریض اذادخل علیه ،ح۱۷ ،ومحمد بن ادریس شافعی،کتاب الأمّ ،ج۷،ص ۲۵۰ ،کتاب العتق،باب ماجاء فی الرّقیة .

۲ـفقلت للشافعی :فانانکره رقیة أهل الکتاب .فقال :ولم و أنتم تروون هذا عب أبی بکر ولا اعلمکم تروون عن غیره من أصحاب النبی ﷺ خلافة)). محمد بن ادریس شافعی ،الأم :ج۷،ص ۲۵۰ ،کتاب العتق ،باب ماجاء فی الرقیة.

درست ہے کہ جو وفات کے وقت فرمائی کہ ابوبکر کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنا جانشین مقرر کر دوں یا رسول اسلام ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس مسئلے کو مسلمانوں کے سپرد کر دوں؟

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے وقت وفات فرمایا: اپنے والد کو بلاؤ تا کہ میں انہیں اپنے بعد خلیفہ بنا دوں اسلئے کہ میرے بعد مسلمان آپس میں اختلاف کریں گے اور خدا، ملائکہ اور مومنین یہ نہیں چاہتے کہ ابوبکر کے علاوہ کوئی خلیفہ ہو؟ (۱)

لیکن حضرت عمر نے کسی کو اپنے بعد منصوب نہ کیا اور کہا کہ میں یہ حضور کی سنت پر عمل کر رہا ہوں.(۲)

میرے خیال کے مطابق انہیں روایات کی وجہ سے ہمارے علماء تناقض گوئی کا شکار

ا۔عن عروة عائشة قالت:قال لی رسول الله ﷺ فی مرضه: ادعی لی ابا بکر اباک و أخاک حتی أکتب کتابا فانی أخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا أولی و یابی الله و المومنون الا أبا بکر)).مسلم بن حجاج نیشابوری،صحیح مسلم : ج۴،ص ۱۰۰ ؛کتاب فضائل الصحابة ؛باب من فضائل ابی بکر.

۲۔عن عبدالله بن عمر قال:قیل لعمر :ألا تستخلف ؟قال:ان أستخلف فقد استخلف من هو خیر منی أبوبکر ،وان أترک من هو خیر منی رسول الله)).محمدبن اسماعیل بخاری،صحیح البخاری: ج۴، ص ۲۴۸ ؛کتاب الأحکام،باب الاستخلاف و احمد بن حنبل ،المسند: ج ا ،ص ۲۲۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوئے ہیں کوئی کہتا ہے: پیغمبر ﷺ نے جانشین منصوب کیا اور کوئی کہتا ہے نہیں کیا.(۱)

سوال نمبر 78: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت علی کی شہادت کی خبر سن کر خوشی کا اظہار کیا؟

ابوالفرج اصفہانی اس سلسلے میں لکھتے ہیں: جب حضرت عائشہ کو حضرت علی کی شہادت کی خبر دی گئی تو انہوں نے خوشی کا اظہار کیا اور سجدہ شکر بجالائیں.(۲)

زینب بنت ابوسلمہ کہتی ہیں: ایک دن میں حضرت عائشہ کی خدمت میں تھی کہ ایک شخص حضرت علی کی شہادت کی خبر لے کر آیا حضرت عائشہ نے وہ خبر سن کر کچھ اشعار پڑھے. زینب کہتی ہیں: جب میں نے ان اشعار کو پڑھنے سے حضرت عائشہ کی خوشی دیکھی تو میں نے تعجب سے کہا: کیا آپ نے حضرت علی کی اس عظمت ومقام کے باوجود ان کے متعلق ایسے اشعار پڑھ دیئے؟(۳)

---

۱. أفرط المهلب فقال: فيه دليل قاطع فى خلافةأبى بكر، و العجب أنه قرر بعد ذلک أنه ثبت أن النبى ﷺ لم يستخلف)). ابن حجر عسقلانى، فتح البارى بشرح صحيح البخارى: ج ۱۳، ص ۲۱۹؛ كتاب الأحكام، باب الاستخلاف: شرح حديث ۷۲۲۱.

۲. لمّا أتى عائشة نعى على أمير المومنين تمثلت... فقالت لها زينب بنت أم سلمة: ألعلى تقولين هذا؟))و ((لما أن جاء عائشة قتل على سجدت)). ابو الفرج اصفهانى، مقاتل الطالبيين: ص ۲۶ و ۲۷، على بن ابى طالب.

۳. عن زينب بنت أبى سلمة قالت: كنت يوما عند عائشة ابنة ابى بكر الصديق زوج النبى...

کیا خلیفہ ختمی مرتبت کی شہادت پر ایسے اشعار پڑھنا اور خوشی کا اظہار کرنا جائز ہے اور کیا یہ ان سے دشمنی اور کینہ کی علامت نہیں ہے؟

کیا وجہ ہے کہ خلیفہ دوم اور سوم کی شہادت کی خوشی منانے والا تو کافر قرار پائے اور چوتھے خلیفہ کی شہادت کی خوشی منانے والی مسلمانوں کی ماں بن جائے؟

سوال نمبر 79: کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت عائشہ، حضرت علی سے بغض وکینہ رکھتی تھیں؟ اور ان کی حضرت علی سے دشمنی بڑی پرانی تھی؟

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: خدا کی قسم! جس طرح ایک عورت کو اپنی سوکن سے نفرت ہوتی ہے مجھے بھی علی سے ویسی ہی نفرت ہے.(۱)

... ﷺ فانى لعندها اذ دخل رجل معتم عليه أثر السفر، فقال: قتل على بن أبى طالب. فقالت عائشة: انّ تک ناعيا فلقد نعاه نعى ليس فى فيه التراب.

ثم قالت: من قتله؟ قالوا: رجل من مراد. قالت: رب قتيل الله بيد رجل من مراد. قالت زينب: فقلت: سبحان الله يا أم المومنين! أتقولين مثل هذا لعلى فى سابقته و فضله؟ فضحكت، وقالت: بسم الله اذا نسيت فذكرينى. ابن الدمشقى، جواهر المطالب: ج ۲، ص ۱۰۵.

۱. والله ما كان بينى و بين على فى القديم الا ما يكون بين المرأة و أحمائها)). طبرى، تاريخ الأمم والملوک: ج ۳، ص ۶۰ - ۶۱، حوادث سال ۳۶ هجرى قمرى، تجهيز علىؑ عايشة من البصرة؛ ابن اثير جزرى، الكامل فى التاريخ: الوقعة و ابن كثير، البداية و النهاية: ج ۷، ص ۲۵۷، حوادث سال ۳۶ هجرى قمرى، مسير على بن أبى طالب من المدينة الى البصرة بدلا من الشام.

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس کے باوجود حضرت علی نے ان سے ظالمانہ اور جابرانہ برخورد نہیں کی بلکہ ہمیشہ ان کا احترام ملحوظ خاطر رکھا.

سوال نمبر 80: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ایک دوسرے سے لڑ پڑیں اور پھر تا آخر عمر ایک دوسرے سے بات نہ کی؟ ابن قتیبہ لکھتے ہیں: حضرت عائشہ ،حضرت حفصہ سے ناراض ہو گئیں اور پھر اپنی زندگی کے آخری لحات تک ان سے بات نہ کی (۱).

سوال نمبر 81: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ حضرت عائشہ عبداللہ بن زبیر سے ناراض تھیں؟

حضرت عائشہ اور عبداللہ بن زبیر کا جھگڑا کتب حدیث میں کئی ایک مقامات پر ذکر ہوا ہے حضرت عائشہ کے بھتیجے عوف بن طفیل بن حارث کہتے ہیں: عبداللہ بن زبیر حضرت عائشہ کے ایک گھر میں سکونت پذیر تھا حضرت عائشہ نے عبداللہ بن زبیر کو اطلاع دیئے بغیر اس گھر کو فروخت کر دیا جس عبداللہ بن زبیر ناراض ہو گیا اور کہا:

خدا کی قسم! اگر عائشہ اس معاملہ سے منصرف نہ ہوئیں تو میں خود اسے روک لوں گا.

جب حضرت عائشہ کو اس بات کی خبر ملی تو پہلے تو انہوں نے باور نہیں کیا لیکن جب یقین ہو گیا تو سخت ناراض ہوئیں اور منت مانی کہ جب تک زندہ رہوں گی عبداللہ سے بات نہیں کروں گی.(۲)

---

۱ .وعائشة كانت مهاجرة لحفصة حتّى ماتتا.ابن قتیبہ دینوری،المعارف،ص۵۵۰.

۲ .ان عائشة بلغها (حدثت) أن عبدالله بن الزبير قال(كان)فى دار لها باعتها ،فسخط......

سوال نمبر 82: کیا یہ صحیح ہے کہ رسول گرامی اسلام کی ازواج کا ان رویہ بہت ہی برا تھا اور ہمیشہ بے ادبی سے پیش آتیں؟

جیسا کہ علامہ عینی،(۱) امام بخاری، امام احمد بن حنبل (۲)

....عبد الله بيع تلك الدار فقال:اما و الله لتنتهين عائشة عن بيع رباعها أو لأحجرن عليها .فقالت عائشة :أو قال ذلك ؟قالوا:قد قال ذلك .قالت:هو لله على (نذر)أن لاأكلمه حتى يفرق بينى و بينه الموت)). طبرانى ،المعجم الكبير : ج۲۰،ص ۲۱-۲۴،احاديث عوف بن حارث،حديث ۲۴،۲۵،۲۶ و۲۷؛ذهبى ،سير أعلام النبلاء: ج۲، ص۱۸۶ ؛شرح حال عايشه ،ش۱۹ ؛محمد بن اسماعيل بخارى، صحيح البخارى: ج۴،ص۳۲۷؛وعبدالرزاق صنعانى، المصنف: ج۸،ص ۴۴۴ ؛كتاب الأيمان والنذور، باب لا نذر فى معصية الله، ح۱۵۸۵۱ .

۱ .عن أنس انهم كانوا عند رسول اللهﷺ فى بيت عائشة اذ أتى بصحفة خبز و لحم من بيت أم سلمة فكسرتها)).عينى ،عمدة القارى شرح صحيح البخارى: ج۱۳ ،ص۳۷؛كتاب المظالم ، باب أذا كسر قصعة أو شيئا لغيره ،به نقل از طبرانى.در المعجم الأوسط.

۲ .عن أنسؓ أن النبى ﷺ كان عند بعض نسائه ،فأرسلت احدى أمهات المؤمنين مع خادم بقصعة فيها طعام ،فضربت بيدها ،فكسرت القصعة ،فضمها و جعل فيها الطعام و قال: كلوا و حبس الرسول و القصعة حتى فرغوا ،فدفع القصعة الصحيحة و حبس المكسورة.محمد بن اسماعيل بخارى ،صحيح البخارى : ج۲،ص۷۳؛كتاب المظالم ،باب اذا كسر قصعة أو شياء لغيره .و ((عن أنس قال: كان النبى ﷺ عند بعض نسائه ،فأرسلت احدى أمهات المؤمنين بصحفة فيها طعام ،فضربت التى النبى ﷺ فى بيتها يد الخادم ،فسقطت الصحفة ،فانفلقت ،فجمع النبى ﷺ فلق الصحفة،ثم جعل ،يجمع فيها الطعام الذى كان فى الصحفة و يقول: غارت أمكم ثم حبس الخادم حتى أتى بصحفة من عند التى هو فى بيتها ،فدفع الصحفة....

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے ایسے کئی ایک واقعات لکھے ہیں جن کے حوالہ جات ذکر کر رہا ہوں (۱) اور اس لئے ان روایات کا ترجمہ نہیں کر رہا کہ عوام الناس علماء سے متنفر نہ ہو جائیں۔

سوال نمبر ۸۳: کیا یہ درست ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ نے حضرت عائشہ کے گھر کو فتنہ اور جنگ کی جگہ قرار دیا ہے؟ (۲)

سوال نمبر ۸۴: کیا یہ بھی درست ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کر کے قرآن و سنت کے احکامات کی مخالفت کی؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے بعد حضرت عائشہ کی قرآن و فرامین نبوی کی

۔...الصحیحة الی التی کسرت صحفتها و أمسک المکسورة فی بیت التی کسرت. محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری: ج۳، ص ۲۶۴، کتاب النکاح، باب الغیرة و احمد بن حنبل، المسند: ج۳، ص ۱۰۵.

۱۔قالت (عائشة): کان رسول الله ﷺ مع أصحابه، فصنعت له طعاما و صنعت له حفصة طعاما، قالت: فسبقتنی حفصة، فقلت للجاریة: انطلقی فأکفئی قصعتها، فلحقتها و قد همت أن تضع بین یدی رسول الله ﷺ فأکفأتها، فانکسر القصعة وانتشر الطعام. قالت: فجمعها رسول الله ﷺ و ما فیها من الطعام علی النطع، فأکلوا، ثم بعث بقصعتی، فدفعها الی حفصة، فقال: خذوا ظرفا مکان ظرفکم و کلوا مافیها)). ابن ماجه، سنن ابن ماجه: ج۲، ص ۷۸۲؛ کتاب الاحکام، باب الحکم فیمن کسر شیئا، ح ۲۳۳۲.

۲۔عن نافع عن عبدالله قال: قام النبی خطیبا فأشار نحو مسکن عائشة فقال: هنا الفتنة ثلاثا، من حیث یطلع قرن الشیطان. محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری: ج۲، ص ۱۸۹؛ کتاب الجهاد و السیر، بیوت النبی.

مخالفت کو ان کے گوشگذار کر دیا۔ اور فرمایا: اے عائشہ! کیا پیغمبر ﷺ نے تمہیں مدینہ سے باہر نکلنے اور جنگ کرنے کی اجازت دی تھی؟ کیا پیغمبر ﷺ نے تمہیں مدینہ سے نہ نکلنے اور گھر میں رکے رہنے کی وصیت نہیں کی تھی؟ خدا کی قسم! جن لوگوں نے اپنی خواتین کو گھر میں بٹھائے رکھا اور تمہیں (فریب دے کر) گھر سے نکالا، انہوں نے تمہارے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ (۱)

سوال نمبر 85: کیا یہ درست ہے کہ امام بخاری اور مسلم نے بہت سی صحیح احادیث کو اپنی کتب میں ذکر نہیں کیا؟

امام بخاری یہ دعوٰی فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتاب میں صرف صحیح احادیث کو ذکر کیا ہے؟ لیکن کبھی بھی یہ دعوٰی نہیں کیا کہ میں نے ساری کی ساری روایات کو جمع کر لیا۔ بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے بہت سی صحیح احادیث کو چھوڑ دیا ہے۔ (۲)

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری پر جب ابوزرعہ نے اعتراض کیا تو جواب میں کہتے ہیں: میں نے کبھی یہ دعوٰی نہیں کیا کہ میں نے ساری صحیح احادیث کو نقل کر دیا ہے اور جو بچ گئی ہیں وہ

---

۱. فجاء علیّ حتیٰ وقف علیها فضرب الهودج بقضیب وقال: یاحمیراء رسول الله ﷺ امرک بهذا؟ الم یامرک ان تقری فی بیتک؟ والله ماانصفک الّذین اخرجوک اذاصانوا عقائلهم وابرزوک.

۲. لم اخرج فی هذاالکتاب الاّ صحیحا وماترکت من الصحیح کان اکثر. ابن حجر عسقلانی، هدی الساری مقدمة افتح الباری، ص، کیف الّف بخاری کتابه الصحیح.

Presented By: https://jafrilibrary.com

ساری ضعیف ہیں بلکہ میں نے تو صحیح احادیث میں سے کچھ ایک کو ذکر کیا ہے۔(۱)

ہمارے ایک عالم امام بخاری کے صحیح احادیث کو ترک کر دینے سے متعلق لکھتے ہیں: اگر امام بخاری صرف صحیح احادیث کو ذکر کرتے تو صحابہ کرام کے ایک گروہ کی روایات ایک ہی باب میں اکٹھی ہو جاتیں اور ان تمام احادیث کی سند ذکر کرنے سے اس کتاب کا حجم بہت زیادہ ہو جاتا۔(۲) حاکم نیشاپوری کے بقول امام بخاری اور امام مسلم نے کبھی تمام صحیح روایات کی جمع آوری کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ بہت سی صحیح روایات دوسری کتب کے اندر بھی موجود ہیں (۳)

اسی طرح ابوصلاح حلبی بھی اسی بات پر تاکید کر رہے ہیں کہ بخاری اور مسلم نے اس بات کا

---

۱. قال: انما أخرجت هذا لكتاب وقلت هو صحاح، ولم أقل ان ما لم أخرجه من الحديث فى هذا الكتاب ضعيف، ولكنى انما أخرجت هذا من الحديث الصحيح، ليكون مجموعا عندى و عند من يكتبه عنى، فلا يرتاب فى صحتها، و لم أقل ان ما سواه ضعيف)). خطيب بغدادى، تاريخ بغداد أو مدينة السلام: ج ۴، ص ۲۷۴؛ شرح حال احمد بن عيسى بن حسان، ش ۲۰۲۳.

۲. قال الاسماعيلى: الأنه لو أخرج كل صحيح عنده لجمع فى الباب الواحد حديث جماعة من الصحابة و لذكر طريق كل واحد منهم اذا صحت فيصير كتابا كبيرا جدا. ابن حجر عسقلانى، هدى السارى مقدمة فتح البارى: ص ۹.

۳. أبو عبدالله محمد بن اسماعيل الجعفى (بخارى) و ابو الحسين مسلم بن الحجاج القشيرى صنفا فى صحيح الأخبار كتابين مهذبين انتشر ذكر هما فى الأقطار ولم يحكما و لا واحد منهما أنه لم يصح من الحديث غير ما أخرجه)). حاكم نيشابورى: المستدرك على الصحيحين: ج ۱، ص ۴۱؛ مقدمة المصنف.

دعویٰ نہیں کیا کہ ہم نے تمام تر صحیح روایات کو اکٹھا کر لیا بلکہ یہ فرماتے ہیں کہ کتاب کے طولانی ہونے کی وجہ سے ہم نے کئی ایک صحیح احادیث کو ترک کر دیا ہے۔(۱)

اگر یہ بات درست ہے جیسا کہ ہمارے علماء نے بھی تائید فرمادی تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اس قدر مصر ہیں کہ بخاری و مسلم کی تمام تر روایات صحیح ہیں اور دوسری کتب کو ان جتنی اہمیت بھی نہیں دیتے؟

سوال نمبر 86: کیا یہ بھی درست ہے کہ ہمارے علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر مسلمانوں کی ایک جماعت کے پاس وضو کے لئے پانی کم ہو تو کچھ لوگ اس میں پیشاب کر لیں تا کہ پانی زیادہ ہو جائے اور پھر اسی پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟

جیسا کہ علامہ عبداللہ قصیمی نے اپنی کتاب ((ھذہ ھی الأغلال)) میں لکھا ہے وہ اہل سنت علماء سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اذا وجد من المسلمين ماء لا يكفيهم للوضو لزمهم أن يبولوا فيه ثمّ يتوضّاو منه.(۲)

سوال نمبر 87: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص گویّے تھے پیغمبر گرامی

---

۱. لم يستوعبا الصحيح فى صحيحيهما و لا التزما ذلك، فقد روينا عن البخارى أنه قال: ما ادخلت فى كتابى ((الجامع)) الا ما صح و تركت من الصحاح لحال الطول. و روينا عن مسلم أنه قال: ليس كل شىء عندى صحيح و ضعته ههنا ـ يعنى فى كتابه الصحيح ـ انما وضعت ههنا ما أجمعوا عليه)). مقدمة ابن الصلاح فى علوم الحديث: ص ۲۱ـ۲۲.

۲. قصیمی، هذه هی الأغلال: ص ۱۵۸.

Presented By: https://jafrilibrary.com

اسلام ﷺ نے ان دونوں پر لعنت کی اور ان دونوں کے لئے جہنم کی بددعا دی؟

جیسا کہ مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس قصہ کو یوں بیان کیا ہے:

ایک دن پیغمبر ﷺ نے دوگانے والوں کی آواز سنی اور اپنے آس پاس موجود افراد سے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو بتایا گیا: کہ یہ معاویہ اور عمرو بن عاص ہیں پیغمبر ﷺ نے ان دونوں پر لعنت کی اور فرمایا: ((اللّهمّ ارکسهما فی الفتنة رکسا و دعهما الی النّار))(۱)

کیا اس حقیقت کا علم ہو جانے اور اتنے سارے علماء کی گواہی کے باوجود معاویہ کو امیر المؤمنین کہنے اور عمرو بن عاص کو اسلام کا ہیرو لکھنے کا کوئی جواز باقی رہ جاتا ہے۔ کیا ہمارے علماء نے ہر برے سے برے انسان کے دفاع کی ذمہ داری لے رکھی ہے!!

سوال نمبر 88: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بہت سارے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین شیعہ تھے؟

---

۱. عن ابن عباس قال: سمع رسول اللہ ﷺ صوت رجلین یتغنیان وهما یقولان:

ولا یزال حواری یلوح (تلوح) عظامه

زوی (دوی) الحرب عنه أن یجن فیقبرا.

فسال عنهما. فقیل: معاویة و عمر وبن العاص. فقال: اللهم! ارکسهما فی الفتنة رکسا و دعهما الی النار دعا)). طبرانی، المعجم الکبیر: ج ۱۱، ص ۳۲؛ روایات طاوس عن ابن عباس، ح ۱۰۹۷۰؛ احمد بن حنبل، المسند: ج ۴، ص ۴۲۱؛ حدیث ابی برزة الأسلمی؛ ابن ابی شیبه، المصنف فی الأحادیث والآثار: ج ۸، ص ۶۹۵؛ کتاب الفتن، باب ما ذکر فی عثمان، ح ۶۷ وهیثمی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد: ج ۸، ص ۱۲۱؛ کتاب الأدب، باب ما جاء فی الشعر و الشعراء.

جیسا کہ ابن خلدون نے اس بارے میں لکھا ہے: صحابہ کرام کی ایک جماعت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شیعہ اور ان کے چاہنے والے تھے اور انہیں کو ہی خلافت کا حقدار سمجھتے تھے۔(۱)

محمد کرد علی شیعہ کے رواج پانے کے سلسلے میں لکھتے ہیں:

پیامبر ﷺ کے صحابہ کرام میں سے کچھ آپ کی زندگی میں ہی حضرت علی سے دوستی رکھتے تھے اور ان کے شیعہ کہلاتے تھے اور وہ اسی نام سے معروف ہو چکے تھے۔

نیز انہوں نے چند ایک صحابہ کرام کے نام بھی بطور نمونہ ذکر کر دیئے ہیں۔ ان میں سلمان فارسی ہیں اس لیے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے تھے: ہم نے پیغمبر ﷺ کی بیعت کی ہے اور یہ عہد بھی کیا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں کی بھلائی کے لئے کام کریں گے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کریں گے اور پیغمبر ﷺ کے بعد ان کی بیعت کریں گے اور انہیں ہی خلیفہ اول تسلیم کریں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک اور شیعہ تھے اور وہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیا گیا تھا جن میں سے چار کو انجام دیا اور پانچویں کو چھوڑ دیا۔ جب ان صحابی رسول ﷺ سے ان پانچ امور کا پوچھا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ۱۔ نماز ۲۔ زکوٰۃ ۳۔ روزہ ۴۔ حج ۵۔ ولایت و جانشینی علی۔ یہ وہ

---

۱. کان جماعة من الصحابة یتشیعون لعلی و یرون استحقاقه علی غیره. ابن خلدون، العبر ودیوان المبتدأ والخبر فی أیام العرب و العجم والبربر و من عاصرهم من ذوی السلطان الاکبر معروف به تاریخ ابن خلدون: ج ۳، ص ۱۷۱؛ باب مبدأ دولة الشیعة.

Presented By: https://jafrilibrary.com

چیز ہے جس پر مسلمانوں نے عمل نہیں کیا.

ان سے پوچھا گیا: کیا ولایت وجانشینی علی رضی اللہ عنہ بھی باقی چار کی طرح واجب ہے؟

توانہوں نے فرمایا: ہاں.

محمد کرد علی مزید لکھتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری، عمار یاسر، خزیمہ بن ثابت المعروف ذو شہادتین، ابوایوب انصاری، خالد بن سعید بن عاص اور قیس بن سعد بن عبادہ یہ سب صحابہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شیعہ تھے.(۱) وہ اس بات کا بھی اضافہ کرتے ہیں کہ بعض اہل قلم جو یہ گمان کرتے ہیں کہ شیعہ مذہب عبداللہ بن سباء کی بدعات میں سے ہے وہ اپنی معلومات کی کمی اور غلط معلومات کی وجہ سے سخت غلطی پر ہیں..(۲)

۱.عرف جماعة من کبار الصحابة بموالاة علیّ فی عصر رسول الله ﷺ ،مثل سلمان الفارسی القائل :با یعنا رسول الله ﷺ علی النصح للمسلمین والا ئتمام بعلی بن أبی طالب و الموالاة له،و مثل أبی سعید الخدری الذی یقول:أمر الناس بخمس ،فعملوا باربع و ترکوا واحدة .ولما سئل عن الأربع قال:الصلاة ،والزکاة ،وصوم شهر رمضان و الحج. وقیل :فماالواحدة التی ترکوها؟قال:ولایة علی بن أبی طالب .قیل له:وانّها لمفروضة معهن؟قال:نعم.ومثل أبی ذر الغفاری ،وعمار بن یاسر ،وحذیفة بن الیمان،وذی الشهادتین خزیمة بن ثابت ،و أبی أیوب الأنصاری ،و خالد بن سعید بن العاص،و قیس بن سعد بن عبادة)). مروان خلیفات ،ورکبت السفینة: ص۵۹۸؛به نقل از خطط الشام:ص ۲۵۱.

۲.وأمّا ما ذهب الیه بعض الکتّاب من أنّ التّشیّع من بدعة عبدالله بن سبأ،فهو و هم وقلّة معرفة بحقیقة. مروان خلیفات،ورکبت السفینة :ص۵۹۸،به نقل از خطط الشام : ج۵،ص ۲۵۱.

اگر یہ بات حقیقت ہے جیسا کہ علماء کرام فرمارہے ہیں تو پھر ہم شیعہ لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت اور شیعہ کہلانے کی وجہ سے کافر کیوں کہتے ہیں اور ان پر طرح طرح کی تہمتیں کیوں لگاتے ہیں؟ کیا پیغمبر ﷺ کے صحابہ کرام نعوذ باللہ کافر اور غیر مسلم تھے؟ کیا پیغمبر اکرم ﷺ کے اصحاب باوفا یہودیوں سے متاثر ہوگئے تھے؟

سوال نمبر 89: کیا یہ بھی درست ہے کہ صحابہ کرام تورات وزبور سے انس رکھتے تھے اور ان سے نسخہ نویسی کیا کرتے؟ حضرت ابوہریرہ نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: پیغمبر ﷺ کے بعض صحابہ تورات کے کچھ مطالب لکھا کرتے. جب پیغمبر ﷺ کو اس ماجرا کی خبر ملی تو آپؐ نے فرمایا: احمق ترین اور گمراہ ترین قوم وہ ہے جو اپنے نبی پر بھیجی گئی تعلیمات کو چھوڑ کر دوسری اقوام کی تعلیمات کو لکھتے اور ان پر توجہ کرتے ہیں.(۱)

کیا ایسے صحابہ کو بھی انسان اپنے لئے ماڈل بنا سکتا ہے اور ان کی پیروی کرسکتا ہے؟

---

۱. کان ناس من أصحاب رسول الله ﷺ یکتبون من التوراة ،فذکروا ذلک لرسول الله ﷺ ،فقال:ان أحمق الحمق واضل الضلالة قوم رغبوا عما جاء به نبیهم الی نبی غیر نبیهم و الی غیر أمتهم.سیوطی ،الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور: ج۵،ص۱۴۸؛تفسیر آیه ۵۱سوره عنکبوت ومتقی هندی؛کنز العمال فی سنن الأقوال و الأفعال: ج۲۱۷، ح۱۰۸۷.

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 90: کیا یہ حقیقت ہے کہ احمد بن نصر کے سر نے کٹ جانے کے بعد بھی قرآن کی تلاوت کی؟

سمعانی نے اس بارے میں لکھا ہے: احمد بن نصر نے عباسی خلیفہ واثق باللہ کے اس نظریہ کو نہیں مانا کہ قرآن مخلوق ہے جس کی وجہ سے اسے قتل کر دیا گیا۔ اس کا سر دفن ہونے تک قرآن پڑھتا رہا۔ واثق باللہ نے جمعرات کے دن جب شعبان کے دو دن رہتے تھے تو اسے قتل کروا دیا۔ ہفتہ کے دن یکم ماہ رمضان کو اس کا کٹا ہوا سر پل بغداد پر لٹکا دیا گیا۔ لوگوں نے اس کے کٹے ہوئے سر کو قرآن مجید کی اس آیت ﴿الٓمٓ أحسب النّاس أن یُترکو ا أن یقولوا آمنّا وھم لا یُفتنون﴾ (۱) کی تلاوت کرتے ہوئے مشاہدہ کیا۔ اس کا سر بغداد اور بدن سامراء میں لٹکا دیا گیا۔ چھ سال بعد بیر کے دن تین شوال کو اس کے سر کو بدن کے ہمراہ مقبرہ مالکیہ کے شرقی حصہ میں دفن کیا گیا۔ (۲)

---

۱. سورہ عنکبوت، آیہ ۱ و ۲.

قتله الواثق لامتناعه عن القول بخلق القرآن، وكان لسانه يقرأ القرآن الى أن دفن، فقتله الواثق بيده في يوم الخميس ليومين بقيا من شعبان سنة احدى و ثلاثين و مائتين. وفي يوم السبت مستهل شهر رمضان نصب راسه ببغداد على رأس الجسر، فحكى بعضهم انه رأى الرأس مصلوبا يقرأ: ﴿آلٓمٓ احسب الناس ان يتركوا أن يقولوا ء امنا وهم لا يفتنون﴾ وبقي راسه ببغداد و جثبه بسر من رأى (سامراء) مصلوبا ست سنين أن خط و جمع بينهما و دفن في الجانب الشرقي في المقبرة المعروفة بالمالكية، وكان الدفن يوم الثلاثاء لثلاث من شوال سنة سبع و ثلاثين و مائتين)). سمعانی، الأنساب: ج ۲، ص ۳۵۸، باب الخاء و الزاى، ذيل الخزاعی.

علامہ ذہبی نے بھی احمد بن نصر کے سر کے قرآن پڑھنے کے واقعہ کو اس واقعہ کے عینی شاہد سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: جب احمد بن نصر کو قتل کیا گیا تو اس کے کٹے ہوئے سر نے لا الہ الا اللہ پڑھا۔ (۱)

اگر احمد بن نصر جو ایک عام مسلمان تھے ان کا سر نیزے پر قرآن پڑھ سکتا ہے اور ہمارے علماء اس کی تائید بھی کرتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے نواسہ رسول امام حسین رضی اللہ عنہ کے نیزے پر قرآن پڑھنے کا کیوں انکار کیا جاتا ہے؟

سوال نمبر 91: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ ہمارے جید علماء نے نواسہ رسولؐ، امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کا دفاع کیا ہے اور ان کے اس ظلم کو خلیفہ وقت کی اطاعت سے تعبیر کیا ہے؟

امام ذہبی شمر کے حالات زندگی میں لکھتے ہیں: یہ وہی شخص ہے جس نے حسین بن علی کا سر تن سے جدا کیا تھا وہ عبید اللہ بن زیاد کا سپہ سالار تھا اور سرانجام مختار کے ساتھیوں کے ہاتھوں رات کی تاریکی میں قتل کر دیا گیا۔

ابن عساکر اور امام ذہبی نے ابو اسحاق سے کچھ مطالب کو نقل کرتے ہوئے شمر کا دفاع کیا ہے اور شمر کے ظلم کی توجیہ کرتے ہوئے لکھا ہے: ابو اسحاق کہتے ہیں شمر صبح کی نماز ہمارے ساتھ پڑھا کرتا تھا وہ نماز کے بعد طلوع آفتاب تک بیٹھا رہتا اور پھر نماز ادا کرتا اور کہتا: خدایا تو صاحب شرف ہے اور شرف کو پسند کرتا ہے تو جانتا ہے کہ میں بھی شریف انسان ہوں

---

۱. رايت راس احمد بن نصر حين قتل راسه: لا اله الا الله)). ذهبی، سير اعلام النبلاء ج ۱۱، ص ۱۶۸، شرح حال احمد بن نصر خزاعی، ش ۸۰.

Presented By: https://jafrilibrary.com

میرے گناہ کو بخش دے۔

ابو اسحاق کہتے ہیں: میں نے اس سے کہا: تو نے نواسہ رسولؐ سے جنگ کی اور اسے قتل کیا پس کیسے تمہاری بخشش ہو سکتی ہے؟ تو وہ جواب میں کہنے لگا: ہم نے اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرتے ہوئے حسین بن علی سے جنگ کی اور ہم ان کی مخالفت نہیں کر سکتے تھے. اگر ہم اپنے لیڈروں اور اولی الامر کی اطاعت نہ کرتے تو جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتے.(۱)

کیا پیغمبر ﷺ اور ان کے اہل بیت اطاعت کے سزاوار ہیں یا ان کے علاوہ خبیث اور بدتر و پست و ظالم لوگ؟ اور کیا جوانان جنت کے سردار کو قتل کرنے میں بھی حکمرانوں کی اطاعت واجب ہے؟ یہ اموی اسلام کا طرز تفکر ہے یا اسلام محمدی ﷺ کا؟

سوال نمبر 92: کیا یہ بھی درست ہے کہ بنو امیہ حضور پرنور ﷺ کے فرمان اور سنت کی

---

۱ .شمر بن ذی الجوشن الضبابی الذی احتز رأس الحسین علی الأشهر کان من أمراء عبیدالله بن زیاد ،وقع به أصحاب المختار فبیتوه ،فقاتل حتی قتل ...عن أبی اسحاق قال: کان شمر بن ذی الجوشن یصلی معنا الفجر ،ثم یقعد حتی یصبح ،ثم یصلی فیقول :اللهم انک شریف ،تحب الشرف،وأنت تعلم أنی شریف ،فاغفر لی .فقلت : کیف یغفر الله لک ،وقد خرجت الی ابن بنت رسول الله ﷺ فاعنت علی قتله؟قال: ویحک،فکیف نصنع ،ان أمرانا هؤلاء أمرونا بامر،فلم نخالفهم ،ولو خالفنا هم کنا شرا من هذه الحمر)).ذهبی ،تاریخ الاسلام و وفیات المشاهیر والأعلام : ج۵،ص۱۲۵ ،حوادث و وفیات سال ۸۰هجری قمری،شرح حال شمر بن ذی الجواشن ،ش ۴۲وابن عساکر،تاریخ دمشق الکبیر: ج۲۵،ص۱۲۷ ؛شرح حال شمر بن ذی الجوشن ،ش ۲۸۴۴.

مخالفت کیا کرتے؟

اہل سنت مفسر قرآن علامہ مناوی لکھتے ہیں: پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ کے بارے میں فرمایا تھا: ((فاطمة بضعة منّی فمن أغضبها أغضبنی)) فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا.(۱)

جبکہ بنو امیہ نے اس بات کو مدنظر رکھے بغیر ان کے حقوق کو پامال کیا. اہل بیت کے بہت زیادہ افراد کو قتل کیا، ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا، اہل بیت کے گھروں کو خراب کیا، ان کے مقام و منزلت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کے فضائل کا انکار کیا، اہل بیت پر لعنت کرتا اور انہیں سب و شتم کرنا جائز قرار دیا. یوں پیغمبر ﷺ کی وصیت اور ان کے فرامین کی مخالفت کی پیغمبر ﷺ کی تمنا کے خلاف عمل کیا. وہ اپنے ان مظالم کی وجہ سے جب بارگاہ پروردگار میں پہنچیں گے تو شرمندہ ہوں گے اور ان کے پاس کوئی جواب بھی نہیں ہوگا.(۲)

---

۱ .محمد بن اسماعیل بخاری،صحیح البخاری: ج۲،ص۳۰۲؛ کتاب المناقب،باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ ومنقبة فاطمةبنت النبی ﷺ.

۲ .کما قال: فاطمة بضعة منی و مع ذالک فقابل بنوامیة عظیم هذه الحقوق بالمخالفة والعقوق،فسفکوا من أهل البیت دماء هم ،وسبوا نساؤهم و أسروا صغارهم، و خربوا دیارهم،و جحدوا شرفهم و فضلهم ، و استبا حواسبهم و لعنهم،فخالفوا المصطفی فی وصیته،وقابلوه بنقیض مقصوده و أمنیته ،فواخجلهم اذا وقفوا بین یدیه و یا فضیحتهم یوم یعرضون علیه)) مناوی، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: ج۳،ص۱۲۰ شرح

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا وجہ ہے کہ اس کے باوجود بھی ہم بنوامیہ کی حمایت کرتے ہیں؟

سوال نمبر 93: کیا یہ بھی درست ہے کہ وہابی فرقہ کے بانی محمد بن عبدالوہاب نے نبوت کا دعوٰی کیا تھا اور کہا تھا کہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے؟

امام کعبہ زینی دحلان فرماتے ہیں: ایک شخص نے محمد بن عبدالوہاب سے پوچھا: یہ نیا دین جس کے تم مدعی ہوا سے کسی استاد سے لیا ہے یا خود ہی بنالیا ہے؟ تو اس نے کہا: میرے تمام استاد اور چھ سو سال پہلے تک کے علماء سب مشرک تھے اور میں یہ نیا دین اپنے پاس سے لے آیا ہوں. اس شخص نے محمد بن عبدالوہاب سے کہا: تو یہ نیا دین تو نے کہاں سے لیا؟ تو کہنے لگا: حضرت خضر کی طرح مجھ پر بھی وحی نازل ہوتی ہے.

کیا ایسا دعوٰی کرنے والا شخص اسلام کی رو سے کافر نہیں ہے؟(۱)

اگر ہے تو پھر علمائے دیوبند اسے کس طرح شیخ الاسلام کے نام سے پکارتے ہیں اور تبلیغی جماعت والا اس کا دفاع کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے؟ ماذا بکم کیف تحکمون...

سوال نمبر 94: کیا یہ بھی درست ہے کہ امام الحرمین نے وہابیوں کو کافر قرار دیتے ہوئے

...حديث ((انى تاركم فيكم خليفتين كتاب الله حبل ممدود ما بين السماء و الأرض و عترتى اهل بيتى، ح ٢٦٣١ .

وقال له رجل آخر مرة:هذا الدين الذى جئت به متصل أم منفصل؟ فقاله:حتى مشايخى و مشايخهم الى ستمائة سنة كلهم مشركون.فقال له الرجل :اذن دينک منفصل لا متصل ،فعمن أخذته؟ فقال:وحى الهام كالخضر)).احمد زينى دحلان،الدرر السنية فى الرد على الوهابية:ص ٢٨ .

انہیں حج سے روک دیا تھا؟ امام زینی دحلان لکھتے ہیں: جب علمائے حرمین شریفین محمد بن عبدالوہاب سے مناظرے کے درمیان اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ لوگ کافر ہیں تو انہیں حج انجام دینے سے روک دیا اور کچھ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جبکہ کچھ فرار کر گئے.(۱)

امام زینی دحلان مزید برآں لکھتے ہیں: حاکم درعیہ نے علمائے نجد کو حج پر روانہ کیا تو شریف احمد نے علمائے مکہ و مدینہ کو ان نجدی علماء کا امتحان لینے کے لئے بھیجا: جس سے علماء نے ان کے زندیق و کافر ہونے کا حکم لگایا: جس کی وجہ سے شریف احمد نے انہیں حج بجالانے کی اجازت نہ دی تو جب وہابیوں کے کافر ہونے میں شک نہیں ہے تو پھر کیوں ان کے مسلمان ہونے اور ان کے دفاع کا ڈھنڈورا پیٹا جارہا ہے بلکہ اسلام محمدی کے بانی بنے بیٹھے ہیں

---

١ .أرادوا الحج فى دولة الشريف مسعود بن سعيد بن زيد و كانت ولاية الشريف مسعود امارة مكة سنة ١١٤٦ او وفاته سنة ١١٦٥ ،فارسلوا يستاذنوه فى الحج و غاية مرادهم اظهار عقيدتهم و حمل اهل الحرمين عليهاويد،فارسلوا قبل ذلک ثلاثين من علماء هم ظنا منهم أنهم يفسدون عقائد أهل الحرمين و يدخلون عليهم الكذب و المين،وطلبوا الاذن فى الحج ولو بشىء مقرر كل عام يدفعون،و كان أهل الحرمين علماء الذين بعثوهم ،فناظروهم ،فوجدوهم ضحكة ومسخرة كحمر مستنفرة فرت من قسورة،و نظر وا الى عقائد هم،فاذا هى مشتملة على كثيرمن المكفرات فبعدأن أقاموا عليهم الحجة والبرهان،أمر الشريف مسعود قاضى الشرع أن يكتب حجة بكفرهم الظاهر ،ليعلم به الأول والآخر، وأمر بسجن أولئک الملحدة الانذال،و وضعهم فى السلاسل ولأغلال، فقبض منهم جماعة و سجنهم و فر الباقون)).احمد زينى دحلان،الدرر السنية فى الرد عل الوهابية:ص ٢٩-٣٠.

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور ہمارے علماء بھی بد قسمتی سے سعودی ریالوں کی جھنکار میں مست ہوکر ان کی پیروی میں لگے ہوئے ہیں. وا أسفاه(۱)

سوال نمبر 95: کیا وجہ ہے کہ ہم قبروں پر جانے والوں کی مخالفت کرتے ہیں اور انہیں قبوری کہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کے کفر کے فتوے دیتے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ جتنے بھی بڑے بڑے دربار ہیں ان پر ہم دیوبندیوں کے قبضے بھی ہیں؟

کیا عوام کو فریب دینا جائز ہے اور اگر قبروں پر جانا جائز نہیں ہے تو پھر علماء کو اس بدعت سے کون بچائے گا؟

سوال نمبر 96: کیا یہ صحیح ہے کہ پیغمبر ﷺ نے جنگ جمل کے سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ظالم قرار دیا اور انہیں ایسی جنگ سے منع کیا تھا؟

ابن عبدربہ اس واقعہ کو یوں نقل کرتے ہیں: اے عائشہ گویا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ جنگ جمل کے راستے میں حوأب کے علاقے کے کتے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بھونک رہے ہیں. اے عائشہ تو علی پر ظلم کرکے اس سے جنگ لڑنے جارہی ہے.(۲)

---

۱ .ارسل امیر الدرعیة جماعة من علمائهم،فامر العلماء ان یختبروهم،فاختبروهم، فوجدوهم لا یتدینون الا بدین الزنادقة ،فابی أن یاذن لهم فی الحج)). احمدزینی دحلان،الدرر السنیة فی الرد علی الوهابیة :ص ۳۰.

۲ .یا حمیراء!کانی بک تنبحک کلاب الحواب تقاتلین علیا وانت لی ظالمة)).ابن عبد ربه ،العقد الفرید: ج۴،ص ۳۳۲؛کتاب العسجدة الثانیة فی الخلفاء و تواریخهم و اخبارهم ،قولهم فی اصحاب الجمل و عینی ،عمدة القاری شرح صحیح البخاری: ج۹،ص ۱۳۴،کتاب الحج...

کیا وجہ ہے کہ امّ المؤمنین نے نبی مکرم اسلام کی بات نہ مانی اور خلیفہ وقت اور امام مسلمین سے جنگ کرڈالی؟

سوال نمبر 97: کیا یہ بات درست ہے کہ صحابہ کرام حضور علیہ الصلاۃ والسّلام کی بات نہیں سنتے تھے اور آپ کی اطاعت نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آنحضرتؐ جناب امّ سلمہ کے پاس جاکر اس بات کا شکوہ کیا کرتے؟

امام بخاری نے حضرت عمر سے نقل کیا ہے: جب پیغمبر ﷺ نے صلح حدیبیہ کا معاہدہ لکھا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہیں پر اپنی اپنی قربانیاں ذبح کرلو اور اپنے سروں کو مونڈ لو اس لئے کہ اس سال خانہ خدا کی زیارت کے لئے نہیں جاسکتے اور یہیں سے واپس چلیں گے.

حضرت عمر فرماتے ہیں: مسلمان یہ بات سن کر بہت غمگین ہوئے اور کسی نے بھی پیغمبر کی بات پر توجہ نہ کی پیغمبر ﷺ نے تین بار اپنی بات کا تکرار کیا لیکن صحابہ میں سے کسی نے بھی ان کی بات نہ سنی اور اس پر عمل نہ کیا پیغمبر ﷺ صحابہ اور مسلمانوں کے اس عمل سے ناراض ہوئے اور امّ سلمہ سے جاکر اس کی شکایت کی.(۱)

...باب فضل الحج المبرور،شرح حدیث۱۱۷ .

۱ .قال:فلما فرغ من قضیة الکتاب قال رسول ﷺ لاصحابه: قوموا فانحروا ثم حلقوا. قال:فو الله ما قام منهم رجل حتی قال ذلک ثلاث مرات .فلما لم یقم منهم احد دخل علی ام سلمة ،فذکر لها ما لقی من الناس)).محمد بن اسماعیل بخاری،صحیح البخاری: ج۲،ص ۱۲۲ ، کتاب الشروط باب الشروط فی الجهاد و المصالحة مع اهل الحرب و کتابة الشروط

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا اصحاب باوفا کی یہی صفت ہوتی ہے؟ کیا ایسے اصحاب کی عزت واحترام ساری امت پر واجب ہے؟ اور پھر کیا وجہ ہے کہ صحابہ کرام کی حقیقی تصویر لوگوں کے سامنے کیوں نہیں پیش کی جاتی؟

سوال نمبر 98: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض صحابہ پیغمبر ﷺ کے سامنے مقاومت کرنے لگتے اور جن امور کو آپ جائز قرار دیتے ان میں وہ کھل کر سامنے آجاتے اور مخالفت کرتے؟

امّ المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں: کہ پیغمبر ﷺ نے ایک کام انجام دیا اور اسے جائز قرار دیا لیکن کچھ لوگوں نے اس سے کراہت کی اور اس کے انجام دینے سے روگردانی کی. جب یہ خبر آپ کو ملی تو آپ نے صحابہ کی سرزنش کی اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ جس چیز کو میں نے جائز قرار دیا تم میں سے ایک گروہ نے اس سے کراہت کی اور اس سے منہ پھیر لیا؟ خدا کی قسم میں تم سے زیادہ خدا کو پہچانتا اور اس سے ڈرتا ہوں.(۱)

سوال نمبر 99: کیا یہ بات صحیح ہے کہ اگر کوئی شخص حسبنا کتاب اللہ کا نعرہ لگائے اور یہ کہے کہ میرے لئے اللہ کی کتاب ہی کافی ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے؟

جیسا کہ ہمارے بزرگ عالم بربہاری فرماتے ہیں: اگر تم یہ دیکھو کہ کوئی شخص پیغمبر کی

---

۱. قالت عائشة: صنع النبی ﷺ شیئا فرخص فیه، فتنزه عنه قوم، فبلغ ذلک النبی ﷺ، فخطب، فحمدالله ثم قال: ما بال أقوام یتنزهون عم الشیء أصنعه، فوالله انی لأعلمهم بالله وأشد هم له خشیة)). محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری: ج ۴، ص ۲۶؛ کتاب الأدب، باب من لم یواجه الناس بالعتاب.

احادیث پر توجہ نہیں کرتا اور فقط قرآن کی طرف رجوع کرتا ہے تو ایسا شخص کافر اور زندیق ہے.(۱) امام ذہبی حسبنا کتاب اللہ کا نعرہ خوارج کا نعرہ قرار دیتے ہوئے حضرت ابوبکر کے بارے میں کہتے ہیں: وہ خوارج کی طرح اپنے کو احادیث پیغمبرؐ سے بے نیاز نہیں سمجھتے تھے.(۲) سعودی عرب کے مفتی اعظم بن باز بھی لکھتے ہیں: اگر کوئی شخص سنت کو چھوڑ کر صرف قرآن کی پیروی کا دعوٰی کرے تو ایسا شخص کافر اور مرتد ہے اس نے خدا اور رسول کو جھٹلایا ہے....(۳)

اگر یہ بات درست ہے جیسا کہ علماء نے فرمایا تو پھر حضرت عمر نے کس لئے حسبنا کتاب اللہ کا نعرہ لگایا اور پیغمبر ﷺ کو وقت وفات کاغذ اور قلم دینے سے روک دیا. کہا کہ ہمارے لئے کتاب خدا ہی کافی ہے اور وصیت پیغمبر اور آپ کی حدیث کی کوئی ضرورت نہیں ہے؟(۴)

---

۱. واذا سمعت الرّجل بالأثر فلا یریده و یرید القرآن، فلا تشک انه رجل قد احتوی علی الزندقة، فقم من عنده و دعه)). بربهاری، شرح السنة: ص ۵۴، شی ۱۱۴.

۲. ولم یقل حسبنا کتاب الله کما تقوله الخوارج)). ذهبی، تذکرة الحفاظ: ج ۱، ص ۹؛ شرح حال ابو بکر، ش ۱-۱.

۳. بن باز، مجموع فتاوی و مقالات متنوعة: ج ۸، ص ۱۳۲؛ فوائد مهمة تتعلق بالعقیدة، الفائدة الخامسة.

۴. عن ابن عباس قال: لما حضر رسول الله ﷺ وفی البیت رجال فیهم عمر بن الخطاب، قال

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا امام ذہبی کے قول کے بقول حضرت عمر خارجی تھے اور بربہاری کے عقیدہ کے مطابق کافر اور زندیق تھے؟

سوال نمبر 100: کیا یہ بھی صحیح ہے کہ ہمارے حنفی علماء، شافعی سنیوں کو کافر سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک شافعیوں پر واجب ہے کہ وہ حکومت اسلامی کو ٹیکس دیں؟

جیسا کہ علامہ ابن کثیر دمشقی نے حنفی عالم محمد بن موسیٰ بن عبداللہ بلاساعونی کے حالات زندگی میں لکھا ہے: بلاساعونی کچھ مدت بیت المقدس اور دمشق کے چیف جسٹس رہے ہیں ان کا عقیدہ تھا کہ شافعی اسلامی مملکت میں زندگی گذارنے کا حق نہیں رکھتے اور کہا کرتے: اگر کسی دن حکومت میرے ہاتھ میں آجائے تو (یہود و نصاریٰ کی طرح) شافعیوں سے ٹیکس اور جزیہ لوں گا۔(۱)

...النبی ﷺ :هلم أكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده،فقال عمر: ان النبی ﷺ قد غلب عليه الوجع و عند كم القرآن ،حسبنا كتاب الله،فاختلف أهل البيت فاختصموا ،منهم من يقول:قربوا يكتب لكم النبی ﷺ كتابا لن تضلوا بعده و منهم من يقول ما قال عمر، فلما اكثروا للغو و الاختلاف عند النبی ﷺ ،قال رسول الله ﷺ :قرموا)). محمد بن اسماعيل بخاری،صحيح البخاری : ج۳،ص ۹۱ ؛ كتاب المغازی،باب كتاب النبی ﷺ الی كسری و قيصر و ج۴،ص۷؛ كتاب المرضی،باب قول المريض قوموا عنی.

۱ . وكان يقول :لو كانت لی الولاية لأخذت من أصحاب الشافعی الجزية)). ابن كثير ،البداية والنهاية: ج ۱۲ ،ص ۱۸۷ ؛حوادث سال ۵۰۶ هجری قمری،شرح حال محمد بن موسی بن عبدالله.

سوال نمبر 101: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پیغمبر ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے اصحاب منافق ہوگئے تھے اور اپنی ازواج سے بدخلقی کا مظاہرہ کرتے اور ان کے حقوق کی رعایت نہیں کرتے تھے؟

حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں: پیغمبر اکرم ﷺ کے زمانہ میں ہم اپنی بیویوں سے بد خلقی اور سختی سے پیش نہیں آتے تھے تاکہ کہیں ہمارے بارے میں قرآن کی آیت نازل نہ ہوجائے لیکن پیغمبر ﷺ کے بعد ہمارے اس رویے میں تبدیلی آ گئی۔(۱)

صحیح بخاری کے شارح علامہ عینی اس روایت کی یوں وضاحت کرتے ہیں: صحابہ کرام رسالت مآب ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیویوں کے حقوق کی رعایت کرتے تھے اس لیے کہ وہ ڈرتے تھے کہ اگر ان کے حقوق کی رعایت نہ کی تو شاید ان کی مذمت میں کوئی آیت نہ آجائے لیکن پیغمبر ﷺ کی وفات کے بعد انہوں نے رعایت کرنا چھوڑ دی اور شدت سے برخورد کرنے لگے۔ اس لئے کہ انہیں یقین تھا کہ پیغمبر ﷺ کے بعد ان پر آیت نازل نہیں ہوگی۔(۲)

---

۱ . كنا نتقی الكلام و الانبساط الی نسائنا علی عهد النبی ﷺ هيبة أن ينزل فينا شیء فلما توفی النبی ﷺ تكلمنا وانبسطنا)).محمدبن اسماعيل بخاری ،صحيح البخاری: ج۳،ص۲۵۷ ؛كتاب النكاح،باب الوصاة بالنساء.

۲ . كنا نتقی الكلام و الانبساط الی نسائنا علی عهد النبی ﷺ هيبة أن ينزل فينا شیء ،فلما توفی النبی ﷺ تكلمنا و انبسطنا)).عينی در شرح اين روايت می نويسد: ((كنانتقی))أی...

Presented By: https://jafrilibrary.com

سوال نمبر 102: جب پیغمبر ﷺ یہ فرما رہے تھے کہ میرے اصحاب کو گالی مت دو اگر چہ تم احد پہاڑ کے برابر بھی خرچ کر ڈالو،(۱) امیرے اصحاب کا احترام کرو اس لئے کہ وہ تمہارے بڑے ہیں،(۲) یا اللہ اللہ میرے اصحاب، اللہ اللہ میرے اصحاب، میرے بعد ان کو برا بھلا نہ کہنا اس لئے کہ جو بھی ان سے محبت کرتا ہے وہ میری وجہ سے اور جو ان سے بغض رکھے گا تو وہ مجھ سے بغض رکھے گا، یا جس نے ان کو اذیت کی اس نے مجھے اذیت کی اور عنقریب اس کی پکڑ ہو جائے گی،(۳)

...نجتنب الكلام الذی یخشی منه سوء العاقبة قوله:((الانبساط))أی ونتقی أیضا لانبساط الی نسائنا ،وأراد به التقصیر فی حقهن و ترک الرفق بهن...أی نتقی لخوف أن ینزل فینا أی فی شاننا شیء من الوحی ...قوله:((تکلمناوانبسطنا))یرید به تغییر شأنهم عما کانوا علیه فی عهد النبی ﷺ .والدلیل علیه ما رواه ابن ماجة أیضا عقیب الحدیث المذکور من حدیث أبی بن کعب قال: کنا مع رسول الله ﷺ وانما وجهنا واحد ،فلما قبض نظرنا هکذا وهکذا .وروی ایضا من حدیث أنس بن مالک قال:لما کان الیوم الذی دخل فیه رسول الله ﷺ المدینة أضاء منها کل شیء فلما کان الیوم الذی مات فیه أظلم منها کل شیء و ما نفضنا عن نفضنا عن النبی ﷺ الأیدی حتی انکرنا قلوبنا))عینی،عمدةالقاری شرح صحیح البخاری: ج۲۰، ص۱۶۷؛ کتاب النکاح.با ب الوصاة بالنساء ،شرح حدیث ۱۱۷ .

۱ .محمد بن اسماعیل بخاری،صحیح البخاری: ج۲،ص۲۹۲؛ کتاب المناقب با ب فضل أبی بکر .

۲ .عبد الرزاق صنعانی ،المصنف : ج۱۱ ،ص۳۴۱؛باب لزوم الجماعة ،ح۲۰۷۱۰ .

۳.ترمذی ،الجامع الصحیح : ج۵،ص۶۹۶؛کتاب المناقب،ح۳۸۶۳؛احمد بن حنبل....

یا خدا کی لعنت ہو اس پر جس نے ان کو گالیاں دیں،(۱)

ان سب کا مخاطب کون ہے اور ان روایات کا ترجمہ کیسے کریں گے؟ اگر کہیں کہ پیغمبر ﷺ کا مخاطب ان احادیث میں اس زمانہ کے صحابہ کرام ہیں تو پھر معنی یہ ہوگا کہ اس زمانہ کے صحابہ کرام کو چاہئے کہ ایک دوسرے کو گالیاں نہ دیں، ایک دوسرے کو برا بھلا مت کہیں ،ایک دوسرے کو اذیت مت کریں.

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا صحابہ کرام نے یہ کام نہیں کئے؟ اور اگر یہ کہیں کہ نہیں یہ احادیث صحابہ کو مخاطب قرار دے رہی ہیں لیکن وہ صحابہ جنہوں نے کسی صحابی کو برا بھلا کہا وہ اسلام کے دائرہ سے نکل چکا. جیسا کہ اس سے پہلے ذکر کر چکے کہ صحابہ کرام کے آپس کے تعلقات کیسے تھے اور علی جیسے صحابی کو کن کن صحابہ کرام نے گالیاں دیں اور منبروں پر سے ان پر لعنت کروائی جاتی رہی تو پھر سوال یہ پیدا ہوگا کہ ہمارے علماء تو سب صحابہ کی عزت واحترام کا حکم دیتے ہیں تو کیا اب علماء کی بات مانی جائے یا اپنے نبی کی؟

اور یہ بھی احتمال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ احادیث اس وقت کے صحابہ کرام سے خطاب کی جا رہیں تو پھر اس کا نتیجہ تو یہ نکلے گا کہ اب اس زمانہ یا صحابہ کے علاوہ دوسرے لوگ صحابہ کرام کو

...المسند: ج۵،ص۵۴؛حدیث عبدالله بن مغفل و کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: ج۱۱،ص۵۴۰، ح۳۲۵۳۰.

۱ .هیثمی ،مجمع الزوائد ومنبع الفوائد : ج۱۰ ،ص۲۱ ؛کتاب المناقب ،باب اثم من سب الصحابة.

Presented By: https://jafrilibrary.com

برا بھلا کہہ سکتے ہیں.

اور اگر یہ کہا جائے کہ نہیں ان احادیث سے مراد فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والے صحابی ہیں جیسا کہ علامہ نسفی نے سورہ حدید کی آیت نمبر ۵۷ میں اس احتمال کو قوی قرار دیا ہے تو پھر بھی معاویہ جیسے صحابی اسلام کے دائرہ سے نکل جائیں گے. اور اگر یہ کہا جائے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی مراد صحابہ کرام نہیں تھے بلکہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ بعد میں آنے والی نسلیں صحابہ کرام کو برا بھلا کہیں گی لہذا یہ احادیث ان کے لئے بیان فرمائیں. تو اس احتمال کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہمیں ماننا پڑے گا کہ پیغمبر ﷺ علم غیب رکھتے تھے جبکہ یہ بات ہمارے مذہب کے اصولوں کے خلاف ہے. بہر حال مراد جو بھی ہو مشکل سے خالی نہیں ہے لہذا میں استاد محترم سے گذارش کروں گا کہ وہ اس مشکل کو حل کریں ورنہ صحابہ صحابہ کی رٹ لگانا چھوڑ کر فقط اچھے صحابہ کرام کے احترام کی بات کریں.

سوال نمبر 103: کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پیغمبر ﷺ نے عبداللہ بن خطل کو اپنے دست مبارک سے قتل کیا؟

سائب بن یزید کہتے ہیں: روز فتح مکہ عبداللہ بن خطل کو پردہ کعبہ سے نکال کر لایا گیا اور پیغمبر اکرم ﷺ نے مقام (ابراہیم) اور زمزم کے درمیان اس کی گردن اڑا دی؟ (۱)

---

۱. رایت رسول اللہ ﷺ استخرج عبد اللہ بن خطل من تحت أستار الکعبة، فقتله، ثم قال: لا یقتلن قرشی بعد هذا صبرا)). طبرانی، المعجم الأوسط: ج۳، ص۱۷۷؛ من اسمه العباس، ح ۲۲۴۳. ((رایت النبی ﷺ قتل عبد اللہ بن خطل یوم الفتح، اخرجوہ من تحت الأستار...

اگر یہ بات درست مان لی جائے جیسا کہ علامہ ابن حجر عسقلانی، ابن عساکر اور دیگر علماء و مورخین نے ذکر کیا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اس بات پر مصر ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کسی شخص کو اپنے ہاتھ سے قتل نہیں کیا؟ اور پھر کس لئے یہ کہا جاتا ہے کہ پیغمبر ﷺ کے ہاتھوں شہید ہونے والا جنتی ہے؟ اسلئے کہ اگر جنتی ہے تو پھر اس کو قتل کرنا جائز نہیں اور اگر قتل جائز ہے تو پھر جنتی کیسے ہوسکتا ہے؟ اور پھر کیسے ممکن ہے پیغمبر ﷺ ایک جنتی شخص کو قتل کر ڈالیں؟ یا پھر یہ سوال بھی پیدا ہوسکتا ہے کہ جب جنتی شخص کو قتل کرنا جائز ہے تو پھر عشرہ مبشرہ جن دس صحابہ کرام کو جنت کی بشارت دی گئی تھی ان کو برا بھلا کہنا بھی بدرجہ اولی جائز ہوگا. اس طرح کے کئی ایک سوالات ہیں جو نوجوانوں کے ذہنوں کو پریشان کئے ہوئے ہیں لہذا میری اپنے مذہب کے علماء خاص طور پر علامہ لدھیانوی صاحب سے یہ دست بستہ التماس ہے کہ وہ ان سوالوں اور پہلی جلد میں پیش کئے گئے ایک سو پچاس سوال کا جواب

...فضرب عنقه بین زمزم و المقام، ثم قال: لا یقتل قرشی بعد هذا صبرا)). ذهبی، سیر اعلام النبلاء: ج۳، ص۴۳۷۔۴۳۸، شرح حال سائب بن یزید، ش۸۰؛ حاکم نیشابوری، المستدرک علی الصحیحین: ج۳، ص۷۳۹؛ کتاب معرفة الصحابة، ذکر یزید بن عبد اللہ أبی السائب، ح۶۶۸۹۔۲۲۸۷؛ هیثمی، مجمع الزوائد منبع الفوائد: ج۶، ص۱۷۵، کتاب المغازی والسیر، باب غزوة الفتح؛ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری بشرح صحیح البخاری: ج۷، ص۶۱۰؛ کتاب المغازی، باب غزوة الفتح، باب ۴۸ أین رکز النبی ﷺ الرایة یوم الفتح، شرح حدیث ۴۲۸۸ وابن عساکر، تاریخ مدینة دمشق: ج۲۲، ص۸۰؛ شرح حال سائب بن یزید، ش۲۳۸۸.

Presented By: https://jafrilibrary.com

دے کر اپنے مذہب کے نوجوانوں کی تسلی اور تشفی کا باعث بن سکتے ہیں ورنہ اگر یہ نوجوان مذہب اہل سنت کو چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اپنا لیتے ہیں تو یہ سب قصور آپ اور آپ جیسے ذمہ دار علماء کا ہوگا جو مساجد اور تقاریر میں تو ھل من مبارز کہہ کر پکارتے ہیں لیکن میدان عمل میں ابھی بالکل بے بہرہ ہیں. یہ میرے دل کی آواز ہے اسے کسی کی توہین نہ سمجھا جائے اس لئے کہ اگر قاری محترم نے بھی میری طرح علماء کے جوتے اٹھائے ہوتے اور پھر بھی ان سوالات کا جواب نہ پاتے تو یقیناً ان کے احساسات مجھ سے کئی گنا زیادہ ہوتے. اب وہ دور نہیں رہ گیا کہ دوسروں پر بے بنیاد کیچڑ اچھالا جائے بلکہ آپ اپنے مذہب کی حقانیت کو ثابت کریں اس لئے کہ اچھی چیز کا ہر کوئی گاہک ہوتا ہے. اور نہیں تو کم از کم بازار میں ریڑھی لگانے والوں سے ہی درس عبرت لے لو وہ کیسے اپنے مال کی تعریف کرتے ہیں اور کبھی بھی دوسروں کے مال کی برائی نہیں کی.

خدا ہمیں بھی اپنا دین وایمان بچانے کی توفیق دی اور ہمارے علماء کو حق بولنے اور حق کا دفاع کرنے کی توفیق دے اس لئے کہ یہ دنیا فانی ہے اور وہی کام آئے جو حق اور سچ ہوگا ورنہ خسر الدّنیا والآخرۃ.

ورنہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے.

Presented By: https://jafrilibrary.com